وانک لعلی خلق عظیم
شرح
شمائل ترمذی
جلد سوم
مولانا
عبد القیوم حقانی
القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ

وانک لعلیٰ خلق عظیم
تذکرہ راویانِ
شمائل ترمذی
جلد
مولانا
عبدالقیوم حقانی
شمائل ترمذی کے رواۃ کے حالات، سوانح، ضروری تجزیے، ائمہ جرح
واعتدال کے تبصرے، ارباب فضل وکمال کی شہادتیں، جید اہل علم، فقہا
ومحدثین کے آراء واقوال، اسماء الرجال کی متداول کتابوں سے اخذ
واستنباط اور مستند حوالے، ایک نادر علمی، تاریخی اور اپنے فنی معیار کے لحاظ
سے عظیم شاہکار۔
القاسم اکیڈمی
جامعہ ابوہریرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام : شرح شمائل ترمذی (جلد سوم)

تصنیف : مولانا عبدالقیوم حقانی

ضخامت : 216 صفحات

پروف ریڈنگ : اُستاذ العلماء حضرت مولانا محمد زمان صاحب کلاچوی مدظلہ

کمپوزنگ : مولوی گل رحمان، جان محمد جانؔ، مولوی مظہر علی اراکین القاسم اکیڈمی

سن اشاعت اوّل : شعبان ۱۴۲۳ھ / اکتوبر ۲۰۰۲ء

سن اشاعت پنجم : صفر المظفر ۱۴۳۳ھ / جنوری ۲۰۱۲ء

ناشر : القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

مطبع : مطبع عربیہ، پرانی انار کلی لاہور

موبائل : 0333-9102770 ..... 0346-4010613 0333-6544950

ملنے کے پتے

☆ صدیقی ٹرسٹ صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس، 458 گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک کراچی 74800

☆ مکتبہ رشیدیہ ..... جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ ☆ زمزم پبلشرز اردو بازار کراچی

☆ کتب خانہ رشیدیہ مدینہ کلاتھ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی ☆ مولانا خلیل الرحمٰن راشدی، جامعہ ابوہریرہ، چونڈہ موم سیالکوٹ ☆ مکتبہ سید احمد شہید ۱۰، الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

اس کے علاوہ پشاور کے ہر کتب خانہ میں یہ کتاب دستیاب ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم صل علیٰ محمد
وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت
علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم
انک حمید مجید ○
اللّٰھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ
اٰل محمد کما بارکت علیٰ
ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم
انک حمید مجید ○

بسم اللہ الرحمن الرحیم
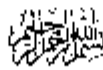
خدا کا شکر ہے

احقر کے سلسلۂ تصنیف وتالیف کا آغاز کار ''حقائق السنن'' شرح ''الجامع السنن للامام الترمذی'' سے ہوا۔ جو میرے شیخ ومربی محدث کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے درسی افادات کی ترتیب وتدوین تھی پھر مختلف عنوانات اور موضوعات پر کتابیں آتی رہیں۔

اللہ کی مدد ،نصرت شامل حال رہی۔آج یہ رفتارِ کار الحمدللہ شرح شمائل ترمذی کے دوسرے ایڈیشن کی از سرنو تدوین وکتابت کی تکمیل تک آ پہنچی ہے۔ والحمدللّٰہ علی ذلک حمداً کثیراً

اب دوسرے ایڈیشن میں عربی شروحات سے نقل کردہ تمام عبارات واقتباسات کا اردو ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے۔راویانِ حدیث کے تذکروں کو راوی کا نمبر دیکر علیحدہ جلد میں یکجا کر دیا گیا ہے۔اب آئندہ یہ شرح طلبہٗ دورۂ حدیث اور اساتذۂ حدیث کے لئے تین جلدوں میں یکجا اور مکمل ایڈیشن کی شکل میں چھپتی رہے گی انشاء اللہ۔شرح شمائل ترمذی مکمل ہوگئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام میں نے کیا نہیں کرایا گیا ہے اور جو کچھ بھی ہوا اللہ ہی کے کرم سے ہوا اس وقت دل تشکر وامتنان کے جذبات سے معمور ہے۔علامہ شبلی نعمانیؒ نے تاریخ لکھی' ہیروز آف اسلام کا سلسلہ شروع کیا' شعرالعجم تحریر فرمائی' المامون کو مکمل کیا۔آخر عمر میں اللہ کریم نے سیرت النبی ﷺ کی توفیق بخشی تو ایک قطعہ نواب شاہ جہان بیگم والئی بھوپال کی خدمت میں پیش کیا جو سادگی' بے ساختگی' اختصار وتاثیر' اور جذبات ومحبت کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔

عجم کی مدح کی' عباسیوں کی داستاں لکھی
مجھے چندے مقیم آستانِ غیر ہونا تھا

مگر اب لکھ رہا ہوں سیرتِ پیغمبر خاتمؐ
خدا کا شکر ہے یوں خاتمہ بالخیر ہونا تھا

(عبدالقیوم حقانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرستِ مضامین

''تذکرہ راویان شمائل ترمذی''

==================

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم اسماءِ رجال اور سند کا اہتمام

رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث صحابہ کرامؓ سے ہوکر چند راویوں کے واسطے سے بتدریج کسی شیخ پر منتہی ہوتی ہے، اس سلسلۂ روایت کو اس حدیث کی سند کہتے ہیں۔ کسی شیخ سے یہاں مراد وہ شیوخ حدیث ہیں جو سلسلۂ سند میں سنگِ میل کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں اور جن کے ہاتھوں امتِ مسلمہ میں احادیثِ رسول کے مجموعوں کی جمع و تدوین کا عظیم کارنامہ صدرِ اول میں انجام پا چکا ہے۔ جیسے امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم (رحمہم اللہ) وغیرہ کتبِ حدیث کی تدوین کے بعد روایتِ حدیث کی سند کے لئے ان اکابر کو شیخ ماننا حدیث کے طالب علموں کے لئے ناگزیر ہے۔

سلسلۂ روایت میں صحابہ کرامؓ کی جو حیثیت اور مرتبہ و مقام مسلّم ہے۔ صحابہؓ بہر حال اس امت کے گلِ سرسبد ہیں۔ ان کے متعلق یہ طے ہے کہ وہ جرح و تنقید سے قطعی بالاتر ہیں اور محدثین کا یہ اصول کہ "الصحابة کلهم عدول" (تمام صحابہؓ جرح و تعدیل سے بالاتر ہے) ان کے بارے میں بالکل ٹھیک ہے اس لئے کہ صحابہؓ کا یہ منصب جو بیان ہوا ہے کہ :

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ، اصحابى كالنجوم فبايهم اقتديتم اهتديتم (مشكوة المصابيح ، باب مناقب الصحابة)

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے صحابی ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کسی کی بھی پیروی کروگے راہ یاب ہوگے۔

اس کا یہ تقاضا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ان کی منسوب کردہ حدیث کے بارے میں یہ رائے رکھیں کہ وہ پوری امانت و دیانت کے ساتھ روایت کی گئی ہے اور اس کے بارے میں بلاوجہ کسی شبہ میں نہ پڑیں جہاں تک سلسلۂ روایت کے باقی راویوں کا تعلق ہے وہ سب کے سب تنقید کی زد میں آتے

ہیں۔ ان سب کی امانت و دیانت، علمی مرتبہ، حافظہ، دین پر عمل ہر چیز کو پرکھا جاتا ہے اور ائمہ فن کی ان کے بارے میں آراء کو جمع کیا جاتا ہے اس اہتمام کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ روایتِ حدیث میں کوئی خرابی راہ نہ پائے۔ اسی اہم ضرورت نے فنِ اسماء الرجال کی راہ ہموار کی۔

علم حدیث کی حفاظت کے لئے سند کا باقاعدہ اہتمام اور فنِ اسماء الرجال کی ایجاد مسلمانوں کا ایک کارنامہ ہے۔ جس میں کوئی قوم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی جرح و تعدیل کا یہ فن مسلمانوں کا خاص فن ہے جن لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے اقوال و احوال کی روایت، تحریر و تدوین کا کام سرانجام دیا ان راویانِ حدیث میں صحابہ کرامؓ تابعینؒ تبع تابعینؒ اور بعد کے تیسری صدی ہجری تک کے لوگ شامل ہیں۔ جن کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق لاکھوں تک پہنچتی ہے۔ صرف نبی ﷺ کے دیکھنے اور ملنے والوں میں سے کم وبیش بارہ ہزار اشخاص کے نام اور حالات ہمیں ملتے ہیں۔ ان تمام رواتِ حدیث کے حالات معلوم کرنے اور ان کے طبقات قائم کرنے میں ہزاروں اکابرینِ امت نے اپنی عمریں کھپادیں وہ قریہ بہ قریہ پہنچے راویوں سے ملے، ان کے متعلق ہر قسم کی معلومات مہیا کیں اور جو لوگ خود ان کے عہد میں بقیدِ حیات نہیں تھے ان کے ملنے والوں سے یا ان کے توسط سے ان سے اوپر کے لوگوں سے ان کے حالات دریافت کیے اور جس حد تک انسانی امکان میں ہوسکتا تھا ان حاصل شدہ معلومات کی چھان پھٹک کی۔ اس طرح سے وہ عظیم الشان اور فقید المثال فن معرضِ وجود میں آیا جسے فنِ اسماء الرجال کہا جاتا ہے اس کے تحت اصحابِ روایت حدیث و آثار کے اسماء، القاب، سوانح، سیرت و امانت و دیانت کا حال قلم بند کیا گیا ائمہ محدثین کی ان کے بارے میں رائیں جمع کی گئیں۔ ان کی جرح و تعدیل کی گئی اور ان کے طبقات کی تعیین کی گئی گویا جس کسی نے رسول اللہ ﷺ کی نسبت کے ساتھ کوئی بات کہنے کی جرات کی اس کی ساری زندگی نہایت بے لاگ اور بے رحم نقادوں کا ہدف بن گئی۔ اور آخرت سے پہلے اس کو سارا حساب اسی دنیا میں دینا پڑ گیا۔

اس فن میں اگر کوئی قوم مسلمانوں کی حریف ہوسکتی تھی تو وہ اہل کتاب ہوسکتے تھے لیکن ان کا

حال یہ ہے کہ اس طرح کا انتظام اپنے نبیوں کے اقوال کی حفاظت کے لئے تو درکنار انہوں نے اپنے آسمانی صحیفوں تک کے لئے نہیں کیا وہ اس میدان میں نہایت ہی پیچ نکلے۔ ان کی مذہبی کتابوں کی تو وہ حیثیت بھی نہیں ہے جو ہمارے ہاں ہماری تاریخ کی کتابوں کی ہے۔ ہمارے ہاں تاریخ کی بھی روایت ملے گی تو اس کی سند موجود ہوگی۔ اور اس کے لئے کوئی معیار بہر حال مطلوب ہوگا۔ لیکن ان کے ہاں ان کی سب سے بڑی کتاب، کتابِ مقدس کے لئے بھی یہ اہتمام نہیں ملتا اسی طرح انجیلیں حضرت مسیح علیہ السلام کے بعض حواریوں جیسے لوقا، یوحنا، مرقس وغیرہ سے منسوب تو ہیں لیکن ان کے اولین راویوں تک کے اپنے حالات کسی کو معلوم نہیں۔ انجیلوں کی روایت حواریوں سے کس کس نے کی اس کا تو سرے سے تذکرہ ہی نہیں ملتا۔ جن قوموں نے اپنے آسمانی صحیفوں کی حفاظت میں کمزوری دکھائی وہ اپنے رسولوں کے اقوال کی حفاظت کا بھلا کیا اہتمام کرتیں۔ یہاں یہ نکتہ نہایت اہم اور قابل توجہ ہے کہ اس زمانہ میں حدیث کے طالب علموں کو جملہ رواۃ حدیث کے بارے میں جرح وتعدیل کے لئے بہر حال سلف کی تحقیقات پر ہی قناعت کرنی پڑے گی اور مجرد ان ہی کی تحقیقات کی کسوٹی پر کسی سند کے راویوں کا درجہ متعین کیا جائے گا۔ چنانچہ اب کسی حدیث کی سند کو متقدمین کی فراہم کردہ انہی معلومات کی روشنی میں جانچا پرکھا جائے گا۔ اس لئے کہ ذرائع تحقیق مرورِ زمانہ سے اب معدوم ہو چکے ہیں۔ اس میں ہمارے ان اکابرین فن نے تحقیق کی معراج کی بلندیوں کو چھوا ہے۔ اور انسانی امکان کی حد تک اس فن کی خدمت کی ہے۔

سند کو کسی حدیث کے صدق وکذب کے فیصلہ میں ایک اہم بلکہ اولین عامل کی حیثیت حاصل ہے ظاہر ہے کہ کسی حدیث کی تحقیق کے لئے سب سے پہلے اس کی سند پر نظر پڑے گی۔ اور اس کے متن پر غور کرنے سے پہلے اس کی جانچ کرنا پڑے گی۔ اس جائزے کی روشنی میں اس روایت کا درجہ متعین کیا جائے گا۔ سند کی اس اہمیت سے انکار کی کسی کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لیکن حدیث کے بعض غالی حامیوں کا یہ خیال ہے کہ کسی حدیث کی صحت کے ثبوت کے لئے مجرد اس کی سند کا علم اصول

کے معیار پر پورا ہونا کافی ہے۔یعنی ان کے نزدیک صحت حدیث کے لئے صرف سند کی صحت اور اس کا قابل اعتماد ہونا فیصلہ کن امر ہے۔ ہمارے نزدیک ان کا یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ یہ غلو پر مبنی اور محض حسنِ ظن ہے یہ سلف کی ساری تحقیقات جن کا ہم نے اوپر اجمالی خاکہ پیش کیا، کو گہنا دیتا ہے اس لئے اس مسئلے پر ہم ذرا تفصیلی بحث کریں گے۔سند کے تمام محاسن لطائف عظمت اہمیت اور اس کے مطابق معیار ہونے کے باوجود اس میں بعض ایسے فطری خلا رہ جاتے ہیں جن کی تلافی کے لئے ضروری ہے کہ حدیث کی صحت کو جانچنے کے لئے سند کے سوا بعض دوسرے طریقے بھی اختیار کیے جائیں۔مجرد سند پر اعتبار کر کے کسی روایت کی صحت اور حسن وقبح۔کے متعلق پوری طرح سے اطمینان نہیں کیا جا سکتا اس کو مثال سے آپ یوں سمجھ سکتے ہیں کہ جب ہمیں کسی درخت کی تحقیق مقصود ہو تو محض اس کی جڑ کی کیفیت کا مطالعہ کافی نہیں ہوگا۔ بلکہ جڑ کے علاوہ اس کے تنے ٹہنیوں پتوں اور پھل پھول وغیرہ کا بھی مکمل جائزہ لینا پڑے گا تب کہیں جا کر اس درخت کے متعلق ہم جامع اور حتمی رائے قائم کر سکیں گے۔

سند کی تحقیق میں جو خلا باقی رہ جاتے ہیں وہ معمولی غور وتدبر سے سمجھ میں آجاتے ہیں مثلاً پہلا خلا اس میں یہ ہے کہ اپنے تعلق وعلاقہ سے بعید ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمیوں کے عقیدہ وکردار ان کے علم وعمل اور ان کے تعلقات ومعاملات کی ایسی تحقیق کہ ان کے متعلق یہ طے کیا جا سکے کہ علم رسول کے حمل ونقل کے باب میں ان پر اطمینان کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔کوئی آسان کام نہیں ہے بے شک محدثین نے اس میدان میں بڑی جاں فشانیاں کی ہیں۔لیکن یہ کام ہے بہت مشکل ۔اس نوعیت کی تحقیق اگر ہم اپنے گاؤں یا قصبہ یا شہر کے لوگوں کے بارے میں کرنا چاہیں تو چنداں آسان نہیں۔ چہ جائے کہ ہزاروں میل دور کے لوگوں کے بارے میں جو مختلف ادوار میں پھیلے ہوئے ہوں اس قسم کی تحقیق کے بارے میں محتاط رائے یہ ہو سکتی ہے کہ فی الجملہ ہمیں ان لوگوں کے کوائف معلوم ہیں اور اب ان کی شخصیات مجہول نہیں رہی۔ان کے بارے میں کسی رائے کو حتمی یا قطعی کہنا مشکل اور غالباً اپنی معلومات پر ضرورت سے زیادہ اعتماد ہے آدمی کے کردار واخلاق کے معاملہ میں قابل اطمینان رائے

اسی صورت میں قائم کی جا سکتی ہے جب معاملات میں اس سے عملاً سابقہ پڑا ہو۔

حضرت عمرؓ جیسے صاحب علم وفراست کی رائے یہی ہے ان کی نسبت مشہور ہے کہ ایک صاحب نے ان کے سامنے کسی دوسرے شخص کی تعریف کی تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارا اس کے ساتھ کبھی پڑوس رہا ہے انہوں نے جواب دیا کہ نہیں تب انہوں نے پوچھا کیا تم نے اس کے ساتھ کوئی تجارتی سفر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تب تمہیں اس کا حال کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کیسا آدمی ہے؟ مطلب یہ ہے کہ جب تک آدمی کسی کے ساتھ کوئی معاملہ نہ کرے اس کے ساتھ کسی کاروبار یا تجارت میں شریک نہ رہا ہو۔ اس کے ساتھ سفر نہ کیا ہو اس کا پڑوس نہ رہا ہو مسجد میں ایک دوسرے سے میل ملاپ نہ رہا ہو دیگر دنیاوی معاملات میں ایک دوسرے سے تعاون نہ رہا ہو۔ ربط ضبط کا ماحول نہ رہا ہو۔ تو اس کے بارے میں واقعہ یہ ہے کہ آسانی کے ساتھ رائے نہیں قائم کی جا سکتی ان حالات میں بعض اوقات ایک ذہین وفطین آدمی بھی دھوکہ کھا سکتا ہے۔

سند کی تحقیق میں دوسرا اغلاط جرح وتعدیل کے کام کی نزاکت سے پیدا ہوتا ہے ہر محقق یہ نہیں جانتا کہ جرح کس چیز پر ہونی چاہئے یعنی یہ جاننا کہ کیا باتیں جرح کے حکم میں داخل ہیں اور کیا باتیں تعدیل کے مقتضیات میں سے ہیں ہر شخص کا کام نہیں ہے کردار کی اساسات کیا ہیں؟ بدکرداری کی بنیادیں کیا ہیں؟ یہ چیزیں اتنی آسان نہیں کہ ہر خاص وعام اس کا کما حقہ ادراک کر سکے۔ اس بے خبری کی مثالیں ماضی میں رہی ہیں اور خود مشائخ نے ان کا تذکرہ کیا ہے موجودہ دور کے غلوئے عقیدت ونفرت سے اس مشکل کا ایک سرسری اندازہ کیا جا سکتا ہے جرح وتعدیل کا کام فقاہت، بصیرت، تجربے اور معقولیت کا متقاضی ہے انسان ہمیشہ انسان ہی رہے ہیں فرشتے نہیں رہے ہیں فن اسماء الرجال کے ماہرین کا معیار اخلاق بصیرت وبصارت۔ بے شک ہم سے اونچا رہا ہے لیکن وہ بہرحال آدمی ہی تھے رواۃ حدیث کے متعلق ان کی فراہم کردہ معلومات اور ان پر مبنی آراء عام انسانی جبلت میں موجود تعصب کے شائبہ سے پاک نہیں ہو سکتیں۔ جو حق یا مخالف دونوں صورتوں میں پایا جاتا ہے

جرح وتعدیل کے فن کے مقتضیات میں سے ہے کہ کسی کے متعلق معلومات فراہم کرنے والا شخص جچا تلا آدمی ہونا چاہیے۔ اور اس سے زیادہ جچا تلا، متوازن اور زیرک اس کو ہونا چاہیے جو جرح وتعدیل کرتا ہے ہمارے نزدیک جرح وتعدیل کے کام کی مشکلات کا لحاظ کرتے ہوئے محتاط طرز عمل یہ ہے کہ سلسلہ روایت یعنی سند کے راویوں کے متعلق اس فن کی فراہم کردہ معلومات کی روشنی میں فی الجملہ ایک رائے قائم کی جائے لیکن اس رائے کو قطعیت کا یہ رنگ نہیں دیا جاسکتا کہ کسی حدیث کی صحت کا معیار اسی رائے کو ٹھہرالیا جائے۔

سند کی تحقیق میں تیسرا خلا یہ ہے کہ ہمارے آئمہ نے اہل بدعت خصوصاً شیعہ اور روافض سے روایات لینے میں بڑی مسامحت برتی ہے۔ یہ لوگ دوسرے معاملات میں تو بڑے بیدار ثابت ہوئے لیکن صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ میں انہوں نے واقعی چشم پوشی سے کام لیا امام مالکؒ سے متعلق تو بے شک اس معاملے میں احتیاط منقول ہے لیکن دوسرے حضرات اہل بدعت سے روایات لینے میں کوئی قباحت نہیں خیال کرتے تھے بس اتنی احتیاط فرماتے تھے کہ ان کے خیال میں وہ اپنی بدعت کا باقاعدہ داعی نہ ہو۔ گویا ان کے نزدیک محض مبتدع سے روایات لینے میں کوئی قباحت نہیں تھی۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ از روئے قرآن، از روئے حدیث اور حدیث کے مجموعی مزاج کے تقاضے کے لحاظ سے مجرد اہل بدعت کے گروہ سے ہونا ضعف کے لئے کافی ہے اگرچہ راوی اپنی بدعت کا داعی نہ رہا ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ شیعیت، رفض، باطنیت اور اس قبیل کے دوسرے مذاہب اصل دین سے انحراف پر قائم ہیں اپنے مذہب کو ثابت کرنے کی خاطر جب تک یہ اصل دین میں جھوٹ نہ بولیں تو اپنا گروہی فریضہ نہیں ادا کرتے۔ انہیں اپنی بدعت کے حق میں دلیل فراہم کرنے کے لئے روایات کے سہارے کی ضرورت پڑتی ہے اور ان کے لئے روایات میں خیانت کے سوا کوئی چارہ نہیں کیونکہ ان کے مذاہب بہرحال بدعت ہی کے اوپر قائم ہے کسی ماثور حقیقت کے اوپر قائم نہیں سواد امت سے ان فرقوں کا اختلاف کسی ایک آدھ آیت یا چند حدیثوں کی توجیہ میں نہیں ہے بلکہ بیشتر دین کے ماخذ میں

اختلاف ہے جس سے ان کا مذھب بالکل الگ ہوگیا ہے اب اگر کسی کو ان فرقوں کے ساتھ صلح کل کے فلسفے کو نبھانا اور بھائی چارہ اور دوستی قائم کرنا ہو تو وہ ضرور ایسا کرے لیکن دین کے معاملے میں اس باطل فلسفے کو راہ نہیں دی جاسکتی ہمارے نزدیک اہلِ بدعت کی روایات قبول کرنے کی یہ گنجائش فتنوں کا دروازہ کھولنے کے مترادف ہے اور ماضی میں اس کا باعث بنی ہے مجرد کسی کا مبتدع ہونا اس کے ساقط الروایۃ ہونے کے لئے کافی ہے اور ان فرقوں میں سے کسی کی روایت قابلِ قبول نہیں ہونی چاہیے خواہ وہ قسم کھاکے روایت کرے کہ میں سچ ہی روایت کروں گا ہمارے نزدیک یہی صحیح مسلک ہے جو قرآن وسنت کے مطابق ہے۔

سند کی تحقیق میں چوتھا خلا یہ ہے کہ ہمارے اکابر حدیث نے حلال وحرام کے متعلق حدیثیں قبول کرنے میں فی الجملہ احتیاط برتی ہے لیکن ترغیب وترہیب اور فضائل وغیرہ کی روایات میں انہوں نے عمداً تساہل برتا ہے الکفایۃ فی علم الروایۃ میں امام احمد بن حنبلؒ کا قول نقل ہوا ہے۔

وہ فرماتے ہیں۔ اذا روینا عن رسول اللہ ﷺ فی الحلال والحرام والسنن والاحکام تشددنا فی الاسانید واذا روینا عن النبی ﷺ فی فضائل الاعمال ومالایضع حکماً ولا یرفعہ تساھلنا فی الاسانید (جب ہم رسول اللہ ﷺ سے حلال وحرام اور سنن واحکام کے بارے میں روایت کرتے ہیں تو سند کے معاملے میں پوری احتیاط برتتے ہیں لیکن اگر معاملہ فضائلِ اعمال وغیرہ کا ہو جس سے نہ کوئی حکم قائم ہوتا ہو، نہ کوئی حکم منسوخ ہوتا ہو تو اس کی سند میں ہم تساہل برتتے ہیں) (الکفایۃ فی علم الروایۃ باب التشدد فی احادیث الاحکام والتجوّز فی فضائل الاعمال ص ۱۳۴) گویا محدثین نے سند کی صحت کو صرف ان روایات کی ضمن میں درخورِ اعتناء سمجھا جن میں کسی نوعیت کے احکام تھے ترغیب وترہیب کی کمزور روایت کو مفید سمجھا گیا کہ ان کے باعث لوگ نیکی کی طرف رجوع کریں۔ فضائل کی روایات سے بھی نیکی کے عمل کو مہمیز ملتی تھی اس لئے ان کو سند کے ضعف کے باوجود کتابوں میں جگہ دیدی گئی۔ تذکرہ راویان شمائل ترمذی میں عربی عبارات کے ترجمہ پر اس لئے بھی کم توجہ دی گئی کہ یہ علماء اور اربابِ فن ہی کے لئے ہے عام اردو خوان طبقہ غلط فہمی میں مبتلا ہوسکتا ہے۔ (عبدالقیوم حقانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکرہ راویان شمائل ترمذی

(۱) ﴿ قتیبۃ ﴾
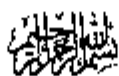
آپ کا نام علی، لقب قتیبہ، کنیت ابورجاء، والد کا نام سعید اور دادا کا نام عبداللہ ثقفی تھا۔ بلخ کے ایک گاؤں بغلان کے رہنے والے تھے، سن پیدائش ۱۴۸ھ اور سن وفات ۲۴۰ھ ہے ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ثقة ثبت من مشائخ البخاری ومسلم. رحل الی العراق والمدینة ومکة والشام ومصر وسمع مالک بن انس وخلقاً کثیراً من الاعلام روی عنه البخاری والترمذی وخلق کثیر من الأئمة (جمع ۱۱) ابن ماجہ کے سوا باقی تقریباً تمام ائمہ نے آپ سے حدیث کا علم اخذ کیا وکان ماموناً حافظاً عالماً صاحب سنن (مناوی ص ۱۱)

(۲) ﴿ مالک بن انسؒ ﴾

یہ معروف فقہی دبستان کے بانی حضرت امام مالک بن انسؒ ہیں وھو من کبار اتباع التابعین ۹۵ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۹ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا (الاکمال فی اسماء الرجال) نو سو علماء ومشاہیر اہل علم سے حدیث حاصل کی بلغ مشائخه تسع مائة (جمع ۱۲)

وقال البخاری اصح الاسانید مالک عن نافع عن ابن عمر فاذا قال الشافعیؒ حدثنا مالک عن نافع عن ابن عمر کانت سلسلة الذهب کما قال شیخنا (م ۷) امام مالکؒ نے ایک ہزار

حدیث اپنے ہاتھ سے لکھی امام شافعیؒ فرماتے ہیں ما تحت السماء اصح من مؤطا تاہم محدثین کے نزدیک ان کا یہ ارشاد صحیحین کے وجود سے پہلے کا ہوگا کیونکہ صحیحین کا درجہ سب پر فائق ہے۔

(۳) ﴿ ربیعہؒ ﴾

ربیعہ لقب ابوعثمان القرشی المدنی کنیت اور فروخ نام ہے حافظ فقیہ ثبت مجتھد بصیر الرای (مناوی ۱۲) مدینہ منورہ کے فقہا میں سے ایک فقیہ تھے وقال مالک ذھبت حلاوۃ الفقہ بموتہ (مناوی ۱۲)

(۴) ﴿ انس بن مالکؓ ﴾

ابن نضر خزرجی انصاری تھے حضور اقدس ﷺ کے خادم خاص تھے دس سال تک آنحضرتؐ کی خدمت کا شرف حاصل کیا آپ سے دو ہزار چھ سو چھتیس احادیث مروی ہیں آپؐ نے حضرت انسؓ کے مال و اولاد اور عمر میں برکت کی خصوصیت سے دعا فرمائی تھی ان کی زمین سال میں دو دفعہ فصل دیتی تھی۔ سو برس سے زائد عمر پائی صحابہ میں سب سے آخر میں ۹۳ھ میں وفات پائی وھو آخر صحابی مات بالبصرۃ (مناوی ص ۱۲)

(۵) ﴿ حُمیدؒ ﴾

حامد کی تصغیر ہے سوائے امام بخاریؒ کے بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے ۱۴۳ھ میں ان کا انتقال ہوا (مناوی ص ۱۶) امام ترمذیؒ کے استاذ ہیں لفظ بصری حرف با کے فتح کسرہ اور ضمہ تینوں کے ساتھ پڑھا جاتا ہے تاہم بالکسر قلیل بلکہ اقل ہے (جمع ص ۱۶)

(۶) ﴿ عبدالوہابؒ ﴾

دوسرے راوی ہیں ابومحمد ان کی کنیت ہے بصرہ کے اشراف میں سے ہیں ثقہ اور جلیل ہیں۔ وفات سے تین برس قبل ضعف دماغ ہوگیا تھا ۱۰۸ھ ان کا سن پیدائش ہے اور ۱۹۴ھ میں وفات ہوئی۔ امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ اور امام ابن راہویہؒ جیسے اساطین علم نے ان سے روایت کی ہے آپ

عرب کے مشہور قبیلہ ثقیف سے تعلق رکھتے ہیں (مناوی ص ۱۶)

(۷) ﴿ حمید الطّویلؒ ﴾

یعنی ابوعبید الخزاعی البصری ہیں ان کو حمید الطّویل کہتے ہیں چونکہ ان کا ہمسایہ حمید القصیر تھا اس لئے دونوں میں امتیاز کے لئے ان کو حمید الطّویل کہا گیا انما قیل له الطویل لقصره و لطول يده او لكون جاره طويلا (جمع ۱۶) طول ید میں طوالت کی بات بھی عجیب ہے جب وہ میت کے پاس آتے تو ان کا ایک ہاتھ میت کے سر پر ہوتا تو دوسرا ہاتھ پاؤں پر ہوتا تھا (مناوی ص ۱۶)

ان کے نام میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے شارحین حدیث نے ان کے کئی نام ذکر کیے ہیں جن میں تیرویه. داؤدیه. طرخان. مہران. عبدالله. عبدالرحمن. مخلد وغیرہ مشہور ہیں (مناوی ص ۱۶)

علماء کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے ثقہ ہیں حجت ہیں تابعین میں سے ہیں الشیخ عبدالرؤف مناویؒ فرماتے ہیں ومن تركه فانما تركه لدخوله في عمل السلطان (مناوی ص ۱۶) وعابه زائدة لدخوله في شئي من امر الامراء وهو من صغار التابعين (جمع ص ۱۶) ۱۴۲ھ یا ۱۴۳ھ نماز پڑھتے ہوئے ان کا انتقال ہوا مات وهو قائم يصلي (مناوی ص ۱۶)

(۸) ﴿ محمد بن بشار عبدیؒ ﴾

امام ترمذیؒ کے استاذ ہیں کنیت ابوبکر ہے بندار سے معروف ہیں بندار کا عربی میں معنیٰ سوق العلم ہوتا ہے مشہور و معروف محدث بلکہ اصحاب صحاح ستہ کے استاذ ہیں وهو من كبار الآخذين عن تبع التابعين (جمع ۱۸) حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں هو شيخ الائمة الستة (مناوی ص ۱۸) امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں كتبت عنه خمسين الف حديث (مناوی ۱۸) مشاہیر ثقات میں ہیں علماء نے ان کے ثقہ ہونے پر اتفاق کیا ہے العبدی کی نسبت قبیلہ عبدقیس کی وجہ سے ہے رجب ۲۵۲ھ میں انتقال ہوا

(۹) ﴿ محمد بن جعفرؒ ﴾

نام ہے ابوعبداللہ کنیت ہے البصري الهذلي ہیں غندر سے مشہور ہیں حضرت ابن جریجؒ کی مجلس درس

میں بہت سوال کرتے تھے ایک روز انہوں نے آپ سے فرمایا ماتریدہ یا غندر پس اسی روز سے اسی نام سے مشہور ہو گئے (مناوی ۱۸)

بڑے عابد، زاہد، ثقہ متدین اور عبادت گزار تھے ان کے حالات میں لکھا ہے ایک دن افطار ہوتا تھا اور ایک دن روزے سے ہوتے تھے یفطر یوماً ویصوم یوماً (مناوی ۱۸) ائمہ ستہ نے صحاح میں آپ سے تخریج کی ہے ستر برس کی عمر میں ۱۹۳ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۱۰) ﴿ شعبہؒ ﴾

ابن حجاج، امام ثوریؒ نے انہیں امیر المؤمنین فی الحدیث قرار دیا ہے ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کان اماماً من ائمة الدین ورکناً من ارکان الدین وھو من کبار اتباع التابعین (جمع ۱۹) امام شافعیؒ فرماتے ہیں لولا شعبة ماعرف الحدیث بالعراق امام احمد بن حنبلؒ کا ارشاد ہے لم یکن فی زمن شعبة مثله ۱۶۰ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

(۱۱) ﴿ ابو اسحٰقؒ ﴾

میرک شاہؒ فرماتے ہیں آپ کا نام عمرو بن عبداللہ السبیعی الھمدانی الکوفی ہے مشہور تابعی ہیں کثیر الروایت ہیں حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ بڑے زاہد، عابد صائم الدھر اور قائم اللیل تھے، بارہا جہاد میں شریک ہوئے۔

شیخ عابد غزا مرات کان صوّاماً قوّاماً (مناوی ص ۱۹) حضرت براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ سے سماع کیا اعمشؒ، شعبہؒ اور ثوریؒ نے آپ سے روایت کی ہے ۱۲۷ھ یا ۱۲۹ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۱۹)

(۱۲) ﴿ البراء بن عازبؓ ﴾

ابو عمارہ کنیت ہے الانصاری الاوسی ہیں مشاہیر صحابہ کرامؓ سے ہیں جنگ خندق میں موجود تھے ۷۲ھ میں مصعب بن زبیرؓ کے دور میں کوفہ میں انتقال ہوا (مناوی، جمع ۱۹)

(۱۳) محمود بن غیلانؒ

امام ترمذیؒ کے استاذ ہیں کنیت ابو احمد المروزی ہے بڑے اکابر اور تابعین نے ان سے حدیث اخذ کی ہے شیخینؒ اور ,, صاحب المصنف ،، نے بھی ان سے تخریج کی ہے ثقة حافظ خرج له الشیخان والمصنف (مناوی ص ۱۴) رمضان المبارک ۲۳۹ھ میں انتقال ہوا (مناوی ص ۲۲)

(۱۴) وکیعؒ

وکیع ابن الجراح نام، کنیت ابوسفیان الکوفی ثقہ حافظ اور عابد تھے اکابرین طبقہ سابعہ میں سے ایک ہیں من کبار الطبقة السابعة ثقة حافظ عابد (جمع ۲۲) نیشاپور کے ایک قریہ کے رہنے والے ہیں امام الجرح والتعدیل تھے وکیعؒ نے امام ابوحنیفہؒ سے حدیث بھی پڑھی ہے اکثر ائمہ کے استاذ تھے ہمیشہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے وكان يفتي بقول ابي حنيفةؒ وكان قد سمع منه شيئا كثيرا (جمع ۲۳) بغداد آئے تو وہاں حدیث بیان کرتے رہے۔

امام احمدؒ فرماتے ہیں ما رايت اوعى للعلم منه ولا احفظ اور حماد بن زیدؒ نے کہا ہے لو شئت لقلت انه ارجح من سفيان (مناوی ۲۳) عاشورا کے روز ۱۹۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۵) سفیان ثوریؒ

نام سفیان بن سعید ثوری، کنیت ابوعبداللہ ہے ۹۶ھ یا ۹۷ھ یا ۹۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۶۰ھ میں انتقال ہوا صاحب الاکمال نے لکھا ہے کہ سفيان الثوری امام المسلمين اور اللہ کی مخلوق پر حجۃ ہیں واليه المنتهى في علم الحديث تمام لوگوں نے آپ کے دین زہد و ورع اور ثقہ ہونے پر اجماع کیا ہے كان اماما عالما ثبتا حجة زاهدا ورعا مجمعا على صحة حديثه وروايته (جمع ۲۳) اور اس میں کسی کو بھی اختلاف نہیں ہے فرماتے ہیں " احد اقطاب المسلمين اور احد الائمة المجتهدين " خلق کثیر نے آپ سے سماع کیا عمرؒ، اوزاعیؒ، ابن جریجؒ، مالکؒ، شعبہؒ، ابن عیینہؒ، فضیل بن عیاضؒ اور بہت لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔ ۱۶۱ھ میں بصرہ میں وفات پائی امام اعظم ابوحنیفہؒ کے ہمعصر تھے

آپ سے دس سال بعد وفات پائی، ابتداء میں امام ابوحنیفہؒ سے مخالفت تھی مگر جب ابوحنیفہؒ کے طریق علم، مسلک اور علمی وفقہی عظمت کا علم ہوا تو آپ کے مداح بن گئے ان کا اجتہاد بھی امام اعظم ابوحنیفہؒ کے ساتھ ملتا جلتا ہے۔

خود امام ترمذیؒ بھی آپ کی عظمت کے قائل ہیں بلکہ آپ کے اجتہاد کو ابوحنیفہؒ کے اجتہاد کے ساتھ ساتھ لاتے ہیں جگہ جگہ کہتے ہیں قال ثوری واھل کوفۃ۔

سفیان ثوریؒ مقبولین الہیٰ اور مستجاب الدعوات لوگوں میں سے تھے ملا علی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی بات پر خلیفہ ابوجعفر ان پر ناراض ہو گیا اور وہ سفر مکہ میں تھا جب ناراضگی اور کدورت بڑھی تو اس نے حکم دیا بلکہ آدمی بھیجے کہ میرے مکۃ المکرمہ پہنچنے سے پہلے پہلے دو لکڑیاں کھڑی کردی جائیں تا کہ ان پر میرے سامنے امام ثوریؒ کو سولی پر لٹکایا جاسکے اس وقت سفیان بن عیینہ بھی مکہ مکرمہ میں موجود تھے بلکہ وہ سفیان (الثوری) کان مضطجعاً وراسہ فی حجر فضیل بن عیاض ورجلہ فی حجر ابن عیینۃ (جمع ۲۳) لوگوں نے انہیں مشورہ دیا کہ خلیفہ نے آپ کو سولی پر لٹکانے کا فیصلہ کیا ہے یاابا عبداللہ اختف ولا تشمت بنا اعداء نا فقام ودخل المسجد وتعلق باستار الکعبۃ وقال انا بریٔ منھا ان دخل ابوجعفر مکۃ (جمع ص ۲۳)

خدا کی قدرت کہ ابوجعفر مکے میں داخل ہی نہ ہو سکا فمات ابوجعفر قبل ان یدخل مکۃ (جمع ۲۳) اور اس طرح امام ثوریؒ سے یہ مصیبت ٹل گئی۔

(۱۶) ﴿ محمد بن اسماعیلؒ ﴾

یہ معروف محدث صاحب صحیح امام بخاریؒ ہیں نام محمد، کنیت ابوعبداللہ ہے آپ کو الجعفی بھی کہا جاتا ہے کیونکہ آپ کے جد اعلیٰ مغیرہ (جو مجوسی تھے) یمان البخاری کے ہاتھ پر ایمان لائے یمان البخاری جعفی تھے۔ جعفی یمن میں ایک قبیلہ ہے جو جعفی بن سعد کے ساتھ منسوب ہے ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے ۲۵۶ھ میں قریہ خرتنگ میں وفات پائی۔ دس سال کی عمر میں مکتب میں بیٹھے اٹھارہ (۱۸) سال کی عمر میں صاحب تصنیف ہوئے "قضایا الصحابۃ والتابعین" آپ کی پہلی تصنیف ہے پھر صحیح البخاری تصنیف

فرمائی جس نے کتاب اللہ کے بعد اصح الکتب کا مقام پایا ادب المفرد، التاریخ الاوسط والصغیر جامع الکبیر مسند الکبیر وغیرہ کتب بھی آپ کی تصنیف ہیں محمد بن اسحاق ؒ فرماتے ہیں ۔

ما رایت تحت ادیم ھذہ السماء اعلم بالحدیث من محمد بن اسماعیل البخاری ؒ امام احمد بن حنبل ؒ فرماتے ہیں مااخرجت خراسان مثل محمد بن اسماعیل ۔روی الحاکم ابوعبداللہ فی تاریخ نیسابور باسنادہ عن احمد بن حمدون قال جاء مسلم بن الحجاج الی البخاری فقبل بین عینیہ وقال دعنی اقبل رجلیک یا استاذ الاستاذین ویا سید المحدثین و یاطبیب الحدیث فی علله (مقدمہ صحیح البخاری ۳) محدثین آپ کو امیر المومنین فی الحدیث اور ناصر الحدیث النبویۃ کے القاب سے یاد کرتے ہیں آپ نے صحیح البخاری تیس پاروں میں ترتیب دی چھ لاکھ احادیث صحیحہ سے سات ہزار دوسو پچھتر (۷۲۷۵) احادیث کا انتخاب فرمایا اگر مکررات کو حذف کر دیا جائے تو باقی چار ہزار حدیثیں رہ جاتی ہیں ۔علماء نے لکھا ہے کہ نوے ہزار علماء نے بخاری شریف کی سند بلا واسطہ آپ سے حاصل کی ہے۔ شیخ ابراھیم البیجوری ؒ فرماتے ہیں البخاری جبل الحفظ وامام الدنیا عمی فی صباہ فابصر بدعاء امہ (ص۱۵ و مناوی ۲۴)

عبدالواحد بن آدم طراوسی ؒ نے حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ مع جماعت صحابہ ؓ کے کھڑے انتظار کر رہے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سلام عرض کیا آپ ﷺ نے جواب مرحمت فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ یہاں کیسے تشریف لائے ارشاد فرمایا انتظر محمد ابن اسماعیل البخاری بعد میں تحقیق سے ثابت ہوا کہ وہی وقت اور تاریخ امام بخاری ؒ کے وصال کی تھی امام بخاری ؒ کا ایک خاص وصف یہ بھی تھا کہ وہ دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں سے برابر لکھ سکتے تھے ملا علی قاری ؒ فرماتے ہیں کان یکتب بالیمین والیسار و روی عنه انه قال احفظ مائة الف حدیث صحیح ومائتی الف حدیث غیر صحیح (جمع ص ۲۴)

(۱۷) ﴿ ابونعیم ؒ ﴾

نام الفضل بن دکین اور کنیت ابونعیم ہے امام بخاری ؒ کے اکابر شیوخ سے ہیں من کبار شیوخ

البخاری (جمع ۲۴) ۱۲۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۱۹ھ میں انتقال فرمایا ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے ذکر الرافعی فی کتاب التدوین انه رمی بالتشیع قیل و کان مزاحاً ذادعابة مع فقهه و دینه و کان فی غایة الاتقان والحفظ وهو حجة (جمع ص ۲۴)

(۱۸) ﴿المسعودیؒ﴾

ان کا پورا نام عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عتبہ بن عبداللہ بن مسعود ہے المسعودی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ صحابی کی طرف نسبت ہے ابن مسعر نے کہا اعلم احدا اعلم بعلم ابن مسعود منه (مناوی ص ۲۴) ۱۶۰ھ میں انتقال ہوا۔ موت سے قبل پریشان خیال ہوگئے تھے قال العصام صدوق اختلط قبل موته (جمع ۲۴) جن لوگوں نے آپ سے سماع اور روایت کی ہے وہ زمانہ پریشان خیالی سے قبل کا تھا اسلئے امام نسائیؒ فرماتے ہیں لاباس به وهو من کبار اتباع التابعین (جمع ص ۲۴)

(۱۹) ﴿عثمان بن مسلمؒ﴾

ملا علی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں وعثمان هذا فیه لین اخرج حدیثه الترمذی والنسائی فی مسند علی له (جمع ص ۲۴) امام مناویؒ لکھتے ہیں قال النسائی عثمان هذا لیس بذاک (مناوی ص ۲۴)

(۲۰) ﴿نافع بن جبیر بن مطعمؒ﴾

یہ نام ہے القرشی البخاری ہیں جلیل القدر تابعی ہیں حضرت علیؓ سے سماع کیا ہے اور اپنے والد سے بھی حضرت ابوھریرہؓ اور دیگر بہت سے صحابہ کرامؓ سے روایت کرتے ہیں وهو تابعی جلیل سمع علیا وعدة من الاصحاب وابوه من کبار الصحابة (جمع ۲۴) امام زہریؒ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں ۹۹ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۲۴) ان کے والد جبیر بن مطعمؓ اکابر صحابہ میں سے تھے۔

(۲۱) ﴿علی بن ابی طالبؓ﴾

امیر المومنین اور خلیفہ راشد ورابع ہیں ان کے تذکرہ سے پہلے یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ راویان

حدیث میں علی نام کے نو (۹) راوی ہیں اسلئے بعض شارحین حدیث نے کہا کہ یہاں حضرت علیؓ کے نام کے ساتھ امیر المومنین کہنا چاہیے تھا تا کہ التباس نہ ہوتا تاہم علماء محققین اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ اولاً تو طبقہ صحابہ کرامؓ میں حضرت علیؓ کے نام کا اور کوئی نہیں ہے دوسرے حضرات محدثین کی اصطلاح میں جب آخر سند میں مطلق علی لایا جائے گا تو اس سے امیر المومنین مراد ہوں گے جیسے جب مطلقاً عبداللہ بولا جائے تو مراد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہوتے ہیں اور جب روایت میں علی بن ابی طالب کی تصریح ہے تو پھر کیا اشتباہ رہا کہ ان توجیہات کی ضرورت پڑے۔ حضرت علیؓ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے صاحب اکمال لکھتے ہیں وھو اول من اسلم من الذکور فی اکثر الاقوال (الاکمال فی اسماء الرجال) بعض حضرات لکھتے ہیں کہ آپ نے پندرہ برس (۱۵) بعض کے نزدیک سولہ برس (۱۶) اور بعض حضرات کے ہاں دس برس (۱۰) کی عمر میں اسلام قبول کیا خوش نصیب اتنے کہ حضور اقدس ﷺ کی گود مبارک میں پرورش پائی' سوائے غزوہ تبوک کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوہ تبوک میں حضور اقدس ﷺ نے جب آپ کو اپنا نائب بنا کر مدینہ منورہ میں ٹھہرایا تو ارشاد فرمایا انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ۔ آپ عالم علوم نبوت' فقیہ اور عالم حکمت الہٰی تھے علم لدنی ملا تھا اور امام الاولیاء تھے۔ لاعطین الرایة هذا رجلاً یحبه الله ورسوله ویحب الله ورسوله چنانچہ یہ علم دوسرے روز حضرت علیؓ کو عطا فرمایا گیا عشرہ مبشرہ سے ہیں ۱۸ رمضان المبارک ۴۰ھ میں عبدالرحمٰن ابن ملجم مرادی خارجی نے جامع کوفہ میں محراب کے اندر آپ پر خنجر سے وار کیا شدید زخمی ہوئے اور تین روز بعد ۲۱ رمضان المبارک کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

(۴۲) سفیانؒ

وکیع باپ کا نام' کنیت ابو محمد الرواسی الکوفی' اپنے باپ اور مطلب بن زیاد سے روایت کرتے ہیں بعض حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے ۲۴۷ھ میں انتقال ہوا کان من المکثرین فی الحدیث (المواهب ۱۶) قال الذهبی ضعیف وقال غیره صلوق (مناوی ۲۷) اگر ضعف کو تسلیم کرلیا جائے تو امام ترمذیؒ اس کو بطور متابع کے لائے ہیں جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳) ﴿احمد الضبیؒ﴾

نام ہے والد کا نام عبدۃ (کطلحۃ) ہے بصرہ سے نسبت ہے بنی ضبۃ قبیلہ سے تعلق ہے امام ترمذیؒ کے استاذ ہیں ثقہ راوی ہیں حجۃ ہیں چونکہ اس نام کے دو راوی ہیں لہذا دونوں میں تمیز کرنے کے لئے ایک کے ساتھ الضبی البصری اور دوسرے کے ساتھ الا یلی لکھتے ہیں ۲۴۵ھ میں انتقال ہوا کسی قدر ناصبیت کی طرف مائل تھے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں رمی بالنصب یعنی بکونہ من الخوارج (جمع ۲۸)

(۲۴) ﴿علی بن حجرؒ﴾

ابوالحسن کنیت ہے مامون ہیں حافظ اور ثقہ ہیں امام بخاریؒ مسلمؒ اور نسائیؒ نے ان سے تخریج کی ہے ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں احد ائمۃ الحدیث سمع کثیر امن ائمۃ الحدیث (جمع ص ۲۸) ۲۴۴ھ میں فوت ہوئے۔

(۲۵) ﴿ابو جعفر محمد بن الحسینؒ﴾

مقبول راوی ہیں سوائے مصنف کے کسی اور نے ان سے تخریج نہیں کی ہے مقبول لکن لم یخرج لہ الا المصنف (مناوی ۲۸) کسی عارضے میں مبتلا ہو گئے تھے مگر ان پر ضعیف کا حکم نہیں لگا ان کا تعلق ابن ابی حلیمہ کے خاندان سے ہے وھو ابن ابی حلیمۃ خلاصہ یہ کہ مذکورہ تینوں راویانِ حدیث احمد الضبیؒ، علی بن حجرؒ، اور ابو جعفرؒ، امام ترمذیؒ کے اساتذہ ہیں ان تینوں حضرات نے جو روایت بیان کی ہے والمعنیٰ واحد اس کا معنیٰ اور مفہوم یکساں ہے الامام المحدث شیخ عبدالرؤف المناویؒ والمعنیٰ واحد کی توضیح میں لکھتے ہیں۔ ای حدثوا بعبارات مختلفۃ حال کون المعنیٰ فی عباراتھم واحد او بعبارات مختلفۃ حال کونھا بحسب المعنیٰ واحد (مناوی ۲۹)

(۲۶) ﴿عیسیٰ بن یونسؒ﴾

قالوا حدثنا عیسیٰ بن یونس اس روایت کو بھی حضرت علیؓ نے نقل کیا ہے مگر اس کی سند پہلی روایت کی

سند سے مختلف ہے مذکورہ تینوں راوی اپنے استاذ عیسیٰ بن یونسؒ سے روایت کرتے ہیں یہ السبیعی الہاخوزی الرملی ہیں بہت بڑے محدث امام اور متقی پرہیزگار آدمی تھے زندگی میں پینتالیس (۴۵) مرتبہ حج کیا اور اتنی ہی تعداد میں جہاد کیے۔ کان علما فی العلم والعمل کان یغز وسنۃ ویحج سنۃ (جمع ۲۹) مالک بن انسؒ، اوزاعی وغیرہما سے آپ نے روایت کی ہے۔ ائمہ ستہ نے ان سے تخریج کی ہے ثقۃ مامون اخرج حدیثہ الائمۃ الستۃ (جمع ۲۹)۱۸۷ھ میں انتقال ہوا۔

ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ جب خلیفہ ہارون الرشید ان کے شہر آئے اور گورنر کے ذریعہ اس علاقہ کے تمام محدثین کو اپنے دربار میں بلایا تاکہ وہ ان کے بیٹوں کو حدیث کی تعلیم دیں دونوں بیٹے یعنی مامون اور امین ان سے حدیث پڑھیں خلیفہ کے دعوت نامہ پر تمام محدثین حاضر خدمت ہوئے مگر اس علاقہ میں دو حضرات ایسے بھی تھے جنہوں نے خلیفہ کے حکم کو در خور اعتناء نہیں سمجھا ایک حضرت عیسیٰ بن یونسؒ اور دوسرے عبداللہ بن ادریسؒ دونوں حضرات نے خلیفہ اور گورنر کے قاصد کو صاف صاف کہہ دیا کہ اگر خلیفہ کے بیٹوں کو حدیث سننے کا شوق اور طلب صادق ہے تو عام طلباء کے ساتھ جماعت میں آ کر بیٹھیں اور حدیث سنیں چونکہ ہارون الرشیدؒ خود بھی صاحب علم تھا لہذا وہ ناراض نہیں ہوا اور بیٹوں کو تاکید کی کہ وہ خود جا کر ان حضرات محدثین سے ان کی درسگاہ میں تحصیل علم کریں پھر بیٹوں کو دس دس ہزار اشرفیوں کی تھیلی بھی دی کہ وہ اپنے اساتذہ کی خدمت میں پیش کریں جب دونوں بیٹوں نے حدیث پڑھی اور سبق سے فراغت کے بعد اشرفیوں کی تھیلی پیش کی تو حضرت عیسیٰ بن یونسؒ نے صاف کہہ دیا کہ تم نے حدیث سن لی ہے اب جا سکتے ہو اور یہ تھیلی خلیفہ کو واپس کر دو کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے یہ کسی مستحق کو دیدیں۔

جب تھیلی خلیفہ کے پاس واپس پہنچی وہ سمجھا کہ شاید میں نے رقم کم دی ہو دوسرے روز بیس ہزار اشرفیاں بھیجیں مگر استاذ نے وہ تھیلی بھی واپس کر دی اور فرمایا فقال ان ملأتم المسجد الی السقف ذھبا لم آخذ شیئا علی الحدیث (جمع ۲۹) اگر تم مسجد کو چھت تک سونے سے بھی بھر دو میں درس حدیث پر کچھ بھی نہیں لوں گا۔

(۲۷) ﴿عمر بن عبد اللہؒ﴾

یہ عمر بن عبد اللہ غفرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں کثیر الارسال ہیں وقال احمد کثیر الارسال (جمع ۲۹) امام ترمذیؒ نے ان سے اخراج کیا بعض حضرات نے کہا ہے کہ انہوں نے ابن عباسؓ کو پایا ہے حضرت انسؓ اور سعید بن المسیبؒ سے سماع کیا ہے ابن مسعودؓ نے انہیں ثقہ کہا ہے امام نسائی اور ابن معین نے ضعیف بیان کیا ہے ۱۴۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۸) ﴿ابراہیم بن محمدؒ﴾

کنیت ابو القاسم' حضرت علیؓ کے بیٹے محمد بن حنفیہ کے فرزند ہیں یہ حضرت فاطمہ کے بطن سے نہیں تھے حضرت علی کی جو اولاد فاطمہ کے بطن سے ہے وہ فاطمی کہلاتی ہے ان کے ماسوا اولاد کو علوی کہتے ہیں بلکہ ایک دوسری خاتون سے تھے جس کا تعلق قبیلہ بنی حنیف سے تھا بنی حنیف مسیلمہ کذاب کا قبیلہ تھا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے خلاف لشکر کشی کی تھی معرکہ کی جنگ تھی مسیلمہ کذاب قتل ہوا فتح کے بعد غنائم تقسیم ہوئے خولہ نامی ایک لونڈی حضرت علیؓ کے حصہ میں آئی جو خولہ حنفیہ کہلاتی تھی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت علیؓ کو عطا فرمائی تھی محمد بن حنفیہ اس کے بطن سے تھے یہ علوی ہیں اور علویوں میں سب سے زیادہ بلند مرتبہ ہیں المشتھر بالعلم والشجاعۃ والعبادۃ وھو افضل اولاد علی بعد السبطین (جمع ۲۹) انہوں نے حضرت امام حسینؓ کے قاتلوں سے انتقام لیا جبکہ بعض شیعہ ان کو اپنا خدا مانتے تھے انھم یعتقدون فی محمد ھذا الالوھیۃ (جمع ۳۰)

اہل تشیع جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے منکر ہیں کے لئے یہ امر لمحہ فکریہ ہے کہ حدیث زیر بحث کا راوی ابراہیم اسی لونڈی کا بیٹا ہے یہ مضبوط جسم والے'' پہلوان'' بہادر اور بڑے متقی و پرہیزگار تھے صدوق من الخامسۃ (مناوی ۲۹) کیونکہ اگر حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت جائز نہیں تھی تو پھر ان کی عطا فرمودہ لونڈی خولہ شرعی لونڈی نہیں بنتی' اور اگر یہ تسلیم کرلیا جائے تو حضرت علیؓ کی خولہ سے پیدا ہونے والی اولاد بھی مشکوک ہوجاتی ہے مگر عجیب بات ہے کہ شیعہ محمد بن حنفیہ کو اپنا امام

اور بعض اللہ تسلیم کرتے ہیں اُدھر حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا انکار کرتے ہیں۔

(۲۹) ﴿امام اصمعیؒ﴾

بقول سمعت الاصمعی الخ امام اصمعیؒ کا پورا نام امام اسماعیل بن کریب اصمعی ہے ۲۱۵ھ یا ۲۱۶ھ یا ۲۱۷ھ میں انتقال ہوا۔ یہ امام مسلمؒ کے بھی استاذ ہیں ایک طویل عرصہ تک عرب کے دیہاتوں میں لغت کی تحقیق کرتے رہے ہیں اسلئے احادیث کی تشریح وتوضیح میں ان سے معانی ومطالب نقل کیے جاتے ہیں یہ ہارون الرشید کے زمانے میں ہوئے ہیں اصل اصمع ہے جس کا معنیٰ ذکی القلب ہوتا ہے اصمعی میں یاء نسبت مبالغہ کے لئے لگادی ہے جیسے احمری کہا جاتا ہے اس میں یاء نسبت مبالغہ کے لئے بمعنی سخت سرخ' اسی طرح اوحدی میں یاء نسبت مبالغہ کے لئے ہے بمعنی یگانہ وتنہا ' اصمع ان کے کسی دادا یا پردادا کا نام ہے اور اصمعی اس طرف خاندانی نسبت ہے منسوب الی جدۃ اصمع بصری روی الحدیث عن جماعة من الائمة (جمع ص ۲۹) وہ بظاہر شکل وصورت کے لحاظ سے خوبصورت نہ تھے بلکہ ان کی شکل اچھی نہ تھی' مگر علوم ومعارف کا خزانہ تھے علم حدیث' علم فقہ اور علم لغت پر مکمل دسترس تھے بلکہ امام تھے۔

وکان علمه علی لسانه (جمع ص ۳۵) هو الامام فی اللغة والاخبار (مناوی ص ۳۵) بڑے معتمد اور ثقہ تھے واتفقوا علی انه ثقة (جمع ص ۳۵) علمی عظمت کی وجہ سے سلاطین کے ہاں بھی ان کی خاص قدرومنزلت تھی ہارون الرشید کے خصوصی احباب سے تھے وکان هارون الرشید استخلصه لمجلسه وکان یقدمه علی ابو یوسف القاضی (جمع ص ۳۵)

(۳۰) ﴿جُمیعُ بْنُ عمیر العجلی﴾

جُمَیع مصغر ہے بعض نسخوں میں ان کے باپ کا نام عمر آیا ہے بعض میں عَمرو اور بعض میں عمیر آیا ہے تاہم صحیح عمر ہے یہ قابل اعتماد راوی ہیں ان کا تعلق قبیلہ بنو عجل کے ساتھ تھا بہت سے دیگر صحابہ کرامؓ بھی اس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

قاضی محمد عاقلؒ نے لکھا ہے چوں جمیع مذکور رافضی بود از راہ تعصب اسم عمر را تخفیف کردہ گاہے نام پدر خود ے گفت وگاہے عمر و ے گفت بنا برآں در نحیا اختلاف افتاد۔ ایک بدبخت رافضی نے تو یہاں تک کہہ دیا لا احب العُمَرَ لانه یُشبه عُمَرَ ۔اس پر اشکال یہ ہوتا ہے کہ امام ترمذیؒ نے رافضی کی روایت کو کیوں نقل کیا علماء محدثین جواب میں کہتے ہیں کہ مبتدعین کی روایت بھی اس وقت قبول ہوتی ہے جب ان کی بدعت کفر وشرک کی حد تک نہ پہنچی ہو۔ دوسرا یہ کہ وہ بدعت میں غلو نہ کریں اور دوسروں کو اس کی دعوت نہ دیں تیسرا یہ کہ وہ روایت میں جھوٹ نہ بولے والاصح ان کانت بدعته لیست بکفر وهو غیر داع الی بدعته فیقبل ان کان متصفاً بالضبط والورع (جمع ص ۳۸)

جمیع تفضیلی روافض میں سے ہے جمیع کے متعلق کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ رافضی ہے اسماء رجال کی کتابوں میں آیا ہے کہ جو حضرت علیؓ کو باقی صحابہ کرامؓ پر فضیلت دے اور تعظیم سب کی کرے شیعہ ہے اور جو دیگر صحابہ کرامؓ کی تنقیص کرے وہ رافضی ہے بہر حال روایت متابع کے طور پر ہوگی۔

(۳۱) ﴿ام المومنین حضرت خدیجہؓ﴾

حضرت خدیجہ بنت خویلد حضور اقدس ﷺ کی سب سے پہلی رفیقہ حیات ہیں' بڑی پاکدامن' عفیفہ عابدہ' زاہدہ' قانتہ' صالحہ اور صد درجہ شفیق خاتون تھیں ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں وکانت تدعی فی الجاهلیة الطاهرة (جمع ۳۸) ان کا پہلا نکاح عتیق بن خالد مخزومی سے ہوا جن سے دو اولادیں ہوئیں عبداللہ اور ایک لڑکی۔اس کے بعد حضرت خدیجہؓ کے یہ شوہر فوت ہوگئے۔

پھر حضرت خدیجہؓ کا دوسرا نکاح ابوہالہ سے ہوا ۔ وخالفه ابن حجر حیث قال وکانت تحت ابی هالة ثم تزوجها عتیق (جمع ۳۹)فولدت له ذکرین هالة وهندا (جمع ۳۸) ابوہالہ سے ان کے دو بیٹے ہوئے ہند اور ہالہ اسی ہالہ کے نام پر وہ ابوہالہ کنیت سے معروف ہوئے ابوہالہ کا انتقال ہوا تو حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال تھی ابوہالہ کی وفات کے بعد حضور اقدس ﷺ سے نکاح ہوا اس وقت آپ پچیس سال (۲۵) کے تھے ولها یومئذ اربعون سنة (جمع ۳۸) ان کا چھوٹا بیٹا ھند بھی اپنی ماں کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کی تربیت میں آیا اور آپؐ کا ربیب بن گیا اور خوش

نصیب تھا کہ اس نے نبوت کے دامن میں پرورش پائی۔

آپ کی تمام اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے ہوئی صرف حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ کے بطن سے ہوا۔ وصارت خديجة ام اولاده الذكور والاناث سوى ابراهيم (جمع ۳۹)

سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ آپؐ پر ایمان لائیں آپؐ کے مناقب اور فضائل بہت ہیں زمانہ جاہلیت میں آپ مالدار خاتون تھیں انہوں نے ساری دولت حضور اقدس ﷺ کے ایک اشارہ پر آپ کے قدموں میں نچھاور کر دی نبوت کے دسویں سال رمضان المبارک میں انتقال ہوا تو حضور اقدسؐ نے خود قبر میں اتر کر جنت المعلیٰ میں دفن فرمایا۔

(۳۴) ﴿حضرت حسنؓ﴾

عن الحسن بن علي ۔ هند بن ابی هاله نے یہ روایت حضرت حسن بن علیؓ سے لی جو حضور اقدسؐ کے نواسے اور خورد سالہ صحابی ہیں سبط المصطفیٰ وريحانته وسيد شباب اهل الجنة (مناوی ص ۳۹) ابو محمد کنیت تھی، ہجرت کے تیسرے سال رمضان المبارک میں پیدا ہوئے حضور اقدس ﷺ کی رحلت ہوئی تو آپؓ کی عمر سات سال تھی ان سے بائیس روایات منقول ہیں جو انہوں نے براہ راست حضور اقدس ﷺ کی زبان مبارک سے سنی تھیں دونوں بھائیوں (حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ) کے بارے میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة یعنی حضرت حسن اور حضرت حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔ یہ حضرت علیؓ کے بڑے صاحبزادے تھے آپ ہی کے نام سے حضرت علیؓ کی کنیت ابوالحسن تھی حضرت فاطمہؓ سے حضرت علیؓ کے تین بیٹے حسن، حسین، محسن اور ایک بیٹی ام کلثوم ہوئیں۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ولما قتل ابوه بايعه على الموت اربعون الفاً ثم سلم الامر الى معاوية في سنة احدى واربعين تحقيقاً لما اخبر به صلى الله عليه وسلم بقوله ان ابني هذا سيد ولعل الله ان يصلح به بين فئتين عظيمتين من المسلمين مات في سنة خمس واربعين وبقي نسله من حسن بن حسن وزيد بن حسن (جمع ص ۳۹) (جب حضرت حسنؓ کے والد گرامی شہید کر دیے گئے تو چالیس ہزار افراد نے آپ کے

ہاتھوں موت پر بیعت کی، پھر اکتالیس ہجری میں حضرت معاویہؓ خلیفہ منتخب کیے گئے، حضور اکرم ﷺ کی یہ پیشن گوئی سچی ثابت ہوگئی کہ میرا یہ بیٹا پیشوا بنے گا اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح فرمائے گا۔ آپؓ پینتالیس ہجری میں انتقال فرما گئے اور آپؓ نسل حسن بن حسن اور زید بن حسن سے چلی۔

(۳۳) ﴿ہند بن ابی ھالۃؓ﴾

قال سالت خالي هند بن ابی هالة حضرت حسنؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ھند بن ابی ھالۃ سے پوچھا یہ وہی ہند ہیں جو حضور اقدس ﷺ کے ربیب تھے، حضرت خدیجہؓ کا جب حضور اقدس ﷺ سے نکاح ہوا، تو یہ بھی اپنی ماں کے ساتھ آپؐ کی پرورش اور تربیت میں آئے گویا یہ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے مادری بھائی ہیں اسلئے حضرت حسن انہیں خالی یعنی اپنے ماموں سے پکار رہے ہیں ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ اخا امه الاضافي وهي فاطمة الكبرىٰ سيدة نساء العالمين بنت سيد المرسلين (جمع ص ۳۹)

شیخ عبدالرؤفؒ فرماتے ہیں هو ربيب المصطفىٰ وهالة اسم لدارة القمر قتل مع علي يوم الجمل وقيل مات في طاعون عمواس وبقي مدة لم يجد من يدفنه لكثرة الموتى حتى نادىٰ مناد وا ربيب المصطفىٰ فترك الناس موتاهم ورفعوه على الاصابع حتى دفن (مناوی ص ۳۹)

(۳۴) ﴿ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰؒ﴾

۔ یہ امام ترمذیؒ کے استاذ ہیں بڑے ثقہ، متقی، صاحب ورع اور پرہیزگار امام تھے، اصحاب صحاح ان کے شاگرد ہیں اخرج حديثه الائمة الستة في صحاحهم (جمع ۵۳) ۲۵۲ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ ابن عیینۃ اور غندر سے روایت کرتے ہیں وخرج له الجماعة (المواهب ۲۸)

(۳۵) ﴿محمد بن جعفرؒ﴾

ابو عبداللہ کنیت تھی لقب غندر تھا حافظ کبیر جلیل القدر تھے (مناوی ۵۴) ۱۹۲ھ یا ۱۹۳ھ یا ۱۹۴ھ

میں انتقال ہوا اس سے قبل حدیث نمبر ۳ صفحہ نمبر ۵۰ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۳۶) ﴿شعبۃؒ﴾

ابن الحجاج ہیں جس کا تذکرہ حدیث نمبر ۳ صفحہ نمبر ۵۰ میں گزر چکا ہے قال الشافعی لولا شعبة ماعرف الحديث بالعراق (المواهب ۱۳) بہت عبادت گزار تھے قال ابوبكر البكراوى مارائيت احداً اعبد الله من شعبة لقد عبدالله حتى جفّ جلده على عظمه واسود (تذكرة الحفاظ ص ۱۹۳ ج ۱) كان متزوجاً بام محمد بن جعفر وللملك جالسه عشرين سنة (المواهب ۲۸)

(۳۷) ﴿سماک بن حربؒ﴾

یہ ابوالمغیرة الکوفی ہیں علماء تابعین میں سے ہیں اسی (۸۰) صحابہ کرامؓ کو پایا ہے ادرک ثمانین صحابیاً (مناوی ۵۴) ثقہ ہیں امام ابن المبارکؒ نے ان کو ضعیف کہا ہے قال ابن المبارک ضعیف الحدیث (المواهب ۲۸) صحاح میں سے چار نے اور امام مسلم نے ان سے تخریج کی ہے وهو ثقة ثبت اخرج له مسلم والاربعة (مواهب ۲۸) ابن حرب کہہ کر سماک بن الولید سے احتراز کیا گیا ۱۲۳ھ میں وفات پائی (مناوی ۵۴)

(۳۸) ﴿جابر بن سمرةؓ﴾

بیٹا بھی صحابی ہے اور باپ بھی امام مسلمؒ، امام ابوداؤدؒ اور جماعت محدثین ان سے تخریج کرتے ہیں صحابيان خرج لابيه البخارى ومسلم وابوداؤد والنسائى وله الجماعة كلهم (المواهب ۲۸) حضرت جابرؓ کی کنیت ابوعبداللہ العامری ہے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے بھانجے ہیں کوفہ آ نے ۷۳ھ یا ۷۴ھ یا ۷۶ھ میں انتقال ہوا۔

(۳۹) ﴿ھناد بن سریؒ﴾

کوفہ کے رہنے والے حافظ الحدیث اور عابد زاہد اور ثقہ تھے وكان يقال له راهب الكوفة لعبده (المواهب ۲۹) امام بخاریؒ نے کتاب الخلق میں ان سے روایت نقل کی ہے اور امام مسلمؒ نے بہت

سے روایات کی ان سے تخریج کی ہے خرج له مسلم والاربعة (المواهب ۲۹) ۲۲۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۴۰) ﴿عبثر بن قاسمؒ﴾

۔ یہ بھی کوفی ہیں اور ثقہ راوی ہیں کوفي ثقة خرج له الجماعة (المواهب ۲۹) روی عن حصين بن عبدالرحمن ومغيرة الضبي والعلاء بن المسيّب وعنه خلف بن هشام وقتيبة بن سعيد وهناد بن سری ۱۷۸ھ میں وفات پائی (تذکرۃ الحفاظ ص ۲۵۹ ج ۱)

(۴۱) ﴿اشعثؒ﴾

امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں ان سے روایت نقل کی ہے مسلم نسائی اور ترمذی بھی ان سے تخریج کرتے ہیں ابوزرعہ نے انہیں لین اور بعض نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

يعني ابن سوار وهذا من كلام المصنف او هناد او عبثر وكيفما كان فيه الفات على مذهب البعض ولم يقل اشعث بن سوار محافظة على الاقتصار على الاصول او لئلا يتوهم ان ابن سوار لبيان النسب لا لبيان الكنية (مناوی ۵۶)

ولم يقل اشعث بن سوار محافظة على لفظ الشيخ من غير زيادة وهذا دابهم في رعاية الامانة (جمع ۵۶)

(۴۲) ﴿حُمَيد بن عبدالرحمن الرواسیؒ﴾

الرواسي اپنے جد کی طرف منسوب ہیں وهو منسوب لجده رواس وهو الحارث بن كلاب (المواهب ۳۰) حضرت ابواسحٰق وعطیہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے سفیان وابن المبارک نے تخریج کی ہے ۱۹۰ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۵۷)

علامہ ذھبی نے آپؒ کو الحافظ الامام المتقن کے الفاظ سے ذکر کیا ہے۔ اثنى عليه احمد ووثقه ابن معين وقال ابوبكر بن شيبة قل من رائيت مثله (تذكرة الحفاظ ص ۲۸۸ ج ۱)

(۴۳) ﴿ زہیرؒ ﴾

یہ خدیج کے بیٹے ہیں زہیر اور خدیج دونوں تصغیر کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں اصحاب صحاح ستہ نے ان سے تخریج کی ہے وھو ثقة حافظ (المواھب ۳۰) ۱۷۳ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں زہیر دو ہیں ایک زہیر بن حرب بن شداد النسائی ہے جن سے امام مسلمؒ نے ہزار سے بھی زیادہ احادیث روایت کی ہیں اور دوسرے زھیر بن محمد التمیمی ہیں ضعف لعدم استقامة روایة اھل الشام عنه قال ابو حاتم حدث بالشام من حفظه فکثر غلطه وزھیر فی ھذ الحدیث ھو التمیمی لان الاول لم یدرک ابا اسحق عرفت ذلک من الرجوع الی تاریخ وفاة ابی اسحق (جمع ص۵۷)

(۴۴) ﴿ ابوداؤد المصاحفیؒ ﴾

نام سلیمان بن سلم ہے ابوداؤد کنیت ہے مصاحفی مصاحف کی طرف نسبت ہے جس کا مفرد مصحف آتا ہے قرآن مجید کو مصحف کہتے ہیں جب کوئی نسبت جمع کی طرف کی جائے تو جمع کو مفرد کی طرف لوٹایا جاتا ہے وکان القیاس ان ینسب الی المفرد وھو مصحف (المواھب ۳۰) گویا مصحفی ہونا چاہئے شارحین حدیث کہتے ہیں کہ مصاحفی غیر قیاسی ہے یہ صحف سے ماخوذ ہے بمعنی لکھنے کے قرآن یا کتابیں لکھا کرتے ہوں گے اور یہی ذریعہ روزگار ہوگا اسلئے مصاحفی کہلائے۔ ابوداؤد المصاحفی ثقہ ہیں ۲۳۸ھ میں ان کا انتقال ہوا ہے

(۴۵) ﴿ النضرؒ ﴾

ابو الحسن المازنی النحوی البصری نزیل مرو ثقة ثبت اخرج حدیثه الائمة الستة (جمع ۵۸) وقد التزموا اللام فی النضر وحذفھا فی نصر فرقاً بینھما (المناوی ۵۸) روی عن ھشام بن عروة وحمید الطویل وعنه اسحق بن راھویة واسحق الکوسج .قال العباس بن مصعب کان اماماً فی العربیة والحدیث وھو اول من اظھر السنة بمرو وخراسان الف کتبا کثیرة وولی قضاء مرو

۲۰۳ھ کے آخری دن ان کا انتقال ہوا (تذکرۃ الحفاظ ص ۳۱۴ ج ۱)

(۴۶) ﴿صالحؒ﴾

صالح بن ابي الاخضر ہشام بن عبد الملک کے مولیٰ ہیں امام زھریؒ کے خادم تھے امام ترمذیؒ نے ان کو ضعیف کہا ہے لینہ البخاری (المناوی ۵۸) لیکن امام ذھبیؒ نے ان کو صالح الحدیث قرار دیا یخرج له الاربعة (المواهب ۳۰)

(۴۷) ﴿ابن شہابؒ﴾

نام محمد بن مسلم بن شہاب ہے یہ حدیث کے معروف امام زہری ہیں المنسوب الی زهرة بن کلاب (جمع ۵۸) فقیہ کبیر تھے الفقيه الحافظ تابعی صغیر متفق علی جلالته واتقانه (المناوی ۵۸) اپنے وقت کے عظیم محدث حافظ الحدیث اور جلیل القدر تابعی ہیں دس صحابہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو اللیثؒ فرماتے ہیں ما رايت اجمع ولا اكثر علما منه محدثین کی ایک جماعت نے ان سے تخریج کی ہے قيل لمكحول من اعلم من رايت قال ابن شهاب (المواهب ۳۰) اس کی مرویہ احادیث ۲۲۰۰ ہیں قال ابو داؤد حديثه الفان ومائتان النصف منها مسند (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۰۹ ج ۱) آپؒ کا حافظہ بہت قوی تھا اس کے بھتیجے محمد بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انه حفظ القرآن فی ثمانين ليلة (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۱۰ ج ۱) ۱۲۳ھ یا ۱۲۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۴۸) ﴿ابو سلمہؒ﴾

یہ حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ کے بیٹے ہیں کبیر تابعی ہیں قرشی زہری اور مدنی ہیں احد الائمة واحد فقهاء المدينة السبعة تابعی امام جليل وفي موته اقوال (مناوی ص ۵۸) ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے عبد اللہ بعض نے اسماعیل اور بعض نے ابراہیم بتایا ہے (مواہب ص ۳۰) وقال مالک ابن عوف الزهري المدني الحافظ اسمه كنيته (تذکرۃ الحفاظ ص ۶۳ ج ۱) ۹۴ھ یا ۱۰۴ھ میں انتقال فرمایا (تذکرۃ الحفاظ ص ۶۳)

(۴۹) ﴿ ابوھریرہؓ ﴾

حضرت ابوھریرہؓ مشہور صحابی ہیں ابوھریرہ کنیت ہے وسبب التکنیة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای ھرة فی کمه فناداہ بھا (الاتحافات ص ۳۵) ہجرت کے نویں سال ایمان لائے ان کے نام میں چالیس اقوال ہیں زمانہ جاہلیت میں ان کا نام عبد شمس تھا فغیرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی عبدالرحمن علی الاصح من اربعین قولاً۔ حضور اقدس ﷺ نے آپؓ کا نام تبدیل کرکے عبدالرحمٰن رکھ دیا، یہی صحیح قول ہے۔ باپ کا نام صخر الدوی تھا امام شافعیؒ کا ارشاد ہے احفظ من روی الحدیث فی دھرہ (مواھب ص ۳۰)

شیخ عبدالرؤفؒ فرماتے ہیں کان ذکیاً فقیھا صاحب لیل وصوم (مناوی ص ۵۸) مدینہ منورہ کے والی مقرر ہوئے ان سے پانچ ہزار تین سو چوہتر ۵۳۷۴ روایات نقل ہیں۔

وھو اکثر الصحابة روایة باجماع العلماء (مناوی ص ۵۸) ۵۷ھ یا ۵۹ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

حضرت ابوھریرہؓ پر علامہ طالب ہاشمی اور مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب کی تصنیفات جامع ہیں۔

(۵۰) ﴿ قتیبہؒ ﴾

کنیت ابورجاء البلخی ہے ثقہ راوی ہیں۔ خراسان کے مشہور محدث اور حافظ تھے قال النسائی ثقة مامون آپؒ نے مالک لیث سے سماع کی وروی عنه الجماعة سوی ابن ماجة قال ابن سیار وکان ثبتا صاحب سنة کتب الحدیث عن ثلاث طبقات شعبان ۲۴۰ھ میں انتقال فرمایا (تذکرۃ الحفاظ ۴۳۶ ج ۲)

مزید تفصیل راوی نمبر (۱) میں دیکھ لیں۔

(۵۱) ﴿ اللیث بن سعد ﴾

متقی پرہیزگار اور صاحب ورع بزرگ تھے سالانہ اسی ہزار سے نوے ہزار تک دینار آمدن تھی مگر زکوۃ کبھی واجب نہ ہوئی کہ رقم کے آتے ہی فقراء پر صرف کردیا کرتے تھے۔ کان دخله فی کل سنة

ثمانين الف دينار وما وجبت عليه زكواة (مواهب ص ۳۱) خود مجتہد تھے مگر زیادہ تر رجحان ابوحنیفہؒ کے مسلک کی طرف تھا عظیم محدث بلکہ صاحب مسلک امام تھے امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ سے بھی زیادہ فقیہ تھے انه كان افقه من مالك (جمع ص ۵۹) مگر لائق تلامذہ نہ ملے اسلئے ان کے مسلک کی حفاظت نہ ہو سکی۔ كان نظير مالك في العلم لكن ضيع اصحابه منهبه (مواهب ص ۳۱) مصر میں مقیم ہوئے اور بروز جمعہ ۱۵ شعبان ۱۷۵ھ میں انتقال ہوا۔ امام شافعیؒ امام لیثؒ کی علمی عظمت، شہرت اور روایات سے واقف تھے وہ بھی زندگی کے آخری لمحات تک مصر میں مقیم رہے اور وہاں وفات پائی۔

(۵۲) ﴿ابوزبیرؒ﴾

نام محمد بن مسلم المكي الاسدي ہے حافظ الحدیث اور ثقہ تھے حافظ ثقة عند جمع لكن قال ابو حاتم لا يحتج به واقره الذهبي (مناوی ص ۵۹) ۱۲۸ھ یا ۱۲۹ھ میں وفات پائی وخرج له الجماعة. (مواهب ص ۳۱)

(۵۳) ﴿جابر بن عبداللہؓ﴾

یہ صحابی بن صحابی ہیں انصاری ہیں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ سترہ (۱۷) غزوات میں شریک ہوئے۔ غزا مع النبي صلى الله عليه وسلم سبع عشرة غزوة (مواهب ص ۳۱) وهو احد المكثرين عن رسول الله صلى الله عليه وسلم (جمع ص ۶۰) حضرت ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ان کے والد جنگ احد میں شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے پھر سے زندہ کر کے دریافت فرمایا ما تريد يا عبد الله؟ عرض کیا میں دوبارہ دنیا میں لوٹا دیا جاؤں وہاں پھر آپ کی رضا کے لئے دوبارہ شہید کر دیا جاؤں۔ والمعنى اريد زيادة رضاك وهي الشهادة بعد الشهادة (جمع ص ۵۹) اور یہ مقام و مرتبہ بہت اونچا عظیم اور بلند ہے۔ بخلاف حال ابو یزید کے جب ان سے کہا گیا۔ کیا چاہتے ہو عرض کیا میں کچھ نہیں چاہتا میرا کچھ ارادہ ہی نہیں ہے اس موقع پر بعض السادة من اهل السعادة نے کہا ہے

اريد وصاله ويريد هجري فاترک ما اريد لما يريد

میں محبوب کی ملاقات اور وصال چاہتا ہوں جبکہ وہ میری جدائی ہجر اور مفارقت چاہتا ہے پس میں اپنے ارادہ اور چاہت سے ان کی چاہت کے مقابلہ میں دستبردار ہوتا ہوں گویا جو وہ چاہتا ہے میں بھی وہی چاہتا ہوں ۔شاعر نے محبت کے عدم ارادہ کو ارادہ کہا یہ بہت پسندیدہ اور مستحسن عمل ہے حدیث قدسی میں ہے تريد واريد ولا يكون الا ما اريد رب فرماتے ہیں بندے تم بھی چاہتے ہو اور میں بھی چاہتا ہوں مگر ہوگا وہی جو میں چاہتا ہوں۔ البتہ ملا علی قاریؒ نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض لوگوں کا یہ قول کہ

ليس لي في سواک حظ فكيف ماشئت فاختبرني

فجراة یعنی یہ محض جذباتی فیصلہ اور بے جا جرات ہے بندہ کئی بار آزمایا گیا ہے امتحان لیا گیا مگر نہ تو اس نے صبر کیا اور نہ شکر فما ايسر الدعوى وما اعسر المعنیٰ (جمع ص ۲۰)

(۵۴) ﴿یزید بن ھارونؒ﴾

ابو خالد کنیت ہے الواسطی نسبت ہے نہایت متقی احد الاعلام حافظ الحدیث اور بڑے عابد و زاہد تھے متقن عابد اخرج حديثه الائمة الستة وهو احد الائمة المشهورين بالحديث والفقه سمع كثيرين من التابعين وتبعهم (جمع ص ۶۴) قال ابن المديني مارائيت احفظ من يزيد بن هارون وقال احمد كان يزيد حافظا متقنا ۲۰۶ھ میں انتقال ہوا (تذکرۃ الحفاظ ص ۳۱۸ ج ۱)

(۵۵) ﴿سعید الجریریؒ﴾

ابو ایاس کنیت تھی الجریری اپنے دادا جُریر (مصغر) کی طرف نسبت ہے وهو ثقة . ت خرج له الجماعة (مواهب ص ۳۲) هو محدث اهل البصرة روى عنه الائمةالستة (جمع ص ۶۴) ۱۴۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۵۶) ﴿ابو الطفیلؒ﴾

جلیل القدر صحابی ہیں عامر بن واثلہ نام ہے ولد عام الهجرة اوعام احد (مواهب ص ۳۳) یہ مکہ

المکرمہ میں قیام پذیر تھے۔ صحابہ کرامؓ میں سب سے آخر میں ان کا انتقال ہوا۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ نے جن صحابہ کرامؓ سے ملاقات کی آپؓ ان میں سے ایک ہیں ان کا تعلق حضرت علیؓ کی جماعت سے تھا اسلئے علوی کہلاتے تھے۔

کان من شیعة علی ومحبیه (مواھب ص ۳۳) ان کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے بعض حضرات نے کہا ہے پہلی صدی ہجری کے آخر میں انتقال ہوا جبکہ اسماء الرجال کی کتب میں ۱۱۰ھ اور بعض روایات میں ۱۰۲ھ نقل ہوا ہے۔

(۵۷) ﴿عبداللہ بن عبدالرحمٰنؒ﴾

الدارمی التمیمی ہیں بعض نے سمرقندی بتایا ہے لا الطائفی الثقفی کماوھم بعض الشراح (مواھب ص ۳۳) اور یہ بھی کہا گیا ہے سمرقند کے جید عالم تھے اپنے زمانہ کے امام تھے وھو حافظ کبیر ثقة ثبت (مواھب ص ۳۳) ۲۵۵ھ میں انتقال ہوا۔ وقیل صاحب السنن (جمع ص ۶۶)

(۵۸) ﴿ابراہیم بن المنذر الحزامیؒ﴾

المنذر' الانذار سے اسم فاعل ہے۔ الحزامی' خاندانی نسبت ہے ان کا کوئی جدامجد حزام ہوگا اسی نام سے قبیلہ بنو حزام کی تشکیل ہوئی اور حزامی اسی نسبت کا نام ہے۔

صدوق تکلم فیه احمد بن حنبل لاجل القرآن وروی عنه اصحاب الستة (جمع ۶۶) خرج له البخاری والترمذی وابن ماجة (مناوی ص ۶۶) ھو الامام المحدث الثقة ۲۳۶ھ محرم میں وفات پائی (تذکرہ ص ۴۷۰ ج ۲)

(۵۹) ﴿عبدالعزیز بن ثابت زھریؒ﴾

ان کے والد کا نام عمران بن عبدالعزیز ہے زہری' قبیلہ بنوزھرہ کی طرف نسبت ہے۔ شیخ ابراہیم البیجوریؒ فرماتے ہیں وھو متروک الحدیث لکثرة غلطه فانه حدث من حفظه لاحتراق کتبه فکثر غلطه ولھذا قال الذھبی لایتابع فی الحدیث لکن خرج له المصنف (مواھب ص ۳۳)

(۶۰) ﴿اسماعیل بن ابراہیم الاسدیؒ﴾

ثقہ ہیں ثبت ہیں بخاری نسائی اور ترمذی (شمائل میں) ان سے روایت کرتے ہیں ابـن اخـی موسیٰ بن عقبہ اسماعیل کے لئے صفت ثانی یا بدل یا اس کے لئے عطف بیان ہے ولیس صفة لابراهیم فانه اخو موسیٰ فکیف یوصف بانه ابن اخی موسیٰ (مواہب ص ۳۳) ۱۲۹ھ میں انتقال ہوا۔

(۶۱) ﴿موسیٰ بن عقبہؒ﴾

آل زبیر کے مولیٰ ہیں مدینہ منورہ کے نامور علماء میں شمار ہوتے ہیں کان اماماً فی المغازی روی عنه السفیانان وخرج له الجماعة (المواہب ۳۴) مغازی میں ان کی تصنیف بھی ہے قال احمد بن حنبل علیکم بمغازی موسیٰ بن عقبة بلکہ علامہ ذہبیؒ نے تو واقدی کا یہ قول بھی کہ کان موسیٰ مفتیا فقیها نقل کیا ہے (تذکرۃ ۱۴۸ ج ۱) ۱۴۱ھ میں انتقال ہوا۔

(۶۲) ﴿کریبؒ﴾

یہ مصغر ہے ابن ابو مسلم ہیں المدنی الہاشمی نسبت ہے خـرج لـه الـجـمـاعة ثقة ثبت (مواہب ص ۳۴) ۹۸ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔

(۶۳) ﴿حضرت عبداللہ بن عباسؓ﴾

ابـو الـخـلـفـاء کنیت ہے ولادت ہجرت سے تین سال قبل مکۃ المکرمہ میں ہوئی حضور اقدس ﷺ کے چچازاد بھائی ہیں حضرت عباسؓ آپ ﷺ کے چچا تھے حضرت عبداللہؓ صغار صحابہؓ میں شامل ہیں۔ باپ بیٹا دونوں جلیل القدر صحابی ہیں آپ ﷺ کی وفات کے وقت حضرت عبداللہؓ کی عمر دس (۱۰) سال تھی بعض نے ۱۳ سال بتائی ہے۔ احمدؒ نے ان سے بلاواسطہ اور بالواسطہ ۱۴۰۰ روایات نقل کی ہیں جبکہ بعض روایات ایسی بھی ہیں جو حضرت عبداللہؓ نے خود حضور اقدس ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر نقل کی

ہیں۔ روی الفا وستمائة وستین حدیثا (۴۹) امت میں سب سے بڑے مفسر قرآن ہیں ترجمان القرآن لقب ہے اور حبر امت ہیں اور کیوں نہ ہوتے کہ حضور اقدس ﷺ نے خود اپنی زبان مبارک سے ان کے لئے دعا فرمائی اللھم علمه الکتاب اللھم فقهه فی الدین (بخاری ج ۱ ص ۲۶ و ۵۳۱) شیخ عبدالروف لکھتے ہیں حبر الامة و ترجمان القرآن و ابن عم حبیب الرحمن و ابی الخلفاء عبد اللّٰہ (مناوی ص ۶۷) آپؓ علم و فضل جود و سخا میں معروف تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی خالہ حضرت میمونہؓ امہات المومنین میں شامل تھیں اسلئے آپؓ ہر وقت حضور اقدس ﷺ کے پاس رہتے تھے آپؐ کے طور طریقوں سنتوں اور اعمال کو قریب سے دیکھنے اور سیکھنے کا موقع ملا کچھ عرصہ کوفہ کے گورنر بھی رہے یہ حضرت علیؓ کا دور خلافت تھا مگر یہ منصب راس نہ آیا بالآخر چھوڑ دیا اس کے بعد طائف میں مقیم ہوگئے قبر مبارک بھی طائف میں ہے آپ کے نام سے طائف میں ایک قدیم مسجد بھی ہے آپ کی قبر مبارک اس مسجد کی دیوار کے ساتھ ہے ۸۷ھ یا ۶۸ھ میں انتقال ہوا۔ ابن الحنفیہ نے فرمایا مات ربانی ھذہ الامة و ھو احد الستة المکثرین الروایة و مناقبه اکثر من ان تذکر و ھو احد العبادلة الاربع (مناوی ص ۶۷)

(۶۴) ﴿حاتم بن اسماعیلؒ﴾

حاتم قاتم کے وزن پر ہے ابن اسماعیل سے مراد الحارثی ہیں اخرج حدیثه اصحاب السنن الستة (مواھب ص ۳۴) ۱۸۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۶۵) ﴿جعد بن عبدالرحمنؒ﴾

جعد، سعد کے وزن پر ہے ایک نسخہ میں جعید (بالتصغیر) نقل ہوا ہے جعد سے امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے روایت کی ہے ثقة خرج له الشیخان و ابوداؤد و النسائی (مناوی ص ۶۸)

(۶۶) ﴿سائب بن یزیدؓ﴾

صحابی رسولؐ ہیں۔ ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوئے ۸۰ھ میں انتقال ہوا خورد سال صحابہؓ سے

ہیں حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہؓ سے روایت کرتے ہیں قال النعبی وروایته فی الکتب کلها (مواهب ص ۳۴) مات بالمدینة سنة احدی وتسعین ۹۱ وقیل سنة ست وثمانین ۸۶ (مناوی ص ۶۷)

(۶۷) ﴿سعید بن یعقوب الطالقانیؒ﴾

طالقان ایران کے علاقہ قزوین کا ایک شہر ہے سعید بن یعقوبؒ اسی شہر کے رہنے والے تھے ثقہ ہیں ابوداؤدؒ ترمذی اور نسائی نے ان سے روایت کی ہے قال ابن حبان ربما اخطأ (مناوی ص ۴۷) ۲۴۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۶۸) ﴿ایوب بن جابرؒ﴾

علاقائی نسبت الیمانی ہے بعد میں کوفہ چلے آئے تو الکوفی کہلائے ابوداؤدؒ اور ترمذیؒ نے ان سے تخریج کی ہے یہ سماکؒ، بلالؒ بن المنذر اور خلف سے روایت کرتے ہیں۔ قتیبہ بن سعید اور ابن ابی لیلیٰ ان سے روایت کرتے ہیں قال ابوزرعه ضعیف (مواهب ص ۳۶)

(۶۹) ﴿سماک بن حربؒ﴾

تابعی جلیل (جمع ص ۴۷) ابو المغیرہ کنیت ہے النهلی نسبت ہے اَسّی (۸۰) صحابہ کرامؓ کو پایا وھو ثقة لکن ساء حفظه ولذالک قال ابن المبارک ضعیف الحدیث وکان شعبة یضعفه (مواهب ص ۳۶) ۱۲۳ھ میں انتقال ہوا

(۷۰) ﴿ابو مصعب المدنیؒ﴾

نام مطرف بن عبدالله الهذالی ہے بعض نے احمد بن ابی بکر الزهری بتایا ہے المدنی، مدینة الرسول کی طرف نسبت ہے بعض نسخوں میں المدینی آیا ہے جو مدائن کی طرف نسبت ہے جو بغداد کا ایک شہر ہے مگر ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں وفی الصحاح النسبة لطیبة مدنی ولمدینة المنصور یعنی بغداد مدینی فالمدینی هنا لا یصح لانه من طیبة (جمع ص ۴۷) بعض نے مدینی اور مدنی کا یہ فرق کیا ہے کہ المدینی من اقام بطیبة والمدنی من اقام بها ثم فارقها ابومصعب کنیت ہے۔ ابن معین نے

انہیں ثقہ کہا ہے من کبار الفقهاء (مناوی ص ۴۳) ابوداؤد ترمذی اور نسائی نے ان سے روایت کی ہے شمائل ترمذی میں ان سے صرف یہی ایک روایت منقول ہے ولیس له فی هذا الکتاب سوی هذا الحدیث (۴۳) ۲۲۰ھ میں ۸۳ سال کی عمر میں وفات پائی

(۷۱) ﴿یوسف بن الماجشونؒ﴾

نام یوسف بن یعقوب بن ابی سلمة بن الماجشون ہے رخساروں میں سرخی کی وجہ سے ماجشون کہلائے وہ عظیم المرتبت امام تھے امام مالکؒ کے پیروکار تھے ماجشون لفظِ فارسی ماہ گون سے معرب ہے جس کا معنی چاند کے مانند کے ہیں۔

بعض نے مے گون سے معرب لیا ہے یعنی شراب کی مانند سرخ اور خوبصورت ہے وانما قیل له الماجشون لحمرة خدیه وهذه لغة لعل المدینة (جمع ص ۴۳) آپؒ اپنے والد زہری مقبری سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام احمدؒ روایت کرتے ہیں جبکہ شیخین ترمذی نسائی اور ابن ماجہ نے ان سے تخریج کی ہے۔ ثقہ ہیں ۲۸۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۷۲) ﴿عن ابیه﴾

مراد یعقوب بن ابی سلمة بن الماجشون ہے ابن حبان نے ان کی توثیق کی ہے یہ حضرات صحابہ کرامؓ سے بطریق ارسال روایت نقل کرتے ہیں روی عن الصحابة مرسلاً (مواهب ص ۳۶) اور اعرج سے بھی روایت نقل کرتے ہیں۔ جبکہ ان کے دو بیٹے خود اپنے والد سے نقل کرتے ہیں امام مسلمؒ نے ان سے تخریج کی ہے ۱۲۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۷۳) ﴿عاصم بن عمر بن قتادہؒ﴾

المدنی الاوسی الانصاری الظفری ہیں ذہبی کا قول ہے کہ ثقہ ہیں وکان کثیر الحدیث علامة بالمغازی خرج له الجماعة (مناوی ص ۴۳) اخرج حدیثه الائمة الستة (جمع ص ۴۳) ۱۲۰ھ میں فوت ہوئے۔

(۷۴) ﴿حضرت رمیثہؓ﴾

حذیفہ کے وزن پر ہے یہ عمرو بن ھشام کی بیٹی ہے والدۃ القعقاع صحابیۃ صغیرۃ خرج لھا النسائی والمصنف (مناوی ص ۷۳) لھاحدیثان احدھما ھذا وثانیھما فی صلاۃ الضحیٰ رویتہ عن عائشۃ (مواھب ص ۳۷)

(۷۵) ﴿ابو عاصم﴾

ان کا نام ضحاک ہے النبیل لقب ہے ابو عاصم کنیت ہے البصری نسبت ہے امام بخاری کے شیوخ سے ہیں۔ الحافظ شیخ البخاری لقب بالنبیل لان الفیل قدم البصرۃ فذھب الناس ینظرونہ فقال ابن جریج مالک لا تلعب قال لا آخذ عنک عوضاً فقال انت نبیل اولکبر انفہ اولقبہ بہ المھدی ثقۃ من التاسعۃ (مناوی ص ۷٦)

اکابر محدثین میں سے ہیں صاحب مناقب وفضائل ہیں صحاح ستہ کی تمام کتابوں میں ان کی روایات موجود ہیں ۲۱۲ھ میں انتقال ہوا۔

(۷٦) ﴿عزرۃ بن ثابت بن ابی زید الانصاریؓ﴾

البصری ہیں اصحاب صحاح ستہ ان سے تخریج کرتے ہیں ثقہ ہیں خرج لہ الستۃ (مناوی ۷٦) قال ابن معین وابوداؤد والنسائی ثقۃ (تھذیب التھذیب ص ۱۷۳ ج ۷) ۲۱۴ھ یا ۲۱۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۷۷) ﴿علباء ابن احمر الیشکریؒ﴾

البصری ہیں عکرمہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں ان سے ابن واقد وغیرہ نے روایت کی ہے۔ وھو ثقۃ صدوق خرج لہ المصنف ومسلم والنسائی وابن ماجۃ (مواھب ۳۸)

ابن حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے عن احمد بن حنبل لاباس بہ لا اعلمہ الا خیراً (تھذیب التھذیب ص ۲۴۲ ج ۷)

(۷۸) ﴿عمر ابن اخطب الانصاریؓ﴾

ابوزید کنیت ہے الانصاری البدری الحضرمی ہیں جلیل القدر صحابی ہیں امام مسلم اور حضرات اربعہ نے ان سے تخریج کی ہے صحابی جلیل من الاربعة اللذین جمعوا القرآن فی زمنه صلی الله علیه وسلم (جمع ص ۷۶)

(۷۹) ﴿ابو عمار الحسینؒ﴾

حریث الخزاعی باپ کا نام ہے قبیلہ بنو خزاعہ سے تعلق ہے سفیان بن عیینہؒ فضیل بن عیاضؒ اور وکیعؒ وغیرہ ان سے تخریج کرتے ہیں ثقہ ہیں امام مسلم اور امام بخاری نے بھی ان سے روایات اخذ کی ہیں ۔شیخ ابراہیم الباجوریؒ لکھتے ہیں کہ امام ابن خزیمہؒ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو خواب میں سبز رنگ میں ملبوس حضور اقدس ﷺ کے منبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا آپ قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کررہے تھے ام یحسبون انا لا نسمع سرهم ونجواهم کیا وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کی پوشیدہ اور مخفی سرگرمیوں کو نہیں جانتے ادھر آپ کی قبر مبارک سے حقاً حقاً کی آوازیں آرہی تھیں (مواہب ۳۹) اس خواب سے ابو عمار الحسینؒ کی فضیلت ظاہر ہے تاہم شرعاً خواب کسی چیز کی قطعی دلیل نہیں ہوتا ۲۴۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۸۰) ﴿علی بن حسین بن واقدؒ﴾

راوی صدوق ہیں مگر ان پر ارجاء کا الزام لگایا گیا ہے ابو حاتمؒ نے انہیں ضعیف کہا ہے امام نسائی فرماتے ہیں لاباس به امام عبداللہ بن مبارک سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن راھویہؒ نے روایت کی ہے امام بخاریؒ نے کتاب الادب میں اور ائمہ اربعہؒ نے اپنی اپنی سنن میں ان سے تخریج کی ہے ۲۱۱ھ میں انتقال ہوا۔

(۸۱) ﴿حدثنی ابیؒ﴾

مراد حسین بن واقدؒ ہیں جو عکرمہؒ اور ثابت البنانیؒ سے روایت کرتے ہیں ان سے ابوشقیقؒ اور

دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے امام مسلمؒ ان سے تخریج کرتے ہیں ابن معینؒ نے انہیں ثقہ کہا ہے ولم یر تضہ احمد وقال لہ منا کیر (مناوی ۷۸) ۱۵۷ھ میں وفات پائی۔

(۸۲) ﴿عبداللہ بن بریدۃ﴾

ثقات تابعین سے ہیں من ثقات التابعین (مناوی ۷۸) محدثین کی ایک جماعت ان سے تخریج کرتی ہے وثقہ ابوحاتم وغیرہ وخرج لہ الجماعۃ (مواھب ۳۹) اخرج حدیثہ الائمۃ الستۃ فی سننھم (جمع ۷۸) قال ابن حبان ولد عبداللہ سنۃ ۱۱۵ ھ وھو واخوہ سلیمان توامان (تھذیب التھذیب ص۱۳۸ ج۵)

(۸۳) ﴿حضرت بریدہؓ﴾

حضرت بریدہؓ حضور اقدس ﷺ کے جلیل القدر صحابی ہیں وھو صحابی اسلم قبل بدر ولم یشھدھا (مواھب ۳۹) سکن المدینۃ ثم البصرۃ ثم مرو وتوفی بھا (جمع ۷۸) شھد خیبر وفتح مکۃ واستعملہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی صدقات قومہ روی عنہ ابنان عبداللہ وسلیمان وعبداللہ بن اوس الخزاعی (تھذیب التھذیب ص ۳۷۸ ج ۱) ۶۲ھ یا ۶۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۸۴) ﴿بشر بن الوضاحؒ﴾

بشرؒ محدق کے وزن پر ہے ابوالھیثم کنیت ہے البصری نسبت ہے صدوق تھے ابن حبانؒ نے انہیں ثقہ کہا ہے خرج لہ فی الشمائل روی عن ابی عقیل وغیرہ اور ان سے بندار وغیرہ نے روایت لی ہے (مواہب ۴۳) علامہ ابن حجرؒ نے فرمایا وروی عنہ البخاری فی التاریخ . قال عبدالعزیز بن معاویۃ کان من خیار الناس مات سنۃ ۲۲۶ھ (تھذیب ص ۳۰۵ ج ۱)

(۸۵) ﴿ابو عقیلؒ﴾

الدَّوْرقی نسبت ہے دورق (بفتحۃ الدال وسکون الواو) فارس میں ایک شہر کا نام ہے ان کا نام بشیر تھا عقبہ والد کا نام ہے ثقۃ خرج لہ الشیخان والمصنف ابوالمتوکل اور معبدی سے روایت کرتے

ہیں ان سے بہز نے روایت کی ہے (مواھب ۴۳) تاہم مواہب کے حاشیہ میں مصحح نے لکھا ہے معروف بہز (زا کے ساتھ) ہے بہر نہیں ہے۔ بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدۃ القشیری ۱۰۸ھ یا ۱۰۹ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۸۵)

(۸۶) ﴿ابونضرۃ﴾

اجلہ تابعین سے ہیں نام منذر بن مالک ہے قبیلہ عوف کی طرف نسبت کی وجہ سے عوفی کہلاتے ہیں بعض نے کہا عوفہ کوفہ میں ایک محلہ ہے اسی کی طرف منسوب ہیں خرج لہ الجماعۃ (مواھب ۴۳) روی عنہ الستۃ (جمع ۸۵) ۱۰۸ھ یا ۱۰۹ھ میں وفات پائی (مناوی ۸۵)

(۸۷) ﴿حضرت ابوسعید الخدری﴾

نام سعد بن مالک بن سنان ہے انصاری ہیں بنی خدرۃ کی طرف نسبت کی وجہ سے الخدری کہلاتے ہیں اخرج حدیثہ ارباب الصحاح الستۃ (جمع ۸۶)

حضور اقدس ﷺ کے دست مبارک پر اس بات پر بیعت کی تھی کہ دین اسلام کے راستہ میں کسی بھی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہیں کروں گا۔ بایع المصطفیٰ علی ان لا تاخذہ فی اللہ لومۃ لائم (مناوی ۸۶) ولابیہ صحبۃ وشھد مابعد احد (جمع ۸۶) ومات سنۃ اربع وستین وخرج لہ الجماعۃ (مناوی ۸۶) ویروی ان ابا سعید کان من اھل الصفۃ صحیحین میں (۴۳) احادیث آپ سے منقول ہیں اور صرف امام بخاریؒ نے (۱۶) اور امام مسلمؒ نے (۵۲) احادیث روایت کی ہیں (تذکرۃ الحفاظ ص۴۴ ج۱)

(۸۸) ﴿ابوالاشعث احمد بن مقدامؒ﴾

ان کا تعلق قبیلہ بنی عجل کے ساتھ ہے اس لئے العجلی کہلاتے ہیں البصری نسبت ہے ابوالاشعث کنیت ہے وفی روایۃ ابوالشعثاء (مناوی ۸۶) صدوق ہیں امام بخاریؒ اور امام نسائیؒ ان سے روایت کرتے ہیں قال ابن خزیمۃ کان کیساً صاحب حدیث (تھذیب ص ۷۱ ج ۱) ۲۵۳ھ

میں انتقال ہوا۔

(۸۹) ﴿حماد بن زیدؒ﴾

ابواسمٰعیل کنیت ہے بہت متقی اور ثقه امام تھے صحاح نے ان سے تخریج کی ہے اخرج حدیثه فی الصحاح (جمع ۸۶) ابن معینؒ کا قول ہے لیس احد اتقن منه وقال ابن یحیٰ مارایت احدا احفظ منه (جمع ۸۷)

قال ابن مهدی مارایت بالبصرة افقه منه ولا اعلم بالسنة منه (مناوی ۸۶) ۹۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ھ میں انتقال ہوا۔ (تهذیب ص ۱۰ ج ۳)

(۹۰) ﴿عاصم الاحولؒ﴾

احول' ناقص العین کو کہتے ہیں یہ لفظ تعارف کیلئے ہے تحقیر کے لئے نہیں عاصم کے والد ابوعبدالرحمٰن سلیمان البصری ہیں ثقه راوی ہیں ابن قطان کے سوا کسی نے بھی ان کے بارے میں کوئی بات نہیں کی ہے اوران کی بات کرنے کی وجہ بھی یہ ہے کہ عاصم حکمران جماعت میں شریک ہوگئے تھے کہ مدائن کے قاضی بن گئے تھے لم یتکلم فیه الاابن القطان (جمع ۸۷)

صحاح میں ائمہ ستہ نے ان سے تخریج کی ہے ثقة خرج له الستة (مواهب ۴۳) وقال سفیان حافظ البصرة اربعة فذکره منهم (مناوی ۸۷) قال احمد شیخ ثقة من حفاظ الحدیث (تهذیب ص ۳۹ ج ۵) ۱۴۱ھ یا ۱۴۲ھ میں انتقال ہوا۔

(۹۱) ﴿عبداللہ بن سرجسؓ﴾

صحابی رسول ہیں بعض نے مزنی اور بعض نے المخزومی نسبت بتائی ہے بصرہ میں سکونت پذیر تھے اخرج حدیثه الائمة الستة (جمع ۸۷) روی عن النبی ﷺ وابی هریرةؓ وعنه عاصم الاحول وقتادة وغیرهم (تهذیب ص ۲۰۳ ج ۵)

(۹۲) ﴿اسماعیل بن ابراہیم﴾

ثقہ راوی ہیں۔

(۹۳) ﴿عبدالرحمٰن﴾

باپ کا نام ابوالزناد اور اصل نام عبداللہ بن ذکوان ہے المدنی ہیں قریش کے مولیٰ ہیں صــــدوق ہیں وثقہ مـالک (مواھب ۳۵) امام بخاریؒ نے تعلیق میں اصحاح اربعہ اور مسلم نے اپنی صحیح میں تخریج کی ہے صـدوق اخـرج حديثه البخاری فی التعليق ومسلم والاربعة فی صحاحهم تغير حفظه لما قدم بغداد (جمع ۹۱) جب بغداد تشریف لائے تو علمی مقام ملا احد العلماء الكبار كان يفتی ببغداد (مواھب ۳۵) اور حافظہ کمزور ہوگیا تھا ۱۷۴ھ میں بغداد میں انتقال ہوا۔

(۹۴) ﴿ھشام بن عروہؓ﴾

ان سے خلق کثیر نے روایت کی ہے ائمہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ كان حجة اماما وهو احد الاعلام (مواھب ۳۵) قـال ابـوحـاتـم ثقة امام فی الحديث(تهذيب ۳۵ ج ۱۱)قال هشام مسح ابن عمر برأسی ودعالی قال ابن سعد كان هشام ثقة ثبتا كثير الحديث حجة (تذكرة الحفاظ ص ۱۴۴ ج ۱)۱۴۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۹۵) ﴿عن ابیہؓ﴾

یعنی عروۃ بن زبیر بن العوامؓ جلیل القدر تابعی عالم فقیہ عابد ثقہ اور صائم الدھر تھے كان رجلاً صالحاً لـم يـدخـل فـی شـئ من الفتن (تهذيب ص ۱۶۴ ج ۷)ولد في آخر خلافة عمرؓ مات سنة اربع وتسعين (تذكرة الحفاظ ص ۶۲ ج ۱) وهو احدفقهاء المدينة السبعة المذكورين في قوله

الا كل من لم يقتدى بائمة	فقسمته ضيزى عن الحق خارجه
فخذهم عبيدالله عروة قاسم	سعيد ابوبكر سليمان خارجه

عروہ کا سن وفات ۹۳ھ یا ۹۴ یا ۹۵ھ بتایا جاتا ہے كان ثقة فقيهاً عالماً ثبتاً ماموناًيصوم الدهر (مناوی ۹۱)

حضرت عروہؒ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی بڑی بہن حضرت اسماءؓ کے فرزند تھے ام المومنین سے اکثر روایات بیان کرنے والے عروۃ ہی ہیں۔

(۹۶) ﴿ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ﴾

سیدہ عائشہ صدیقہؓ، صدیقہ بنت الصدیق ہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی اور حضور اقدس ﷺ کی سب سے کم عمر زوجة ہیں بڑی فقیهة فصيحة العارفة بليغة عالمة محدثة تھیں ایام العرب میں انہیں مہارت حاصل تھی روایت حدیث میں المكثرة تھیں۔ المراة فی القرآن المبشرة بالجنة (اتحافات ۶۵) ان کو نو (۹) سال تک حضور اقدس ﷺ کی زوجیت ورفاقت اور صحبت کا شرف حاصل رہا امہات المومنین میں صرف سیدہ عائشہؓ ہی کو یہ شرف اور فضیلت حاصل ہے کہ ان کا نکاح دوشیزگی کی حالت میں ہوا باقی تمام ازواج مطہرات بیوہ یا مطلقہ تھیں آپ سے ۲۲۱۰ احادیث مروی ہیں صرف بخاری میں آپ سے ۲۴۲ احادیث مروی ہیں۔ وكناها رسول الله ﷺ بام عبدالله وهو ابن اختها اسماء (اتحافات ۶۵)

سیدہ عائشہؓ کے ذریعہ حضرات صحابہ کرامؓ کے بہت سے مسائل حل ہوتے تھے جب اکابر صحابہؓ بھی کسی مسئلہ میں پریشان ہوجاتے تھے تو سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے پاس آ کر مسئلہ دریافت کرلیا کرتے تھے دین کا ایک بہت بڑا حصہ سیدہ عائشہؓ کے ذریعہ سے پھیلا۔ كان فقهاء اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يرجعون اليها (تذكرة الحفاظ ص ۲۷ ج ۱) وقال عروة ما رائيت احداً من الناس اعلم بالقرآن ولا بفريضة ولا بحلال وحرام ولا بشعر ولا بحديث العرب ولا النسب من عائشة رضى الله عنها (تذكرة الحفاظ ص ۲۸ ج ۱)

حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ ۵۶، ۵۷ یا ۵۸ ہجری میں انتقال ہوا۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارتحال ہوا تو سیدہ عائشہؓ کی عمر اٹھارہ (۱۸) برس تھی ان تشرفت بصحبته تسع سنين وقيل ثماني سنين وخمسة اشهر رضى الله عنها (اتحافات ۶۵)

(۹۷) ﴿احمد بن منیعؒ﴾

ابوجعفر کنیت اور البغوی نسبت ہے حافظ ہیں ثقة ہیں اور صاحب مسند ہیں اصحاب ستہ نے ان سے تخریج کی ہے ثقة حافظ روی عنه اصحاب الصحاح (جمع ۹۳) اور محدثین کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے خرج له الستة وروى عنه الجماعة (مواهب ۲۰۶) ذكرانه اقام يختم القرآن اربعين سنة في كل ثلاث ومات سنة اربع واربعين ومائتين (مناوی ۹۳)

(۹۸) ﴿ابوقطنؒ﴾

نام عمرو بن الھیثم ہے البصری نسبت ہے صدوق ثقة اخرج حديثه الائمة الستة (جمع ۹۳) روى عن شعبة ومالک وابوحنيفة وعنه احمد ويحيٰ بن معين قال ابن المديني ثقة من الطبقة الرابعة . ابن حبان نے آپؒ کو ثقات میں ذکر کیا ہے ۱۹۸ھ میں انتقال ہوا (تهذيب ص ۱۰۱ ج ۸)

(۹۹) ﴿وہب بن جریرؒ﴾

الازدی البصری ہیں ابن معین اور العجلی نے کہا ہے کہ ثقہ ہیں نسائی فرماتے ہیں لاباس به تكلم فيه عفان یہ ہشام بن حسان اور ابن عوف سے روایت کرتے ہیں اور احمدؒ ان سے روایت کرتے ہیں اصحاب ستہ نے ان سے تخریج کی ہے رجب ۲۰۶ھ میں سفرِ حج سے واپس آ رہے تھے تو دمشق میں شہید ہوئے اور بصرہ میں دفن ہوئے قتل على مرحلة من دمشق راجعاً من الحج فحمل ودفن بالبصرة (مناوی ۹۳)

(۱۰۰) ﴿حدثنی ابی﴾

جن کا نام جریر اور کنیت ابوالنضر ہے احد الائمة الكبار الثقات بعض نے انہیں صغار تابعین میں شمار کیا ہے آخر عمر میں اختلاط ہو جاتا تھا تب اولاد نے انہیں روایت کرنے سے منع کر دیا فلم يسمع منه احد بعد الاختلاط (مناوی ۹۴) امام بخاریؒ فرماتے ہیں ربما يهم قال غيره في حديثه عن قتادة ضعف خرج له الستة مات سنة سبعين ومائتين (مناوی ۹۴)

(۱۰۱) ﴿حضرت قتادہؒ﴾

جلیل القدر تابعی ہیں والد کا نام دِعامہ ہے ابوالخطاب کنیت ہے البصری ہیں ثقہ ہیں ۶۰ھ میں مادر زاد نابینا پیدا ہوئے۔ قد اتفقوا علی انہ احفظ اصحاب الحسن البصری (جمع ۹۴) ابن المدینی سے روایت ہے کہ حضرت قتادہؒ کے دروازہ پر کسی سائل نے آواز دی اور لوٹ گیا اسی دوران حضرت قتادہؒ کے گھر سے ایک پیالہ چوری ہوگیا اس واقعہ کے دس سال بعد حضرت قتادہؒ کو حج کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اسی سفر میں ایک اعرابی نے ان کے قافلہ یا قیامگاہ کے قریب سوال کیا حضرت قتادہؒ نے اس کی آواز سنی تو اول وھلہ میں فرمایا صاحب القدح ھذا یعنی دس سال قبل پیالے چرانے والے صاحب یہی سائل ہیں اسے پکڑا گیا اور پوچھا گیا تو اس نے اپنے جرم کا اقرار کرلیا وقد اخرج حدیثہ الائمۃ کلھم (جمع ۹۴) وقال الکشاف لم یکن فی ھذہ الامۃ اکمہ ممسوح غیرہ اجمعوا علی علمہ وزھدہ (مناوی ۹۴) ۱۱۷ھ میں انتقال ہوا۔

یہاں پر اپنے شیخ ومربی، امیر المؤمنین فی الحدیث محدث کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے مبارک الفاظ میں تصنیف کی خیر وبرکت کے لئے ان کا تذکرہ نقل کیا جارہا ہے حضرت شیخ الحدیثؒ کا تو اپنا انداز تھا اور ان کی تو بات ہی کچھ اور تھی۔

حضرت قتادہؒ تابعین سے ہیں مادرزاد نابینا تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت بڑے حافظہ سے نوازا تھا ایک روز کسی نے حضرت قتادہؒ کے سامنے حضرت جابرؓ کا صحیفہ پڑھا تو قتادہ نے ان سے کہا کہ مجھ سے سورہ بقرہ بھی سن لو اور جابر کا صحیفہ بھی یعنی جس طرح سورہ بقرہ یاد ہے اسی طرح میں نے حضرت جابرؓ کا صحیفہ بھی یاد کرلیا ہے قتادہؒ حضرت حسن بصریؒ کے اجلہ تلامذہ میں سے ہیں ایک روز حضرت سعید بن المسیبؒ کی درسگاہ میں جا شریک ہوئے چونکہ سوالات زیادہ کیا کرتے تھے اسلئے تیسرے روز حضرت سعید بن المسیبؒ نے دریافت فرمایا اے نابینا! آپ سوالات تو زیادہ کرتے ہیں سبق بھی کچھ سمجھ لیتے ہو یا نہیں۔ حضرت قتادہؒ نے عرض کیا کہ تین دن کے سارے اسباق واحادیث آپ مجھ سے سن لیجئے سب یاد ہیں جب سنانا شروع کیا تو فرماتے ہیں فلاں حدیث آپ نے یوں بیان فرمائی اور یوں

استنباط کیا حسن بصریؒ نے یوں بیان فرمائی اور یوں استنباط کیا۔ میں یہ کہتا ہوں اور یوں استنباط کرتا ہوں ہر حدیث میں تینوں آراء کا اظہار کرتے رہے۔

سعید بن المسیب نے جب یہ منظر دیکھا تو فرمایا ما رأیت مثلک قط اور پھر فرمایا اخرج عنی یا اعمیٰ فقد ارفقت علمی۔ (حقائق السنن ۱۴۸)

(۱۰۲) ﴿محمد بن یحییٰ بن ابی عمرؒ﴾

صدوق ہیں اصل میں عدنی ہیں ضعیف السند (جمع ۹۴) کان امام زمانہ (مناوی ۹۴) ابوحاتم کہتے ہیں کان فیہ غفلۃ (جمع ۹۴) امام مسلم نے اپنی صحیح میں ان سے اکثر روایتیں لی ہیں واخرج الترمذی والنسائی وابن ماجۃ حدیثہ (جمع ۹۴) شمائل میں جہاں کہیں بھی ابن ابی عمر کا نام آتا ہے مراد محمد بن یحییٰ ہوتے ہیں۔ ۲۵۸ھ میں وفات پائی۔

(۱۰۳) ﴿سفیان بن عیینہؒ﴾

ابو محمد بن ابی عمران کنیت ہے الھلالی الکوفی ہیں اعور تھے احد الاعلام الکبار (مناوی ۹۴) ثقۃ ثبت عالم زاہد عابد تھے۔ کوفی سکن مکہ قال الشافعی لولا مالک وسفیان لذھب علم الحجاز وسمع من سبعین من التابعین (مناوی ۹۴) روی سفیان الثوری عن القطان عن ابن عیینۃ وھذا الطریق من روایۃ الاکابر عن الاصاغر بواسطۃ خرج لہ الجماعۃ (مناوی ۹۴) ۱۹۸ھ میں انتقال ہوا

(۱۰۴) ﴿ابن ابی نجیحؒ﴾

نام عبداللہ ہے روی حدیثہ الترمذی وغیرہ ولم یترجم لہ احد (جمع ۹۴) آپ طاؤس اور مجاہد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے شعبہ ابن علیہ اور عطاء نے روایت کی ہے وثقہ احمد (مناوی ۹۴) ۱۳۱ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۰۵) ﴿مجاہدؒ﴾

والد کا نام جبر یا جبیر تھا مخزومی ہیں علم اور فقہ کے امام ہیں احد الاثبات الاعلام اجمعوا علی امامتہ

وقدر آی ھاروت وماروت ' حالت سجدہ میں مکۃ المکرمہ ۱۰۳ھ میں انتقال ہوا خرج لہ الستۃ (مناوی ۹۴) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے جلیل القدر شاگرد اور تلمیذ رشید تھے یہ بھی مشہور ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے تیس مرتبہ قرآن شریف کی تفسیر پڑھی تھی ۔روی عن علی وسعد بن وقاص والعباد لۃ الاربعۃ وغیرہ اور اس سے ایوب سختیانی ' عطاء اور عکرمہ روایت کرتے ہیں ۔قال ابن معین وابوزرعۃ ثقۃ (تھذیب ص ۳۹ ج ۱۰)

(۱۰۶) ﴿ام ھانیؓ﴾

نام فاختہ یا عاتکہ یا ھند تھا ابو طالب کی بیٹی ہیں حضرت علیؓ کی بڑی ہمشیرہ ہیں اور قدیم الاسلام ہیں فتح مکہ کے وقت ایمان لائیں حضور اقدس ﷺ اکثر ان کے ہاں آیا جایا کرتے تھے اور یہ سعادت بھی ام ھانی کو حاصل ہے کہ آپؐ ان کے گھر میں استراحت فرما تھے کہ معراج ہوگئی ۔ام ھانی مہاجرہ نہیں ہیں ہجرت کے بعد بھی مکہ میں مقیم رہیں حضور اقدس ﷺ کا ان سے نکاح کرنے کا ارادہ بھی ہوا مگر اللہ تعالی نے منع فرمادیا کہ آپؐ ان خالہ زاد ماموں زاد اور چچازاد عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں جنہوں نے آپؐ کے ساتھ ہجرت کی ہے۔

وخطبھا صلی اللہ علیہ وسلم فاعتذرت فاعذرھا(مواھب ۴۷) ان سے ۴۶ احادیث منقول ہیں روایاتھا عن رسول اللہ ﷺ ستۃ واربعون حدیثا (جمع ۹۴) وھی التی قال المصطفیٰ یوم الفتح قد اجرنا من اجرت یا ام ھانی روی عنھا ابنھا جعدۃ وعروۃ وطائفۃ ماتت فی خلافۃ معاویۃ (مناوی ص ۹۵)

(۱۰۷) ﴿سوید بن نصرؒ﴾

نصر نون کے فتح کے ساتھ' قال العسقلانی فی المقدمۃ ھذہ الکلمۃ اذانکرت کانت بالصاد المھملۃ واذا عرفت کانت بالضاد المعجمۃ ودو ثقۃ اخرج حدیثہ الترمذی والنسائی (جمع ۹۵) روی عن ابن المبارک وابن عیینۃ خرج لہ المصنف والنسائی مات سنۃ اربعین ومائتین ۔

(مناوی ۹۵)

(۱۰۸) ﴿عبداللہ بن مبارکؒ﴾

بہت بڑے محدث فقیہ اور امام ہیں ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے ایک غزوہ سے واپسی پر ۱۸۱ھ میں انتقال ہوا۔ بہت بڑے عابد زاہد جواد حافظ الحدیث اور ثقہ امام تھے۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے شاگرد رشید اور امام بخاریؒ کے استاذ ہیں۔ شیخ ابراہیم البیجوریؒ فرماتے ہیں وھو احد الائمة الاعلام اخذ عن اربعة الاف شیخ جمع علما عظیما من فقه وادب وتصوف و نحو وزهد ولغة وشعر ثقة ثبت خرج له الستة (مواھب ۴۷) احقر مؤلف نے ایک اردو رسالہ بھی لکھا ہے، امام عبداللہ بن مبارکؒ کے حیرت انگیز واقعات، کے نام سے شائقین اسے دیکھیں سوانح پڑھ کر دل کی دنیا بدل جاتی ہے۔

(۱۰۹) ﴿معمرؒ﴾

باپ کا نام راشد ہے البصری ہیں نزیل یمن ہیں اخرج حدیثه الائمة غیر تابعی ہونے کے باوجود آپ سے چار تابعین بھی روایت کرتے ہیں وھو احد الاعلام الثقات خرج له الستة (مناوی ۹۵) قال عبدالرزاق كتبت عن معمر عشرة الاف حدیث وعن ابن جریج قال علیکم بمعمر فانه لم یبق فی زمانه اعلم منه (تذکرة الحفاظ ص ۱۹۰ ج ۱) ۱۵۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۱۰) ﴿ثابتؒ﴾

البنانی سے معروف ہیں نسبة الی القبیلة ابومحمد کنیت ہے البصری ہیں ثقة بلا مدافعة جلیل القدر عابد العصر قال احمدؒ ثابت اثبت من قتادة وقال الذهبی ثابت کان اسمه صحب انس بن مالک اربعین سنة (مناوی ۹۵) ۱۲۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۱۱) ﴿یونس بن یزیدؒ﴾

ای ابن ابی النجارد (مواھب ۴۸) ایلی ہیں اخرج حدیثه الائمة (جمع ۹۶) عن ابن المبارک انی اذا نظرت فی حدیث معمر ویونس یعجبنی کانهما خرجامن مشکوة واحد (تهذیب ص ۴۹۵ ج ۱۱) وثقه النسائی وضعفه ابن سعد وتناقض احمد فیه مات سنة اربع اوتسع

وخمسين اوستين ومائة (مناوی ۹۶)

(۱۱۲) ﴿عبید اللہؒ﴾

والد کا نام عبد اللہ ہے ان کے والد بھی اکابر علماء میں شمار ہوتے تھے جلیل القدر تابعین سے تھے کان عبدالله من اعيان الراسخين (مواهب ۳۵) اوران کا دادا عتبہ بھی حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا بھائی تھا تابعی كبير وجده عتبه اخو عبدالله بن مسعود (جمع ۹۲) خود عبید اللہ بھی عظیم فقیہ تھے وهو فقيه ثبت احد الفقهاء، ومن تلامذته عمر بن عبدالعزيز خرج له الستة (مواهب ۳۵) مات سنة ثمان اوتسع وتسعين خرج له الستة (مناوی ۹۲)

(۱۱۳) ﴿عبد الرحمٰن بن مہدیؒ﴾

۱۳۵ھ میں پیدا ہوئے ثقة ثبت عدل حافظ عارف بالرجال (جمع ۹۸) احد اعلام الحفاظ الثقات اهل المناقب العلية، خرج له الستة، مات بالبصرة سنة ثمان وتسعين ومائة (مناوی ۹۸)

(۱۱۴) ﴿ابراھیم بن نافع المکیؒ﴾

مخزومی ہیں ثقة حافظ روى عنه الائمة الستة قال ابن مهدى كان اوثق شيخ بمكة. ابن حبانؒ نے اس کا تذکرہ ثقات میں کیا ہے (تهذيب ص ۱۵۲ ج ۱)

(۱۱۵) ﴿اسحٰق بن موسیٰؒ﴾

الانصاری ہیں ابن عیینہ، اشجعی، ابن وہب اور العنبری وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اوران سے ابن بکیر، مسلم، مصنف اور نسائی روایت کرتے ہیں صدوق ہیں۔

صدوق ثقة متقن من العاشرة (مناوی ۱۰۰) قال الخطيب ورد بغداد وحدث بها وكان ثقة ابن حبانؒ نے بھی آپؒ کو ثقات میں شمار کیا۔ قال البغوى مات ۲۴۴ھ بحمص (تهذيب ص ۲۲۰ ج ۱)

(۱۱۶) ﴿معن بن عیسیٰ﴾

ثقة ثبت اخرج حديثه الستة الا ابن ماجة (جمع ۱۰۰) احد ائمة الحديث كان يوسّد عَتَبَةَ الامام مالک فلا يتلفظ بشئي الا كتبه قال ابن المديني اخرج الينا معن اربعين الف مسئلة سمعها من مالک، روى عن مالک وابن ابي ذئب ومعاوية بن صالح (مواهب ۳۹) قال ابو حاتم اثبت اصحاب مالک واتقنهم وكان ثقة كثير الحديث ثبتا مامونا. رضي الشافعي بروايته مات بالمدينة في شوال سنة ثمان وتسعين ومائة (تهذيب ص ۲۵۲ ج ۱۰)

(۱۱۷) ﴿یوسف بن عیسیٰ﴾

کنیت ابو یعقوب ہے وهو ثقة فاضل من العاشرة اخرج له الشيخان وابو داؤد والمصنف والنسائي (مناوی ۱۰۱) روى عن الفضل بن موسىٰ ووكيع وابن عيينة وعنه البخاري ومسلم والترمذي والنسائي ذكره ابن حبان في الثقات (تهذيب ص ۳۶۹ ج ۱۰) ۲۴۹ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۱۸) ﴿ربیع بن صبیح﴾

السعدی البصری ہیں صدوق سیئ الحفظ اخرج حديثه البخاري في تاريخه والترمذي وابن ماجة (جمع ۱۰۱) القطان انہیں پسند نہیں کرتے تھے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں لا باس به ابن معینؒ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے شعبہؒ نے کہا کہ وہ تو سادات المسلمین سے تھے وقال عفان احاديثه مقلوبة روى عن الحسن وعطاء وعنه ابن مهدي اخرج له البخاري في تاريخه. والمصنف وابن ماجة مات سنة ستين وقيل سبعين ومائة وهو اول من صنف الكتب بالبصرة (مناوی ۱۰۱) وقال الجزري الربيع بن صبيح كان عابداً لكنه ضعيف في الحديث وقال ابن حبان كان عابداً ولم يكن الحديث من صناعته فوقع في حديثه المناكير قيل ومن مناكيره في هذا الحديث كان ثوبه ثوب زيات لكن قال القاري والمناوي له شواهد وذكر شواهده بعدة طرق (عربي حاشيه خصائل) قال ابو زرعة شيخ صالح صدوق وقال ابن عدي له احاديث صالحة مستقيمة ولم ار له حديثا منكراً جدا و ارجو

انه لا باس به ولا بروايته (تهذيب ص ۱۴۳ ج ۳)

﴿یزید بن ابانؒ﴾ (۱۱۹)

ابان سحاب کے وزن پر ہے اکثر محدثین اور نحاۃ نے غیر منصرف قرار دیا ہے جبکہ بعض اسے منصرف قرار دیتے ہیں اور اس میں اس حد تک مبالغہ کر گئے کہ بقول ان کے من لم یصرف ابان فهو اتان (مناوی ۱۰۱) الرقاشی نسبت ہے وهي نسبة لبنتِ قيس بن ثعلبة نسب اليها او لاولادها (مناوی ۱۰۱) حماد بن سلمہ روایت کرتے ہیں کہ وہ عابد و زاہد تھے لكنه كما قال النسائي متروک والدار قطني واحمد منكر الحديث فالحديث معلول بل عدّه الجزري في تصحيح المصابيح وغيره من المناكير ومن لم جزم الحافظ العراقي بضعفه (مناوی ۱۰۲) قال ابن عدى له احاديث صالحة عن انس وغيره وارجو انه لا باس به لروايات الثقات عنه ذكره البخاري في الاوسط في فصل من مات في عشر ومائة الى عشرين ومائة (تهذيب ص ۲۷۱ ج ۱۱)

﴿ابو الاحوصؒ﴾ (۱۲۰)

نام میں اختلاف ہے بعض نے عوف بن مالک اور بعض نے سلام بن سلیم (بالتخفيف في الاول وبالتصغير في الثاني) بتایا ہے ثقة متقن (جمع ۱۰۳) ان سے چار ہزار احادیث مروی ہیں وثقه الزهري وابن معين وقال الحاكم ليس بالمتين من السابعة مات هو ومالک وحماد سنة تسع وسبعين ومائة (مناوی ۱۰۳) تذکرۃ الحفاظ میں آپ کا ذکر ان الفاظ سے کیا گیا الحنفي مولاهم الكوفي الحافظ احد الثقات شاتمین صحابہؓ کے بہت مخالف تھے۔ قال العجلي صاحب سنة واتباع (تذكرة الحفاظ ص ۲۵۰ ج ۱)

﴿اشعثؒ﴾ (۱۲۱)

باپ کا نام ابوالشعثاء ہے اپنے والد اور الاسود سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے شعبہؒ نے روایت کی ہے ثقة خرج له الستة (مواهب ۵۰) ۱۲۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۴۲) ﴿عن ابیه﴾

نام سلیم بن اسود بن حنظلۃ ہے المحاربی الکوفی ہیں روی عن عمر وابن مسعود وابی ذر ولازم علیا وھو ثقة ثبت مات سنة اثنین وثمانین وغلط من قال ادرک النبی صلی الله علیه وسلم خرج له الجماعة (مناوی ۱۰۳) قال ابو حاتم لا یسأل عن مثله قال العجلی والنسائی ثقة (تهذیب ص ۱۳۵ ج ۴) اخرج حدیثه البخاری فی التاریخ والباقی فی صحاحهم (جمع ۱۰۳)

(۱۴۳) ﴿مسروق بن الاجدعؒ﴾

جید محدث اور فقیہ ہیں ثقة امام همام قدوة عابد زاهد من الاعلام الکبار کان اعلم بالفتیا من شریح اخرج الائمة حدیثه (مناوی ۱۰۴) بچپن میں شرپسندوں کے ہاتھوں اغواء ہوئے جس کی وجہ سے ان کا نام مسروق پڑ گیا سرق فی صغره ثم وجد فسمی به (جمع ۱۰۳) جلیل القدر تابعین میں سے ہیں ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ کے رشتہ دار اور شاگرد ہیں۔ قال ابو اسحٰق حج مسروق فما نام الا ساجداً اس کی بیوی سے منقول ہے کہ اتنی طویل نماز پڑھتے کہ قدموں میں ورم آ جاتا قد صلی خلف ابی بکر الصدیقؓ ۶۳ھ میں وفات پائی (تذکرۃ الحفاظ ص ۴۹ ج ۱)

(۱۴۴) ﴿یحییٰ بن سعیدؒ﴾

۱۲۰ھ میں پیدا ہوئے ورع زہد عبادت تقویٰ اور حفظ میں اپنے زمانے کے امام تھے کان امام زمانه حفظاً وورعاً وزهداً وهو الذی رسم لاهل العراق رسم الحدیث (مواهب ۵۱) حمید اور اعمش سے روایت کرتے ہیں اور ان سے احمد اور ابن معین نے روایت کی ہے علم وعمل میں سب سے ممتاز اور سردار تھے کان راساً فی العلم والعمل قال احمد ما رایت مثله وقال بندار امام زمانه حفظاً وورعاً وزهداً کان یقف بین یدیه احمد وابن معین وابن المدینی یسئلونه عن الحدیث هیبةً له واجلالاً (مناوی ۱۰۶) ایک رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کرتے پر لکھا ہوا ہے . بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم براءۃ لیحییٰ بن سعید (مناوی ۱۰۶) شیخ ابراھیم الجیوریؒ لکھتے ہیں واقام اربعین سنة یختم

القرآن فی کل یوم ولیلة ولم یفته الزوال فی المسجد اربعین سنة وبشر قبل موته بعشر سنین بلمان من اللّٰہ یوم القیامة (مواهب ۵۱) ۱۹۸ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۲۵) ﴿ھشام بن حسانؒ﴾

ثقة تھے کان من اکابر الثقات امام عظیم الشان قال الذهبی واخطا شعبة فی تضعیفه وحسان صیغة مبالغة من الحسن فیصرف لان نونه حینئذٍ اصلیة فان کان من الحس فلا یصرف للعلمیة وزیادة الالف والنون حینئذٍ ونظیره ماقیل لبعضهم اتصرف عفان قال نعم ان هجوته ای لانه حینئذٍ من العفونة لا ان مدحته ای لانه من العفة (مواهب ۵۱) فی التذکرہ هو الامام ابوعبداللّٰہ الازدی الفردوسی روی عن الحسن ومحمد وعکرمة وغیرهم وعنه السفیانان والحمادان وابوعاصم وغیرهم قال ابن عینة کان اعلم الناس بحدیث الحسن . وکان یدیم الصوم سوی یوم الجمعة من اجل امه فلما ماتت سرد الصوم مات فی اول صفر سنة ثمان واربعین ومائة (تذکرة الحفاظ ص ۱۶۳ ج ۱)

(۱۲۶) ﴿حسن بصریؒ﴾

جلیل القدر تابعی ہیں صاحب فضیلت ہیں وهو امام جلیل القدر وهو افضل التابعین اومن افضلهم (جمع ۱۰۲) ائمہ ستہ نے اور ایک جماعت نے ان سے تخریج کی ہے اخرج حدیثه الائمة الستة (جمع ۱۰۲) خرج له الجماعة (مناوی ۱۰۶) سلوک وتصوف کے بھی امام تھے۔
شیخ عبدالرؤف" فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ ماجدہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کی خادمہ تھیں بچپن میں حسن بصریؒ رونے لگے تو حضرت ام المؤمنین نے انہیں اپنا تھن دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت دی حتی صار عالما زاهداً فقیهاً فصیحاً تضرب الامثال بنسکه وهو کثیر الارسال والتدلیس (مناوی ۱۰۶) فضیل بن عیاض فرماتے ہیں ادرک الحسن من اصحاب رسول اللّٰہ ﷺ مائة وثلاثین (جمع ۱۰۶) علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں حافظ علامة من بحور العلم فقیه النفس کبیر الشان عظیم النظر الخ مات سنة عشر ومائة (تذکرة الحفاظ ص ۷۲ ج ۱)

(۱۲۷) عبداللہ بن مغفلؓ

جلیل القدر صحابی ہیں صحابی مشهور من اصحاب الشجرة (مواهب ۵۲) فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ تھا جب آپ الشجرۃ کے نیچے تشریف فرما تھے اور بیعت رضوان لے رہے تھے قال کنت ارفع اغصانها عن المصطفیٰ صلی الله علیه وسلم (مناوی ۱۰۷) فتح مکہ کے روز سب سے پہلے داخل مکہ ہوئے اور بلند آواز سے تکبیر کہی بصرہ میں ۵۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۲۸) حسن بن عرفہؒ

صلوق ثبت من العاشرة خرج له المصنف والنسائی وابن ماجة (مناوی وجمع ۱۰۷) آپؒ عمار بن یونس ابن مبارک وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور آپؒ سے ترمذی ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی ہے قال یحییٰ بن معین ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات ۲۵۷ھ میں انتقال ہوا (تہذیب ص۲۵۲ ج۲)

(۱۲۹) عبدالسلام بن حربؒ

ابوعبدالرحمٰن کنیت ہے ثقہ ہیں حافظ ہیں حجة ہیں ابن معین اور ابن سعد نے ضعیف قرار دیا ہے من کبار مشیخة الکوفة وثقاتهم ومسند یهم ولد فی حیاة انس بن مالک . خرج له الجماعة (مناوی ۱۰۷) ۱۸۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۰) یزید بن ابی خالدؒ

ملا علی قاریؒ اور شیخ مناویؒ نے لکھا ہے کہ یہ نسخہ کی غلطی ہے صحیح بات یہ ہے کہ لفظِ ابن زائد ہے اسلئے کہ ابوخالد تو یزید کی کنیت ہے ابوخالد ان کا باپ نہیں بلکہ باپ خالد ہے۔ نسبت رملی ہے ثقة عابد ورع یحفظ اربع وعشرین الف حدیث (مناوی ۱۰۷) امام لیث ٗابن علیہ ٗوکیع اور خلف سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے ابوداؤد ٗالفریابی ٗابن قتیبہ روایت کرتے ہیں۔

امام آجریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے زمانے میں ان سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا نہیں

دیکھا ہم جب کبھی بھی ان کی محفل میں حاضر ہوتے تو انہیں حدیث بیان کرتے ہوئے پاتے' حدیثوں میں کبھی وعدے ہوتے کبھی وعیدیں' جب ہم حاضر ہوتے دلوں کی دنیا بدلتی اور رونا نصیب ہوتا۔ ۲۳۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۱) ﴿ابوالعلاء الاودیؒ﴾

نام داؤد بن عمرو الدمشقی ہے منسوب الی اودبن صعب (جمع ۱۰۷) ابوالسلام اور مکحول سے روایت کرتے ہیں ان سے ھشیم اور اصل واسطے نے روایت کی ہے ابوزرعہ نے کہا کہ لا باس بہ دوسرے حضرات نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے خرج لہ ابو داؤد وابن ماجة والمصنف (مناوی ۱۰۷) قال العجلی وابن معین ھو ثقة (تھذیب)

(۱۳۲) ﴿حمید بن عبدالرحمنؒ﴾

دادا کا نام عوف اور ماں کا نام ام کلثوم ہے اپنے باپ اور عمر سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے ان کے بیٹے زہری اور قتادہ نے روایت کی ہے خرج لہ الجماعة (مناوی ۱۰۷) ۱۷۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۳) ﴿ابوداؤدؒ الطیالسی﴾

سلیمان نام ہے دادے کا نام الجارود ہے البصری ہیں ثقة حافظ فارسی الاصل (مواھب ۵۳) روی عنہ البخاری فی التاریخ والترمذی فی الشمائل (جمع ۱۰۸) روی عن ابان بن یزید العطار وجریر بن حازم وغیرھما وعنہ احمد بن حنبل وعلیٰ المدینی عن وکیع قال ابوداؤد جبل العلم وقال العجلی بصری ثقة وکان کثیر الحدیث قال یونس بن حبیب قدم علینا ابوداؤد واملیٰ علینا من حفظہ مائة الف حدیث اخطاء فی سبعین موضعاً فلما رجع الیٰ البصرة کتب الینا بانّی اخطأت فی سبعین موضعاً فاصلحوھا (تھذیب ج۴ ص ۱۶۰) ۲۰۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۴) ﴿ھمامؒ﴾

ان کے والد کا نام یحییٰ ہے جبکہ ھمام بن منبہ دوسری شخصیت ہیں العوذی البصری ہیں۔ علماء بصرہ

میں ممتاز علمی مقام تھا أحد علماء البصرة وثقاتها قال أبو حاتم ثقة في حفظه شئ وقال أبوزرعة لابأس به وربما وهم (مناوی ۱۰۸) أخرج حديثه الائمة الستة (جمع ۱۰۸) قال احمد هو ثبت في كل مشائخه حسن عطاء نافع وغيرهم سے روایت کرتے ہیں اور آپؒ سے ابن مہدیؒ حبان شیبان بن فروخ وغیرہم روایت نقل کرتے ہیں مات في رمضان سنة اربع وستين ومائة (تذكرة الحفاظ ج ا ص ۲۰۱) ۱۶۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۵) ﴿اسحٰق بن منصورؒ﴾

دادے کا نام بہرام ہے کنیت ابو یعقوب ہے احد الائمة الزهاد المتمسكين بالسنة لكنه يتشيع (مناوی ۱۱۰) صدوق تكلم فيه تشيع روى عنه الستة (جمع ۱۱۰) روى عن ابن عيينة وعبدالرزاق وابي داؤد الطيالسي وغيرهم وعنه الجماعة سوى ابى داؤد وابو حاتم وابو زرعة قال مسلم ثقة مامون احد الائمة من اصحاب الحديث قال النسائي ثقة ثبت (تهذيب ج ا ص ۲۱۹) ۲۵۱ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۶) ﴿یحییٰ بن موسیٰؒ﴾

بلخی و سجستانی ہیں اصل میں کوفی ہیں ثقة من العاشرة روى عن ابن عيينة ووكيع وعنه الحكيم الترمذى وغيره خرج له البخارى وابوداؤد والنسائي (مناوی ۱۱۰) قال ابوزرعة والنسائي ثقة قال موسىٰ بن هارون كان من خيار المسلمين ولقب يحيىٰ بخت لانها كلمة كانت تجرى على لسانه (تهذيب ج ا ص ۲۵۳) ۲۴۰ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۷) ﴿عبدالرزاقؒ﴾

باپ کا نام نافع الحمیری ہے یہ عبدالرزاق بن ہمام ہیں ۱۲۶ھ میں پیدا ہوئے جن سے تمام صحاح ستہ والوں نے احادیث نقل کی ہیں الامام احد الاعلام ثقة لكنه يخطئى وقد صنف كتباً وقد عمىٰ آخراً كان يتشيع خرج له الستة (مناوی ۱۱۰) حافظ كبير مصنف شهير وكان شيخاً لأجلة أصحاب

الحدیث (جمع ۱۱۰) ۲۱۰ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۸) ﴿محمد بن عمرؒ﴾

دادے کا نام ولید الکندی الکوفی ہے منسوب الی کندۃ قبیلۃ من قبائل العرب ومحلۃ بالکوفۃ (جمع ۱۱۲) قال ابو حاتم صدوق والنسائی لاباس بہ (مناوی ۱۱۲) اخرج حدیثہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ (جمع ۱۱۲) ۲۵۶ھ میں انتقال ہوا

(۱۳۹) ﴿یحییٰ بن آدمؒ﴾

ثقۃ حافظ من کبار التاسعۃ روی عن مالک ومسعر وعنہ احمد واسحٰق خرج لہ السنۃ (مناوی ۱۱۲) طبقہ رواۃ میں بلند پایہ مقام رکھتے ہیں کتاب الاموال کے مصنف ہیں کتاب چھوٹی ہے مگر نافع ہے روی عن عیسی بن طہمان والثوری وجریر بن حازم وعنہ احمد وابو کریب قال ابن معین والنسائی ثقۃ وقال ابو حاتم کان یتفقہ وھو ثقۃ (تھذیب ج ۱۱ ص ۱۵۴) ۲۰۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۴۰) ﴿شریکؒ﴾

یہ معروف قاضی شریک ہیں النخعی الکوفی ہیں پہلے واسط میں قاضی رہے پھر کوفہ میں ھو شریک بن عبداللہ بن ابی شریک النخعی لا شریک بن عبداللہ بن ابی نمیر کما وھم فیہ بعض الشراح صدوق ثقۃ حافظ لکن کان یغلط ویخطئ کثیراً خرج لہ الجماعۃ (مواھب ۵۵) قال العجلی کوفی ثقۃ وکان حسن الحدیث وکان اروی الناس عنہ ومن سمع منہ بعد ماولی القضاءففی سماعہ بعض الاختلاط ولد ۹۰ھ ومات سنۃ سبع وسبعین ومائۃ (تھذیب ج ۴ ص ۲۹۴)

(۱۴۱) ﴿عبیداللہ بن عمرؒ﴾

ثقہ ہیں ثبت ہیں اکابر فقہاء میں ان کا شمار ہوتا ہے قدمہ احمد بن صالح علی مالک فی الروایۃ عن نافع (مواھب ۵۵) قدمہ ابن معین علی القاسم عن عائشۃ وعلی الزھری عن عروۃ عنھا (جمع ۱۱۲) ۱۴۴ھ، ۱۴۵ھ یا ۱۴۷ھ میں انتقال ہوا

(۱۴۲) ﴿نافعؒ﴾

حضرت ابن عمرؓ کے مولیٰ اور العدوی ہیں احد الاعلام من ائمة التابعین ثقة ثبت اصله من المغرب اومن نیسابور مات سنة سبع اوتسع عشرة ومائة خرج له الجماعة (مناوی ۱۱۲) روی عن ابی سعید الخدری وعائشة وامّ سلمةوعنه یزید بن حبیب وابو اسحٰق السبیعی قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث وقال البخاری اصح الاسانید مالک عن نافع عن ابن عمرقال ابن خراش ثقة نبیل ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۱۰ ص ۳۶۸) آپؒ فرماتے ہیں میں نے ابن عمرؓ کی تیس سال خدمت کی فاعطاه ابن عامر فیّ ثلاثین الف درهم فقال انی اخاف ان تفتنی دراهم ابن عامر اذهب فانت حر وقیل کان لنافع جاریة اسمها کوکب الصبح (تذکرةالحفاظ ج ۱ ص ۱۰۰)

(۱۴۳) ﴿عبداللہ بن عمرؓ﴾

نام عبداللہ اور کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے بہت مشہور اور جلیل القدر صحابی ہیں ان کی مرویات کی تعداد ۱۶۰۳ ہے روی له عن رسول الله صلی الله علیه وسلّم الف وستمائة وثلاثون حدیثاً (مواهب ۵۵) کثیر الصدقه تھے ایک ہی مجلس میں تیس ہزار تک خرچ کر ڈالتے تھے ساٹھ حج کیے اور ایک ہزار عمرہ کرنے کی سعادت حاصل کی ولد بعد البعثة بقلیل وهاجرابوه واستصغر یوم احد وهوابن اربع عشرة سنة وحضر الخندق وبیعة الرضوان وهو شقیق حفصة امّ المؤمنین واحد الستةالمکثرین بل قال ابن رسلان هو اکثر الصحابة حدیثاً کان من اشد الناس اتباعاً للسنة مات سنة ثلاث او اربع وسبعین (مناوی ۱۱۳) هو احد الاعلام فی العلم والعمل ومناقبه جمة اثنی علیه النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ووصفه بالصلاح (تذکرة الحفاظ ج ۱ ص ۳۷)

(۱۴۴) ﴿عاصم ابن عمرؓ﴾

بعض حضرات نے یہاں یہ بھی کہا ہے کہ روایت کی سند میں اختلاف ہے سند میں اولین راوی عبداللہ بن عمرؓ نہیں جو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ کے مشہور ومعروف فرزند ہیں اور جن کا

انتقال ۷۷ھ میں ہوا ہے جو عظیم محدث مفسر اور فقیہ تھے جن کا اجمالی تذکرہ بھی کر دیا گیا ہے بلکہ یہ روایت حضرت عمرؓ کے دوسرے صاحبزادے عاصم سے ہے ان کا سلسلہ نسب عبداللہ بن عمر بن حوص بن عاصم بن عمر بن الخطابؓ ہے یا ابن عمرو راصل حوص کے بیٹے ہیں جو آپ کی نسل ہیں۔

(۱۴۵) ﴿ابو کریبؒ﴾

نام محمد بن العلاء ہے الھمدانی الکوفی ہیں الثقة احد الاعلام المکثرین ظهر له بالکوفة ثلاثمائة الف حديث مات سنة ثمان واربعين ومائتين خرج له الستة (مناوی ۳ ا ا) سمع ابن عيينة وابن المبارک وحاتم بن اسمعيل وعنه الجماعة والفريابی وابن خزيمة قال موسی بن اسحق سمعت من ابی کريب مائة الف حديث قال مطين اوصی ابو کريب بکتبه ان تدفن معه فدفنت (تذکرة الحفاظ ج ۲ ص ۴۹۷)

(۱۴۶) ﴿معاویۃ بن ہشامؒ﴾

القصار الکوفی ہیں قال ابو حاتم صدوق وابو داؤد ثقة وابن معين ليس بذاک وخطا الذهبی من زعم انه متروک مات سنة اربع ومائتين خرج له البخاری فی الأدب والخمسة (مناوی ۳ ا ا)

(۱۴۷) ﴿شیبانؒ﴾

صدوق يهم رمی بالقدر اکثر الرواية عنه مسلم واخرج حديثه الترمذی والنسائی (جمع ۳ ا ا)

(۱۴۸) ﴿عکرمۃؒ﴾

حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد ہیں والد کا نام عبداللہ ہے احد اوعية العلم لکنه متهم برأی الخوارج وثقه جمع منهم البخاری. روی عن ابن عباس (مولاه) وعائشة وابی هريرة وغيرهم وحدث عنه خلائق منهم ايوب وابوبشر وعاصم الاحول وافتی فی حياة ابن عباس قال عکرمة طلبت العلم اربعين سنة وعن الشعبی قال مابقی احد اعلم بکتاب الله من عکرمة . مات سنة سبع ومائة (۱۰۷ھ) بالمدينة (تذکرة الحفاظ ج ا ص ۹۵) مولیٰ ابن عباس ثبت عالم ولم يثبت تکذيبه عن

ابن عمر وهو من كبار التابعين (جمع ۱۱۳)

(۱۴۹) ﴿محمد بن بشرؒ﴾

احد الاعلام ثقة خرج له الستة (مواهب ۵۲)

(۱۵۰) ﴿علی بن صالحؒ﴾

الکوفی الہمدانی ہیں ایک جماعت نے ان کی توثیق کی ہے قال فی الکاشف وکان رأساً فی العلم والعمل والقراءة .خرج له الجماعة خلاف البخاری (مناوی ۱۱۴) ۱۵۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۵۱) ﴿ابو جحیفةؓ﴾

صحابی مشهور كان فی وفاة النبی صلى الله عليه وسلم لم يبلغ روى عنه خمسون حديثاً فی البخاری وفی مسلم ثلاثة وفيهما حديثان (جمع ۱۱۵)

آپ وھب الخیر کے نام سے موسوم تھے وكان على المرتضىٰ يحبه ويسميه وهب الخير وجعله على بيت المال قال الذهبی ثقة (مناوی ۱۱۵)

(۱۵۲) ﴿شعیب بن صفوانؒ﴾

الثقفی الكوفی الكاتب قال فی الكاشف قال ابن عدی عامة مايرويه لا يتابع عليه له فی مسلم حديث واحد وقال ابن حجر مقبول (مناوی ۱۱۵) اخرج حديثه البخاری (جمع ۱۱۵)

روى عن ابی اسحٰق السبيعی وعبدالمالک بن عمير وحمزة الزيات وعنه ابوابراهيم وابوداؤدالطيالسی قال ابوحاتم يكتب حديثه ولا يحتج به ذكره . ابن حبان فی الثقات سكن بغداد ومات بها فی ايام هارون (تهذيب ج۴ ص ۳۰۹)

(۱۵۳) ﴿عبدالملک بن عمیرؒ﴾

عمیر مصغّر ہے اللخمی العجلی ہیں ويقال القبطی ' فصيح عالم تغيّر حفظه وربما دلّس قال احمد مضطرب الحديث وقال ابن معين مختلط وثقه جمع (مناوی ص ۱۱۵) اخرج حديثه الستة

(جمع ۱۱۵) ۱۳۶ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۵۴) ﴿ إیاد بن لقیطؒ ﴾

العجلی ہیں قال الذھبی ثقة خرج له البخاری فی تاریخه ومسلم وابوداؤد (مناوی ۱۱۵) من الرابعة السدوسی روی عن البراء بن عازب وابی رمثة وعنه ابنه وعبدالملک بن عمیر قال ابن معین والنسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج ۱ ص ۳۳۸)

(۱۵۵) ﴿ ابو رمثةؓ ﴾

مشہور صحابی ہیں ان کے اصلی نام میں اختلاف ہے بعض نے اس کا نام رفاعہ بعض نے خباب بعض نے جندب اور بعض نے خشخاش بتایا ہے التیمی ہیں تیم الرباب واحترز عن تیم قریش قبیلة من بکر (جمع ۱۱۵) والرباب (بکسر الراء) وهم خمس قبائل ضبة وثور وعکل وتیم وعدی غمسوا ایدیهم فی رب وتحالفوا علیه فصاروا یداً واحدقوا الرب فعل السمن (مواهب ۵۷) گویا قبیلہ تیم ان پانچ قبائل کا وفاق تھا۔

(۱۵۶) ﴿ سریج بن النعمانؒ ﴾

اصل میں خراسان سے ہیں أخذ عن ابن الماجشون وعنه البخاری ثقة (مواهب ۵۷) اخرج حدیثه البخاری والاربعة (جمع ۱۱۷) روی عن فلیح بن سلیمان والحماد وعنه البخاری وابوزرعة واحمد بن حنبل قال ابن سعد والعجلی هو ثقة قال الدار قطنی ثقة مامون (تهذیب ج ۳ ص ۴۹۷) ۲۱۷ھ میں انتقال ہوا

(۱۵۷) ﴿ حماد بن سلمةؒ ﴾

البصری العابد الزاهد المستجاب الدعوة احد الاعلام قال ابن معین اذا رأیت من یقع فیه فاتهمه علی الإسلام وقال ابن عاصم کتب عن حماد بن سلمة بضعة عشر الفاً وقال ابن حجر اثبت الناس فی ثابت لکن تغیراً خیراً خرج له مسلم والاربعة والبخاری فی تاریخه (مناوی ۱۱۷) ۱۶۷ھ

میں انتقال ہوا۔

(۱۵۸) ﴿هشيمٌ﴾
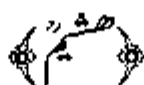
مصغر ہے ابومعاویہ کنیت ہے اسلمی الواسطی ہیں وهو امام ثقة حافظ بغداد (مواهب ۵۸) مدلس عاش ثمانين سنة (مناوی ۱۱۸) اخرج حديثه الستة (جمع ۱۱۸) قال الامام الذهبي سمع الزهري وعمرو بن دينار وايوب السختياني وخلقاً كثيراً وحدث عنه شعبه ويحيىٰ القطان واحمدبن حنبل وغيرهم قال يعقوب الدورقي كان عند هشيم عشرون الف حديث قال ابن المبارك من غيّر الدهر حفظه فلم يغيّر حفظ هشيم ۱۸۳ھ میں انتقال ہوا۔

(تذكرة الحفاظ ص ۲۴۹ ج ۱)
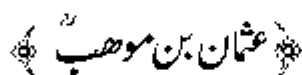
(۱۵۹) ﴿عثمان بن موهبٌ﴾

صوابه عثمان بن عبدالله بن موهب كماصرح به بعد نسبه لجده وهو التميمي مولاهم المدني الاعرج الطلحي اخذ عن ابي هريرة وابن عمر وطائفة وعنه شعبة وعدة ثقة من الرابعة لم يخرج له من الستة الاالنسائي (مناوی ۲۰۰) قال العجلي تابعي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات مات ۱۶۰ھ

(تهذيب ص ۱۳۱ ج ۷)

(۱۶۰) ﴿ابو عوانةؒ﴾
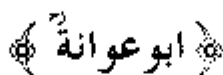
الحافظ احد الثقات رأى الحسن وابن سيرين قال عفان هو اصح حديثا عندنا من شعبة مات سنة ست وسبعين ومائة بالبصرة (تذكرة الحفاظ ص ۲۳۶ ج ۱) اسمه الوضاح الواسطي البزاز احد الاعلام سمع قتاده وابن المنكدر ثقة ثبت خرج له الستة (مواهب ۲۰)
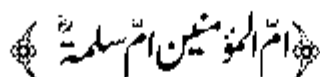
(۱۶۱) ﴿ام المؤمنين ام سلمةؓ﴾

التي هي ام المؤمنين وزوجة افضل الخلق اجمعين اسمها هند بنت امية تزوجها رسول الله صلى الله عليه وسلم في شوال وبنىٰ بهافي شوال وماتت في شوال (مواهب ۲۰)

(۱۶۲) ﴿ابراھیم بن ہارونؒ﴾

البلخی العابد الزاهد صدوق ثقة روی عن حاتم بن اسماعیل وخلق خرج له الحکیم الترمذی وغیره (مناوی ۱۲۱) اخرج حدیثه النسائی فی کتابه (جمع ۱۲۱) قال النسائی ثقة (تهذیب ۱۵۳ ج ۱)

(۱۶۳) ﴿النضر بن زرارةؒ﴾

ابو الحسن الکوفی نزیل بلخ مستور (جمع ۱۲۱) زرارۃ کے باپ کا نام عبدالکریم الذھلی ہیں اوردہ الذهبی فی الضعفاء والمتروکین وقال انه مجهول وقال ابن حجر مستور من التاسعة خرج له المصنف فی الشمائل فقط (مناوی ۱۲۱) روی عن عیسی بن طهمان و ابی حنیفة وسفیان الثوری وغیرهم وعنه ابراهیم بن هارون وقتیبة بن سعید واحمد وغیرهم ذکره ابن حبان فی الثقات وذکر ابن سعد انه ولد علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم (تهذیب ۴۹۰ ج ۱۰)

(۱۶۴) ﴿ابو جنابؒ﴾

اسمه یحیی بن ابی حیة الکلبی محدث مشهور ربما ضعفوه لکثرة تدلیسه من السادسة اخرج حدیثه ابو داؤد والترمذی وابن ماجة (جمع ومناوی ۱۲۱) روی عن ابیه ویزید بن البراء والضحاک وعنه السفیانان وجریر وهشیم . قال ابن معین لیس به بأس الا کان یدلس قال العجلی یکتب حدیثه وفیه ضعف ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ص ۲۰۱ ج ۱۱)

(۱۶۵) ﴿الجهدمةؓ﴾

دحرج کے وزن پر ہے صحابیہ ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بدل کر لیلیٰ رکھا یہ بشیر بن خصاصیہ کی اھلیہ ہیں ان کے شوہر کا نام زحما تھا آپؐ نے اس کو تبدیل کر کے بشیر رکھ دیا کان اسمه زحما فغیره صلی الله علیه وسلم وسماه بشیرا (مواھب ۶۰) یہ آپؐ کی صحابیہ اور انصار مدینہ سے ہیں۔ روت عن النبی صلی الله علیه وسلم وعنها ایاد بن لقیط وسماک بن حرب وغیره (تهذیب ص ۴۳۵ ج ۱۲)

(۱۶۶) ﴿بشیر ابن الخصاصیہؓ﴾

نسبہ الی خصاصۃ بن عمرو بن کعب بن الغطریف الأکبر وھی ام جدہ الاعلیٰ ضباری بن سدوس واسمھا کبشۃ ووھم من قال انھا امہ وانما ھی جدتہ (مواھب ۲۰)

(۱۶۷) ﴿عبداللہ بن عبدالرحمٰنؒ﴾

حافظ الحدیث ہیں جید عالم ہیں ثبت ہیں سمرقندی الداری ہیں صاحب المسند المشہور ہیں ابوحاتم نے کہا ھو امام اھل زمانہ خرج لہ الجماعۃ ۔ایک جماعت نے ان سے تخریج کی ہے ۲۵۵ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۱۲۲) روی عن النضر بن شمیل ویزید بن ھارون وغیرھما وعنہ مسلم وابوداؤد والترمذی والبخاری فی غیر الجامع قال احمد بن حنبل کان ثقۃ وزیادۃ واثنی علیہ خیر وفی الزھرۃ روی عنہ مسلم ثلاثۃ وسبعین حدیثا (تھذیب ص ۲۵۹ ج ۵)

(۱۶۸) ﴿عمرو ابن عاصمؒ﴾

الکلابی العبسی البصری الحافظ روی عن خلق کثیر منھم شعبۃ وعنہ البخاری وخلق قال کتبت عن حماد بضعۃ عشر ألف حدیث قال ابن حجر صدوق خرج لہ الجماعۃ فی حفظہ شئی اخرج حدیثہ الائمۃ الستۃ فی صحاحھم ۲۱۳ھ میں انتقال ہوا (جمع ومناوی ۱۲۲، ۱۲۳) قال ابن معین ثقۃ وقال النسائی لیس بہ بأس (تذکرۃ الحفاظ ص ۳۹۲ ج ۱)

(۱۶۹) ﴿عبداللہ بن محمد بن عقیلؒ﴾

کان احمد وابن راھویہ یحتجان بہ لکن قال ابوحاتم لین الحدیث وقال ابن خزیمۃ لا احتج بہ خرج لہ البخاری وابوداؤد وابن ماجۃ (مواھب ۲۱) وعبداللہ صدوق (جمع ۱۲۳) وامّ عبداللہ زینب بنت علی روی عن عمر وجابر وعدۃ وعنہ معمر وغیرہ مات بعد الاربعین (مناوی ۱۲۳) ذکرہ ابن سعد فی الطبقۃ الرابعۃ من اھل المدینۃ قال العجلی مدنی تابعی جائز الحدیث قال الترمذی صدوق وقد تکلم فیہ بعض اھل العلم من قبل حفظہ قال خلیفہ مات بعد الاربعین ومائۃ (تھذیب ص ۱۳ ج ۶)

(۱۷۰) ﴿محمد بن حمید الرازیؒ﴾

حمید مصغر ہے الرازی رے کی طرف نسبت ہے۔ وھی مدینة کبیرة مشهورة من بلاد الدیلم ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے روی عن ابن المبارک وروی عنه احمد ویحییٰ ۔ایک جماعت نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے امام بخاریؒ نے کہا فیه نظر ' ابن حجرؒ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن معین نے کہا کہ ،، حسن الرای تھے (جمع ۱۲۶) خرج له ابوداؤد والمصنف وابن ماجة (مواهب ۲۲) امام ذھبیؒ فرماتے ہیں ۲۴۸ھ میں انتقال ہوا(مناوی ۱۲۹) قال ابن حبان ینفرد عن الثقات بالمقلوبات وقال الخلیلی کان حافظا عالما بهذا لشان رضیه احمد ویحییٰ (تهذیب ج ۹ ص ۱۱۲)

(۱۷۱) ﴿عباد بن منصورؒ﴾

الناجی ہیں کنیت ابوسلمة ہے البصری ہیں بصرہ میں قاضی تھے صدوق رمی بالقدر و تغیر بآخره اخرج حدیثه البخاری فی التعلیق والائمة الاربعة فی صحاحهم واختلف فیه (جمع ۱۲۶) روی عن عکرمة وعطاء وابی رجاء وعنه اسرائیل وحمادبن سلمة قال ابن معین حدیثه لیس بالقوی ولکنه یکتب .

ابوداؤد فرماتے ہیں کہ آپ بصرہ کے پانچ دفعہ قاضی مقرر ہوئے ۱۵۲ھ میں انتقال فرمایا (تهذیب ج۵ ص ۹۱) وقال فی الکاشف ضعیف والنسائی لیس بالقوی (مناوی ۱۲۶) ۔

(۱۷۲) ﴿عبداللہ بن صباح الھاشمیؒ﴾

البصری ہیں ثقة من کبار العاشرة۔ شیخین ' ابوداؤد اور نسائی نے ان سے تخریج کی ہے ۲۵۰ھ میں انتقال ہوا۔ آپؒ معتمر بن سلیمان یزید بن ھارون وغیرھما سے روایت کرتے ہیں قال ابوحاتم صالح وقال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات وفی الزهرة روی عنه البخاری ستة ومسلم ثلاثة (تهذیب ج ۵ ص ۲۳۳)

(۱۷۳) ﴿عبید اللہ بن موسیٰ﴾

السید الجلیل ابو محمد العبسی، مشاہیر حفاظ حدیث میں ہیں تمام قراءتوں پر مکمل عبور تھا انہیں کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ قال الذھبی احد الاعلام علی تشیعه وبدعته قال ابن حجر ثقة خرج له الستة (مناوی ۱۲۸) ۲۱۰ھ یا ۲۱۳ھ میں انتقال ہوا۔ قال العجلی ثقة وکان عالماً بالقرآن رأسا فیه ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن قانع کوفی یتشیّع (تهذیب ج ۷ ص ۴۸)

(۱۷۴) ﴿اسرائیل﴾

یونس کے بیٹے اور ابو اسحٰق کے پوتے ہیں السبیعی ہیں ثقة تکلم فیه بلا حجة (جمع ۱۲۸) ان کی کنیت ابو یوسف الکوفی ہے زیاد بن علاء زید بن جبیر اور عاصم الاحول وغیرھم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے نضر بن شمیل عبد الرزاق اور وکیع وغیرھم روایت نقل کرتے ہیں۔ قال ابو حاتم ثقة صدوق من اتقن اصحاب ابی اسحٰق امام عجلی نے بھی آپ کو ثقة کہا ہے (تھذیب ج ۱ ص ۲۳۰) ۱۲۰ھ یا ۱۶۲ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۷۵) ﴿محمد بن یزید﴾

الکلاعی الشامی حجة ثقة ثبت عابد وعدّ من الأبدال خرج له ابو داؤد والمصنف والنسائی (مواهب ۲۴) قال الذهبی حجة من الأبدال (مناوی ۱۳۹) ۱۹۰ھ میں انتقال ہوا۔ قال احمد بن حنبل کان ثبتا فی الحدیث قال ابن معین وابو داؤد والنسائی ثقة۔ ابن حبان نے بھی ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے بڑے مستجاب الدعوات تھے (۱۸۸ھ) یا (۱۹۰ھ) میں وفات پائی (تھذیب ج ۹ ص ۵۲۶)

(۱۷۶) ﴿محمد بن اسحٰق﴾

مغازی اور سیر کے امام ہیں احد الاعلام ہیں۔ کان بحر من بحار العلم له غرائب واختلف فی الاحتجاج به وحدیثه فوق الحسن خرج له البخاری فی التعلیق (مواهب ۲۴) اخرج حدیثه

البخاری فی التعلیق والترمذی فی الشمائل وباقی الأئمة الأربعة فی صحاحهم (جمع ۱۲۹) روی عن عطاء وطبقته وعنه شعبة والسفیانان والحماد ان وخلق (مناوی ۱۲۹)

(۱۷۷) ﴿محمد بن المنکدرؒ﴾

تابعی جلیل ثقة متوله بکاء متزهد روی عن ابی هریرةؓ وعائشة وعنه مالک والسفیانان مات سنة ثلاثین ومائة خرج له الجماعة (مناوی ۱۲۹) قال ابن عیینة کان من معادن الصدق ذکره ابن حبان فی الثقات وقال کان من سادات القراء قال الواقدی یکثر الاسناد عن جابرؓ (۱۲۱ھ) میں انتقال ہوا (تہذیب ج۹ص ۴۱۹)

(۱۷۸) ﴿حضرت جابرؓ﴾

ابن عبداللہ انصاری السلمی ہیں ان مشاہیر صحابہ کرامؓ میں سے ایک ہیں جو کثرت سے روایت کرتے ہیں جہاد بدر اور اس کے بعد ہونے والے جہادوں میں شمولیت فرمائی شام اور مصر بھی گئے ۱۵۴۰ احادیث ان سے مروی ہیں آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے ۹۴ برس کی عمر میں ۷۸ھ میں وفات پائی صحابہ کرامؓ میں سب سے آخری صحابی تھے جو مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔ صاحب تذکرۃ الحفاظ لکھتے ہیں الفقیه مفتی المدینة فی زمانه حمل عن النبی صلی اللہ علیه وسلم علماً کثیراً نافعا وله منسک صغیر فی الحج اخرجه مسلم قال جابرؓ استغفرلی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لیلة البعیر خمسا وعشرین مرة وعنه قال کنت امیح الماء یوم بدر.

(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۴۳، تہذیب ج۲ ص ۴۷)

(۱۷۹) ﴿بشر بن المفضلؒ﴾

ابو اسمٰعیل کنیت ہے کان اماماً حجة ثقة روی عن خلق کثیر (مواهب ۴۲) امام ابن المدینی فرماتے ہیں کہ روزانہ چار سو رکعت نفل نماز پڑھنے کا معمول تھا ایک دن روزہ اور ایک روز افطار کیا کرتے تھے۔ خرج له الجماعة کان عثمانیاً (مناوی ۱۲۹) ۱۸۷ھ میں انتقال ہوا

۔ روی عن حمید الطویل وابی ریحانة ومحمد بن المنکدر وعنه احمد واسحٰق ومسدد وغیرهم قال احمد بن حنبل الیه المنتهیٰ فی التثبت بالبصرة وقال ابوزرعة وابوحاتم والنسائی ثقة قال العجلی ثقة فقیه البدن ثبت فی الحدیث صاحب سنة (تهذیب ج۱ ص ۲۰۲)

(۱۸۰) ﴿عبداللہ بن عثمانؒ﴾

دادے کا نام خثیم (مصغر) تھا۔ القاری المکی حلیف الزهریین قال ابوحاتم صالح الحدیث مات سنة اثنین وثلاثین ومائة خرج له البخاری فی التعلیق والخمسة (مناوی ۱۲۹)

(۱۸۱) ﴿سعید بن جبیرؒ﴾

الاسدی الکوفی ہیں احد الاعلام الکبار (مناوی ۱۳۰) ثقة ثبت فقیه روایته عن عائشة وابی موسی مرسلة اخرج حدیثه الائمة الستة فی صحاحهم وهو تابعی جلیل بل قیل افضل التابعین (جمع ۱۳۰) آپ کے علم' جلالت قدر اور زہد پر تمام علماء کا اتفاق ہے حجاج نے آپ کو شہید کیا اور آپ کی شہادت کا قصہ بھی عجیب ہے جب آپ کو حجاج کے حکم پر ان کے سامنے کھڑا کیا گیا تو حجاج نے آپ سے دریافت کیا۔ اے سعید! میرے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے فرمایا انت قاسط عادل' تم تو قاسط بھی ہو اور عادل بھی' حجاج یہ سن کر ناراض اور غضبناک ہوا' حاضرین نے عرض کیا۔
محترم! انہوں نے تو آپ کی مدح وتعریف کی پھر ناراضگی اور غصہ کیوں؟ کہنے لگا ارے جاہلو! تم کیا جانو انہوں نے میری شدید مذمت کی ہے انہوں نے مجھے قاسط کہہ کر ظلم سے منسوب کیا ہے اور مجھے ظالم قرار دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے واما القاسطون فکانوا لجهنم حطبا اور مجھے عادل کہہ کر مشرک قرار دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ثم الذین کفروا بربهم یعدلون پھر اُن کے شہید کرنے کا حکم دیا فلما قطعت راسه صارت تقول لا اله الا الله جب ان کا سر قلم کیا گیا تب بھی ان کی زبان لااله الا الله پڑھ رہی تھی وعاش بعده خمسة عشر یوماً فقط لد عائه علیه اللهم لا تسلّط علی احد بعدی (مواهب ۶۴) روی عن ابن عباس وابن زبیر وابن عمر رضی اللّٰه عنهم وعنه ابواسحٰق السبیعی وآدم بن سلیمان وایوب وغیرهم قال میمون لقد مات سعید بن جبیر وما علی ظهر

الارض احد الا محتاج الی علمه آپ بہت مستجاب الدعوات تھے اصبغ بن زید واسطی نقل کرتے ہیں کہ ان کا ایک مرغ تھا جن کی آواز (بانگ) پر وہ تہجد کے لئے بیدار ہوتے تھے ایک رات اس نے آواز نہیں دی تو آپ بھی بیدار نہیں ہوئے یہ بات آپ پر بہت گراں گزری فرمایا قطع الله صوته قال فما سمع له صوت بعدها (تهذیب ج ۴ ص ۱۱) حجاج کے متعلق دعاء کی قبولیت کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

(۱۸۲) ﴿ابراھیم بن المستمرؒ﴾

البصری الهللی العروقی ہیں ابن خزیمہ اور جماعت نے ان سے روایت کی ہے نسائی نے کہا صدوق ہیں۔ خرج له ابوداؤد والمصنف والنسائی وابن ماجة (مواهب ۴۴) ذکره ابن حبان فی الثقات وقال ربما اغرب (تهذیب ج ۱ ص ۱۴۳)

(۱۸۳) ﴿عثمان بن عبدالملکؒ﴾

المکی المؤذن مستقیم لین بل قال ابوحاتم منکر الحدیث واحمد لیس بذاک من الخامسة رأی الحسین وروی عن ابن المسیب وعنه ابوعاصم خرج له ابن ماجة (مناوی ۱۳۰) قال ابن معین لیس به بأس ذکره ابن حبان فی الثقات قلت فی اتباع التابعین کانّه لم یصح عنده سماعه من الصحابة وذکر البخاری انه رأی ابن عباسؓ (تهذیب ج ۷ ص ۱۲۵)

(۱۸۴) ﴿سالمؒ﴾

یہ سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب ہیں مدینہ منورہ کے مشاہیر فقہاء سبعہ میں سے ایک ہیں جلیل القدر تابعی ہیں کان راساً فی العبادة والزهد کان یلبس الثوب بدرهمین وقد انتهت نوبة العلم الیه واقرانه مثل علی بن الحسین زین العابدین وقاسم ابن محمد مات سنة ست اوسبع ومائة خرج له الجماعة (مناوی ۱۳۰) قال مالک لم یکن احد فی زمانه اشبه منه بمن مضی من الصالحین فی الزهد والفضل وقال احمد واسحٰق اصح الطرق الزهری عن سالم عن ابیه ان کے والد صاحب

فرمایا کرتے

یلومونني في سالم والومهم وجلدة بين العين والانف سالم

مات سنة ست ومائة وقد شاخ رحمہ اللہ تعالیٰ (تذکرة الحفاظ ج ا ص ۸۸)

(۱۸۵) ابن عمرؓ

یہ عبداللہ بن عمر بن الخطاب ہیں غزوہ خندق، بیعت رضوان اور تمام مشاہد اور جہادوں میں شریک رہے کان اماماً واسع العلم متین الدین وافر الصلاح (مناوی ۱۳۰) زہد وتقویٰ کا نمونہ تھے ۷۳ یا ۷۴ھ میں انتقال ہوا۔ تذکرۃ الحفاظ میں ہے۔ ومناقبه جمة اثنى عليه النبي صلى الله عليه وسلم ووصفه بالصلاح وعن ابن الحنفية قال كان ابن عمر حبر هذه الامة قال سعيد بن المسيب لو شهدت لاحد انه من اهل الجنة لشهدت لابن عمر وذكرنا فع ان عبدالله تبع امر رسول الله صلى الله عليه وسلم وآثاره وافعاله حتى كانه خيف على عقله (تذكرة الحفاظ ج ا ص ۳۷)

(۱۸۶) الفضل بن موسیٰؒ

ابوعبداللہ کنیت ہے السینانی ہیں قریہ سینان کی طرف نسبت ہے المروزی ہیں اصحاب ستہ نے ان سے تخریج کی ہے ثقاتِ صغار التابعین سے ہیں الذہبی فرماتے ہیں

ماعلمت فيه ليناً الا ماروى عن ابن المديني انه قال له مناكير روى عن هشام بن عروة وطبقته وعنه ابن راهويه وخلق مات سنة احدى او ثنتين وتسعين ومائة من التاسعة (مناوى ۱۳۱) قال ابن معين وابن سعد ثقة قال ابوحاتم صدوق قال وكيع اعرفه ثقة صاحب سنة ذكره ابن حبان في الثقات (تهذيب ج۸ ص ۲۵۷)

(۱۸۷) ابوتمیلہؒ

ان کا نام یحییٰ بن واضح ہے المروزی الانصاری ہیں۔ اخرج حديثه الستة (جمع ۱۳۱) تميلة بروزن عيلة کے ہے وتميلة دابة برية كالهر امام احمد نے فرمایا لا بأس به۔ ابن معین کہتے ہیں ثقة (مناوى

۱۳۱) ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں اور ان سے احمد ابن ابی شیبہؒ اور الدورقی روایت کرتے ہیں قال ابو حاتم ثقة فی الحدیث ادخله البخاری فی الضعفاء وقال صاحب المیزان لم اره فی الضعفاء للبخاری ذکراً ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج ۱۱ ص ۲۵۷)

(۱۸۸) ﴿زید بن حبابؒ﴾

کنیت ابوالحسن ہے الشکلی خراسانی پھر کوفی ہیں حافظ الحدیث ہیں اصحاب ستہ نے ان سے تخریج کی ہے۔قال الذهبی لا بأس به وقال ابن حجر صدوق ویخطئی فی حدیث الثوری (مواهب ۹۵) حسین بن واقد سے روایت کرتے ہیں اور آپؒ سے احمد وغیرہ نے روایت کی ہے مات سنة ثلاث ومائتین (مناوی ۱۳۱) آپ اندلسمیں قاضی تھے ابن حبان نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ قال ابو حاتم صدوق صالح وقال علی بن المدینی والعجلی ثقة (تهذیب ج۳ ص ۳۲۷)

(۱۸۹) ﴿عبدالمومن ابن خالدؒ﴾

الحنفی المروزی ہیں مرو کے قاضی تھے۔ابوحاتم نے کہا لا بأس به السلیمانی نے کہا فیه نظر. الذہبی نے کہا صدوق. خرج له ابوداؤد وقال الحافظ العراقی ولیس له عند المولف الا هذا الحدیث من السابعة خرج له ابوداؤد والمصنف (مناوی ۱۳۱) مذکورہ تینوں راوی عبدالمومن سے روایت کرتے ہیں۔حسن ابن بریدہ اور عکرمہ سے روایت کرتے ہیں اور آپؒ سے ابوتمیلہ، فضل بن موسیٰ وغیرہ روایت نقل کرتے ہیں ذکرہ ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۶ ص ۳۸۳)

(۱۹۰) ﴿زیاد بن ایوب البغدادیؒ﴾

زیاد عماد کے وزن پر ہے ابوھاشم کنیت ہے طوسی ہیں دلویہ ان کا لقب ہے مگر لقب سے وہ غضبناک ہو جاتے تو پھر ان کا لقب احمد پڑ گیا (مناوی ۱۳۲) ثقہ ہیں حافظ الحدیث ہیں اخرج حدیثه الشیخان والترمذی والنسائی (جمع ۱۳۲) روی عن عبداللّٰہ بن ادریس ومروان بن معاویة وعنه البخاری وابوداؤد والترمذی والنسائی قال المروزی عن احمد اکتبوا عنه فانه شعبة الصغیر وقال ابو اسحق

الاصبحانی لیس علی بسیط الارض احد اوثق من زیاد بن ایوب قال ابو حاتم صدوق (۲۵۲ھ) میں وفات پائی (تھذیب ج۳ ص ۳۰۶)

(۱۹۱) ﴿امّه﴾

قال الزین العراقی ویحتاج الحال الی معرفة حالها ولم ار من ترجمها (مناوی ۱۳۲)

(۱۹۲) ﴿عبداللہ بن محمد بن الحجاجؒ﴾

ابن خزیمہؒ وغیرہ نے ان سے علم حدیث اخذ کیا ہے صرف ترمذی ہی ان سے تخریج کرتے ہیں۔ صدوق اخرج حدیثه الترمذی فقط (جمع ۱۳۳) ۲۵۵ھ میں انتقال ہوا۔ ابو یحییٰ آپؒ کی کنیت اور الصواف سے مشہور تھے روی عن ابی عامر العقدی وابی معمر وعنه الترمذی وموسیٰ ابن هارون روی عن البزار وقال هو ختن معاذ بن هشام روی عن الترمذی حدیث اسماء بنت یزید کان کمّ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الی الرسغ (تھذیب ج۶ ص ۷)

(۱۹۳) ﴿مُعاذ بن ھشامؒ﴾

مُعاذ میم کے ضمہ کے ساتھ ہے اخرج حدیثه الستة ' البصری ہیں ابن عدی نے کہا صدوق ہیں لیس بحجة وربما غلط ۲۰۰ھ میں انتقال ہوا (جمع 'مناوی ۱۳۳)
ابتدائی سکونت یمن میں تھی پھر بصرہ کو مسکن بنایا روی عن ابیه وابن عون وشعبة وعنه احمد واسحٰق وابن المدینی ذکرہ ابن حبان فی الثقات ابن قانع فرماتے ہیں ثقہ اور مامون ہیں آپؒ فرماتے ہیں میں نے قتادہ سے دس ہزار حدیثیں سنی ہیں (تھذیب ج۱۰ ص۱۷۸)

(۱۹۴) ﴿ابیؒ﴾

مراد ھشام ہیں وهو ابن ابی عبداللہ ' الدستوائی نسبت ہے کیونکہ الدستوائیة کپڑا بیچا کرتے تھے تو اسی طرف منسوب ہوگئے یہ ایک خاص قسم کا کپڑا ہے جو بلادِ اھواز کے ایک خاص شہر سے طلب کیا جاتا تھا اس شہر کا نام دستواء تھا۔ کان یبیع الثیاب التی تجلب من دستواء روی عن قتادة ویونس

الامکاف وعنہ شعبۃ بن الحجاج واسم ابیہ سنبر الربعی قال العجلی بصری ثقۃ ثبت فی الحدیث حجۃ الدانہ یری القدر (تھذیب ج ۱۱ ص ۴۰) قال فی الکاشف کان یطلب العلم للہ وقال ابوداؤد الطیالسی کان ھشام امیر المؤمنین فی الحدیث (مواھب ۲۷) ۱۵۴ھ میں انتقال ہوا

(۱۹۵) ﴿ بدیلؒ ﴾

اسم مصغر ہے ابن میسرۃ سے مزید توضیح کردی گئی ہے تاکہ دوسروں کے ساتھ التباس نہ ہو کیونکہ بدیل کی ایک جماعت ہے۔ العقیلی بھی مصغر ہے یہ ابن میسرہ کی صفت ہے۔ وثقہ جماعۃ وفی نسخ ابن صلیب بالصغیر والصواب الاول لانہ لم یثبت ابن صلیب (مواھب ۲۷) روی عن انس وعبداللہ بن شقیق وعطاء وعنہ قتادۃ وشعبۃ قال ابن سعد وابن معین والنسائی ثقۃ وقال ابوحاتم صدوق ذکرہ ابن حبان فی الثقات فی الطبقۃ الثالثۃ قال البخاری عن علی ابن المدینی مات ۱۳۰ھ (تھذیب ج ۱ ص ۴۲۷)

(۱۹۶) ﴿ شھر بن حوشبؒ ﴾

شھر ' فلس کے وزن پر اور حوشب ' جعفر کے وزن پر ہے حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ثابت وغیرہ روایت کرتے ہیں ابن معینؒ اور احمدؒ نے ان کی توثیق کی ہے ابن حجرؒ نے کہا صدوق ربما وھم وقال ابن ھارون ضعیف (مواھب ۲۷) ۱۱۱ یا ۱۱۲ھ میں انتقال ہوا۔ صدوق کثیر الارسال اخرج حدیثہ البخاری فی تاریخہ والخمسۃ فی صحاحھم وقال المصنف فی جامعہ حدیث حسن غریب (جمع ۱۳۴) آپؒ کی کنیت ابوسعید اور شامی لقب ہے امام نسائی نے فرمایا لیس بالقوی وقال العجلی شامی تابعی ثقۃ روی عن اسماء احادیث حسانا (تھذیب ج ۴ ص ۳۲۴)

(۱۹۷) ﴿ حضرت اسماءؓ ﴾

باپ کا نام یزید ہے انصاریہ تھی یہ ہیں کنیت ام سلمہ ہے ان سے مرویات کی تعداد ۸۱ ہے امام بخاریؒ نے ان سے الادب المفرد میں تخریج کی ہے وروی عنھا الاربعۃ۔ علامہ بیجوریؒ فرماتے ہیں قتلت یوم

الیرموک تسعة بخشبة وقتلت ایضاً جماعة من الروم کمافی التقریب (مواهب ۶۷)

(۱۹۸) ﴿عروۃ بن عبداللہ بن قشیرؒ﴾

الجعفی ہیں ابن حجرؒ نے کہا ثقہ ہیں ابن سیرین اور ایک طائفہ سے روایت کرتے ہیں ان سے سفیان وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ خرج لہ ابوداؤد وابن ماجة (مواهب ۶۸) ابو مهل الکوفی سے مشہور تھے ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال ابوزرعة ثقة (تهذیب ج۷ ص ۱۶۷)

(۱۹۹) ﴿معاویہ بن قرۃؒ﴾

کان عالماعاملاً ثقة ثبتاً ولد یوم الجمل ومات سنة ثلاث عشرة ومائة خرج له الجماعة (مناوی ۱۳۵) روی عن ابیه ومعقل بن یسار وابی ایوب الانصاری وعنه ثابت البنانی وبسطام بن مسلم قال یحییٰ بن معین ثقة وکذا قال العجلی والنسائی وابوحاتم۔ قال مطر الاعنق عن معاویة بن قرة لقیت من الصحابة کثیراً منهم خمسة وعشرون من مزینة قال ابن حبان کان من عقلاء الرجال (تهذیب ج۱۰ ص ۲۱۵)

(۲۰۰) ﴿ابیہؒ﴾

یعنی قرۃ بن ایاس بن ہلال المزنی مراد ہیں صحابی ہیں۔ نزل بالبصرة ومات سنة اربع وستین خرج له الائمة (مناوی ۱۳۵) ابو معاویہ کنیت تھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اس سے اس کے بیٹے معاویہ نے روایت کی قتل فی حرب الازارقة مع عبدالرحمٰن بن عیسیٰ فی زمن معاویة وذکرہ ابن سعد فی طبقة الخندقیین (تهذیب ج۸ ص ۳۳۱)

(۲۰۱) ﴿عبد بن حمیدؒ﴾

حمید مصغر ہے ان کا نام عبدالحمید ہے بعض نے کہا نصر ہے۔ ثقة حافظ ذوتصانیف (مواهب ۶۸) علی بن عاصمؒ نضر بن شمیل اور ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں ان سے امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کی ہے۔ ۲۴۹ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۰۲) ﴿محمد بن الفضلؒ﴾

کنیت ابوالنعمان ہے نسبت السدوسی البصری ہے حافظ ہیں مکثر ہیں اور ثقہ ہیں لکنہ اختلط آخراً فترک الاخذ عنہ خرج لہ الجماعۃ (مواھب ۶۸) ۲۲۴ھ میں انتقال ہوا۔ آپ عارم کے ساتھ معروف تھے جریر بن حازم و مھدی بن میمون سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بخاریؒ وغیرہ روایت کرتے ہیں وفی الزھرۃ روی عنہ اکثر من مائۃ حدیث قال الدارقطنی تغیربآخرہ وما ظھر لہ بعد اختلاطہ حدیث منکر وھو ثقۃ وقال العجلی بصری ثقۃ رجل صالح (تھذیب ج۹ ص ۳۵۷)

(۲۰۳) ﴿حبیب بن الشھیدؒ﴾

طبیب کے وزن پر ہے تابعی صغیر ثقۃ ثبت خرج لہ الستۃ (مواھب ۶۴) الازدی البصری ہیں صغیر ادرک ابا الطفیل (مناوی ۱۳۷) ۱۴۵ھ میں انتقال ہوا۔ وروی عن الحسن بن ثابت وعمرو بن دینار وعنہ شعبۃ والثوری وقال ابن معین والنسائی والعجلی والدار قطنی ثقۃ ذکرہ ابن حبان فی الثقات (تھذیب ج۲ ص ۱۲۲)

(۲۰۴) ﴿سعید بن ایاس الجریریؒ﴾

جریری نسبت ہے۔ مصغراً احد ائمۃ وھو احد الثقات الاثبات وثقہ جمع تغیر قلیلاً ولذا ضعفہ یحییٰ القطان خرج لہ الجماعۃ (مواھب ۷۰) قال ابن معین ھو ثقۃ وقال ابوحاتم الرازی من کتب عنہ قدیماً ھو صالح حسن الحدیث (جمع ۱۳۹) روی عن ابی الطفیل وابی عثمان النھدی وعبداللہ بن بریدۃ وعنہ بشر بن المفضل و ابوقدامۃ والثوری قال العجلی بصری ثقۃ واختلط بآخرہ ۱۴۴ھ میں وفات پائی (تھذیب ج۴ ص ۶)

(۲۰۵) ﴿ھشام بن یونسؒ﴾

الکوفی اللؤلؤی ہیں ثقہ ہیں ابوداؤد اور خود مصنف ان سے روایت کرتے ہیں ۲۵۲ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۱۴۵) آپؒ حفص بن غیاث محاربی اور ابن عیینۃ وغیرھم سے روایت کرتے ہیں۔ قال

النسائی ثقة وقال المطین کان صدوقاً ذکرہ ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج ۱۱ ص ۵۲)

(۲۰۶) القاسم بن مالک المزنیؒ

الکوفی ہیں المزینة قبیلہ کی طرف منسوب ہیں احمدؒ ابن عرفہ اور دیگر کئی محدثین ان سے روایت کرتے ہیں۔ خرج له الشیخان والنسائی وابن ماجة قال ابن حجر صدوق فیه لین (مواهب ۱۷) اخرج حدیثه الجماعة الا ابا داؤد (جمع ۴۲۰) ۱۹۰ھ میں انتقال ہوا۔ قال ابوداؤد عن احمد کان صدوقا ذکرہ ابن حبان فی الثقات قلت ذکرہ ابن سعد فی اهل الکوفة وقال کان ثقة صالح الحدیث بقی الیٰ بعد التسعین ومائة (تهذیب ج۸ ص ۲۹۸)

(۲۰۷) عون بن ابی جحیفةؒ

شعبہؒ سفیان اور دیگر کئی محدثین ان سے روایت کرتے ہیں وثقوہ خرج له الستة (مواهب ۷۱) قال ابن معین وابو حاتم والنسائی ثقه ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال خلیفة مات فی آخر ولایة خالد علی العراق وقال ابن قانع مات ۱۱۶ ھ (تهذیب ج۸ ص ۱۵۱) ۱۱۶ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۰۸) علی بن خشرمؒ

المروزی ہیں حافظ ہیں مسلمؒ نسائیؒ اور ابن خزیمہؒ ان سے روایت کرتے ہیں نسائیؒ نے ثقہ کہا ہے ۲۵۷ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۱۴۲) وهو ابو الحسن الحافظ قریب بشر الحافی روی عن حفص بن غیاث وعیسیٰ بن یونس وعنه مسلم والترمذی والنسائی ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال النسائی ثقة وفی الزهرة روی عنه مسلم تسعة (تهذیب ج۷ ص ۲۷۸)

(۲۰۹) عبید اللہ بن ایادؒ

بن لقیط السدوسی ابو السلیل الکوفی روی عن ابیه وکلیب بن وائل وعبداللّٰه بن سعید وعنه ابن المهدی وابن المبارک ذکرہ ابن حبان فی الثقات وعن ابن معین ثقة وکان عریف قومه قال النسائی والعجلی ثقة ۔۱۶۹ھ میں انتقال ہوا (تهذیب ج۷ ص ۳) صدوق خرج له الستة الا ابن ماجة لکن لینه البزار (مواهب ۷۲)

(۲۱۰) ﴿عفان بن مسلمؒ﴾

الباھلی الصفار البصری الثقة الثبت الذی قال فی حقه یحییٰ القطان وما ادراک ما یحییٰ القطان اذا وافقنی عفان لا ابالی من خالفنی قال الذھبی وقد آذیٰ ابن عدی نفسه بذکرہ له فی الضعفاء لکنه تغیّر قبل موته بایام مات سنة عشرین ومائتین خرج له الستة (مناوی ۱۴۴) روی عن داؤد وشعبة وابوعوانة وعنه البخاری وابوبکر بن ابی شیبه واحمد بن حنبل قال العجلی عفان بصری ثقة ثبت صاحب سنة وقال ابوحاتم امام متقن . قال حنبل بن اسحٰق وامر المامون اسحق بن ابراھیم الظاھری ان یدعو عفان الی القول بخلق القرآن فان لم یجب فاقطع عنه رزقه وھو خمس مائة درھم فی الشھر فاستدعاہ فقرأ قل ھو اللّٰہ احد حتی ختمھافقال مخلوق ھذا قال یا شیخ ان امیر المومنین یقول ان لم یجب اقطع رزقه فقال وفی السماء رزقکم وما توعدون وخرج ولم یجب (تھذیب ج۷ ص ۲۰۵)

(۲۱۱) ﴿عبداللّٰہ بن حسان العنبریؒ﴾

تمیمی ہیں ابوالجنید کنیت ہے حبان سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے الحوضی روایت کرتے ہیں ۔ قال فی الکاشف ثقة وفی التقریب مقبول من السابعة بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابوداؤد نے اپنی صحیح میں ان سے روایت کی ہے (مواھب ۷۳)

(۲۱۲) ﴿دحیبةؒ﴾

العنبریة مقبولة من الثالثة خرج لھا البخاری فی تاریخه وابوداؤد (مناوی ۱۴۴) روت عن جدھا حرملة بن عبداللّٰہ العنبری وعن جدة ابیھا قیلة بنت مخرمة وعنھا عبداللّٰہ بن حسان العنبری وھی جدته ذکرھا ابن حبان فی الثقات (تھذیب ج۱۲ ص ۴۲۵)

(۲۱۳) ﴿علیبةؒ﴾

شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ دحیبة اور صفیة دونوں بہنیں تھیں اور دونوں عبداللّٰہ بن

حسان العنبری کی حقیقی جدات تھیں ایک مادری جدہ (نانی) اور ایک پدری جدۃ (دادی) اور یہ دونوں علیبۃ کی بیٹیاں تھیں اسلئے ترمذی ۳۹۹ میں عبداللہ بن حسان العنبری کی روایت اس طرح ہے ۔
حدثتنی جدتای صَفِیّۃُ ودحیۃ بنتی علیبۃ والصواب عن جدتیہ دحیۃ وصفیۃ (جمع ۱۴۵) اس کی مزید وضاحت یوں بھی کی جاسکتی ہے کہ دحیۃ اور صفیۃ دونوں علیبۃ کی بیٹیاں تھیں پھر دحیۃ اور صفیۃ کی شادیاں ہوئیں۔ دونوں کی اولاد میں سے ایک کا بیٹا اور دوسری کی بیٹی جوان ہوگئیں پھر ان دونوں کا آپس میں نکاح کردیا گیا اسی نکاح میں عبداللہ بن حسان العنبری پیدا ہوئے جو اس حدیث کے راوی ہیں دحیۃ اور صفیۃ میں سے گویا ایک عبداللہ کی نانی اور دوسری دادی ہے جن سے عبداللہ نے روایت اخذ کی ہے یہ دونوں بہنیں صحابیہ رسول حضرت قیلۃ بنت مخرمہ کی پروردہ تھیں جن سے ان دونوں نے روایت اخذ کی تھی (ملخصا از جمع ۱۴۵)

(۲۱۴) ﴿قیلۃ بنت مخرمہؓ﴾

صحابیہ رسول ہیں وقیل العنزیۃ وقیل العنبریۃ صحابیۃ لھا حدیث طویل فی الصحاح خرج لھا البخاری فی الادب وابو داؤد (مناوی ۱۴۵) روی حدیثھا عبداللہ بن حسان العنبری عن جدتیہ صفیۃ ودحیۃ ابنتی علیبۃ وکانتا ربیبتی قیلۃ وکانت جدۃ ابیھا جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع حریث بن حسان وافد بنی بکر بن وائل (تہذیب ج ۱۲ ص ۴۷۳)

(۲۱۵) ﴿حبیب بن ابی ثابتؒ﴾

ابو یحیٰ کنیت ہے الاعور ہیں الاسدی الکاہلی اور الکوفی ہیں صدوق ثقۃ المجتھد الکبیر الشان احد الاعلام الکبار روی عن ابن عباس وجندب وعنہ سفیان وامم مات سنۃ تسع عشرۃ ومائۃ خرج لہ البخاری فی الادب والخمسۃ (مناوی ۱۴۸) قال البخاری عن علی بن المدینی لہ نحو مائتی حدیث قال العجلی کوفی تابعی ثقۃ وقال ابو حاتم صدوق ثقۃ وقال ابن عدی وقد حدث عنہ الائمۃ وھو ثقۃ حجۃ (تہذیب ج۲ ص ۱۵۶)

(۲۱۶) ﴿سمرۃ بن جندبؓ﴾

جلیل القدر صحابی ہیں صدوق الحدیث ہیں عظیم الامانۃ من عظماء حفاظ المکثرین (مواھب ۷۴) مات سنۃ ثمان او تسع وخمسین وقیل ستین (مناوی ۱۴۸)

روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن ابی عبیدۃ وعنہ ابناہ سلیمان وسعد وعبداللہ بن بریدۃ کان الحسن وابن سیرین وفضلاء اھل البصرۃ یثنون علیہ قال ابن سیرین کان عظیم الامانۃ صدوق الحدیث یحب الاسلام واھلہ قال ابن عبدالبر مات بالبصرۃ سنہ ثمان وخمسین سقط فی قدر مملوءۃ ماء حارا فکان ذلک تصدیقا لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ ولابی ھریرۃ وثالث معھمایعنی ابا محذورۃ آخرکم موتا فی النار . وقد جاء فی سبب موتہ غیر ماذکر (تھذیب ج۴ ص ۲۰۷)

قدمت بہ أمہ المدینۃ وھو صغیر ' بعد أن توفی أبوہ 'وتزوجھاأنصاری ' وکان فی حجرہ حتی کبر 'وأجازہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المقاتلۃ یوم أحد وغزا مع النبی غزوات ' ثم سکن البصرۃ ' وکان زیادیستخلفہ علیھا إذا سارالی الکوفۃ وعلی الکوفۃ إذا سار إلی البصرۃ روی لہ مائۃ حدیث ' اتفق البخاری ومسلم علی حدیثین .(اتحافات ص۱۱۱)

(۲۱۷) ﴿یحییٰ بن زکریاؒ﴾

الہمدانی الکوفی ہیں احد الفقھاء الکبار المحدثین الاثبات قیل لم یغلط قط خرج لہ الستۃ (مواھب ۷۴) ۱۸۳ھ میں مدائن میں انتقال ہوا۔

روی عن ابیہ والاعمش وابن عون وعاصم الاحول وعنہ یحییٰ بن آدم واحمد بن حنبل ویحییٰ بن معین .

قال ابن المدینی ھومن الثقات وقال ایضاانتھی العلم الیہ فی زمانہ قال ابو حاتم مستقیم الحدیث ثقۃ صدوق قال العجلی ثقۃ وھو ممن جمع لہ الفقہ والحدیث وکان علی قضاء المدائن ویعد من حفاظ الکوفیین بالحدیث متقنا ثبتا صاحب سنۃ (تھذیب ج ۱۱ ص ۱۸۳)

(۲۱۸) ﴿ ابیؒ ﴾

مراد زکریا ہیں صدوق مشہور حافظ وثقه احمد وقال ابوحاتم لین (مواهب ۷۴) وقال ابوزرعة صویلح یدلس (مناوی ۱۴۹) ۱۴۹ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۱۹) ﴿مصعب بن شیبہؒ﴾

العبدی المکی ہیں من الخامسة خرج له مسلم قال ابوحاتم لا یحمدونه والدار قطنی لین واحمد له مناکیر وابوداؤد ضعیف (مناوی ۱۴۹) روی عن ابیه وعمة ابیه صفیة وطلق بن حبیب وعنه ابنه زرارة وابن جریج ومسعر قال یحییٰ ابن معین والعجلی ثقة وقال ابن سعد کان قلیل الحدیث (تهذیب ج ۱۰ ص ۱۴۷)

(۲۲۰) ﴿ صفیةؒ ﴾

یہ شیبة العبدریة کی بیٹی ہے بنوعبدالدار کی طرف نسبت ہے من صغار الصحابة (مناوی ۱۴۹) روت عن النبی صلی الله علیه وسلم وعائشة وام حبیبة روی عنها ابنها منصور وقتادذکرها ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج ۱۲ ص ۴۵۸)

(۲۲۱) ﴿ الشعبیؒ ﴾

مشہور فقیہ ہیں کبار تابعین سے ہیں روی عن خمس مائة صحابی وکان یمازح (مناوی ۱۵۰) یہاں پر شعبی فتح ش کے ساتھ ہے اصل نام عامر بن شراحیل ہے والشعبی (بالضم) هو معاویة ابن حفص الشُعبی نسبة لجده والشِعبی (بالکسر) هو عبدالله بن مظفر الشعبی کلهم محدثون (مواهب ۷۵) علامہ ذھبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ میں "الشعبی علامة التابعین ابوعمرو " کے عنوان سے تقریباً دس صفحات میں آپؒ کا تذکرہ فرمایا ہے هو من شعب همدان مولده فی اثناء خلافة عمر فی ما قیل کان اماما حافظا فقیها متفننا ثبتا وکان یقول ما کتبت سوداء فی بیضاء ..وهو اکبر شیخ لأبی

حنیفةؓ روی عن ابی ھریرة وابن عباس وعائشة وعبداللہ بن عمر وعنه اسمٰعیل بن ابی خالد والاعمش وابو حنیفة وخلق قال احمد العجلی مرسل الشعبی صحیح عن ابی بکر قال قال لی ابن سیرین الزم الشعبی فلقد رائیته یستفتی والصحابة متوافرون قال عاصم الاحول ماراٴیت احداً اعلم بحدیث اھل الکوفة والبصرة والحجاز من الشعبی واستعمل ابن ھبیرة الشعبی علی القضاء الخ (تذکرة الحفاظ ج ۱ ص ۷۹)

(۲۲۲) ﴿عروةؒ﴾

ثقة خرج له الستة (مواھب ۷۵) الثقفی الکوفی ولی امرة الکوفة ثقة مات بعد الستین خرج له الستة (مناوی ۱۵۰) آپؒ کا لقب ابو یعفور تھا ۷۵ھ میں حجاج نے آپ کو کوفہ کا والی بنایا روی عن ابیه وعائشة وعنه الشعبی ونافع بن جبیر وعباد بن زیاد وغیرھم قال العجلی کوفی تابعی ثقة قلت وذکره ابن حبان فی الثقات وقال کان من الافاضل اھل بیته (تھذیب ج۷ ص ۱۷۱)

(۲۲۳) ﴿ابیهٖؒ﴾

مراد حضرت مغیرة ہیں مشہور صحابی ہیں وکان من خلعة المصطفیٰ صلی اللہ علیه وسلم خرج له الستة (مناوی ۱۵۰) شھد الحدیبیة وما بعدھا وروی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم وعنه اولاده عروۃ وحمزة وعقار وغیرھم قال ابن سعد کان یقال له مغیرة الرأی وشھد الیمامة وفتوح الشام والقادسیة . قال ابو القاسم البغوی کان اول من وضع دیوان البصرة (تھذیب ج۱۰ ص ۲۳۵)

(۲۲۴) ﴿ایوب السختیانیؒ﴾

کبار مشاہیر فقہاء سے ہیں احد المشاھیر الکبار الثقات ثقة ثبت حجة من وجوه الفقھاء العباد الزھاد وحج اربعین حجة خرج له الجماعة (مناوی ۱۵۲) ۱۳۱ھ میں انتقال ہوا۔ صاحب تذکرة الحفاظ ان کا ترجمہ اس طرح ذکر کرتے ہیں۔ ایوب بن ابی تمیمة کیسان الامام ابوبکر السختیانی البصری الحافظ احد الاعلام . قال ابن المدینی له نحو ثمان مائة حدیث وقال شعبة کان ایوب سید العلماء روی عن عمرو بن سلمة وسعید بن جبیر وابی قلابة وعنه شعبة ومعمر والحماد ان

والسفیانان (تذکرۃ الحفاظ ج۱ ص ۱۳۰)

(۲۲۵) ﴿محمد بن سیرینؒ﴾

البصری ہیں اکابر تابعین میں سے ہیں۔ ھو تابعی جلیل مشھور امام فی علم التعبیر اخرج حدیثہ الائمۃ الستۃ وھو من موالی انس کاتبہ علی عشرین الفاً فاداھا وعتق وکان لہ اولاد ستۃ کلھم نجباء محدثون وھم محمد ومعبد وانیس ویحییٰ وحفصۃ وکریمۃ ومن نوادر الاسانید روی محمد عن یحییٰ عن انیس حیث وقع فی الاسناد ثلاثۃ اخوۃ (جمع ۱۵۳) تیس صحابہ کرام کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ کان ثقۃ ماموناً فقیھاً اماماً ورعاً فی فقہٖ فقیھاً فی ورعہ قال ابن عون لم ار فی الدنیا مثلہ ۱۱۰ھ میں انتقال ہوا۔ (مناوی ۱۵۳) صاحب تذکرۃ الحفاظ لکھتے ہیں۔ کان فقیھا اماما غزیر العلم ثقۃ ثبتا علامۃ فی التعبیر رأسا فی الورع وامّہ صفیۃ مولاۃ لابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ (تذکرۃ الحفاظ ج۱ ص ۷۸)

(۲۲۶) ﴿جعفر بن سلیمان الضبعیؒ﴾

بنی ضبعہ قبیلہ کی طرف نسبت ہے بعض نسخوں میں ضبیعی بھی آیا ہے ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ صدوق زاھد لکنہ ینسب الی التشیع (جمع ۱۵۵) کان من العلماء الزھاد علی تشیعہ بل رفضہ وثقہ ابن معین وضعفہ ابن القطان وقال احمد لا باس بہ (مناوی ۱۵۵) علامہ ابن حجر فرماتے ہیں روی عن ثابت البنانی وابن جریج وعطاء بن السائب وعنہ الثوری وعبدالرحمٰن بن مھدی ومالک بن دینار قال ابن حبان کان جعفر من الثقات فی الروایات غیر انہ ینتحل الی اھل البیت ولم یکن بداعیۃ الی مذھبہ قال البزار انما حدیثہ فمستقیم (تھذیب ج۲ ص ۸۱)

(۲۲۷) ﴿مالک بن دینارؒ﴾

ھو تابعی مشھور (جمع ۱۵۵) بصرہ کے علماء اور زھاد سے ہیں نسائی اور ابن حبان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے ائمہ اربعہ نے تخریج کی ہے بخاریؒ نے ان سے اپنی تاریخ میں تخریج کی ہے روی عن

انس مات سنة ثلاثين ومائة (مناوی ۱۵۵) چونکہ صحابی منقطع ہے اسلئے یہ حدیث مرسل ہے فالحدیث مرسل (جمع ۱۵۵) کان ابوہ من سبی سجستان وقیل من کابل روی عن انس بن مالک وابن سیرین وعطاء بن ابی رباح وعنه ابان بن یزید وصدقة بن موسیٰ ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال کان یکتب المصاحف بالاجرة ویتقوت باجرته (تهذیب ج۱۰ ص ۱۳)

(۲۲۸) ﴿ دلهم بن صالح ﴾

دلہم جعفر کے وزن پر ہے ابوداؤدؒ نے کہا لا باس بہ ابن معین نے کہا کہ ضعیف ہے' شعبی وغیرہ سے روایت کرتا ہے۔ خرج له ابو داؤد وابن ماجة والبخاری (مواهب ۸۷) کندہ قبیلہ سے ہیں اسلئے الکندی الکوفی سے معروف ہیں روی عن عطاء وعکرمة وعنه وکیع وابونعیم وعبیداللہ بن موسیٰ قال ابوحاتم هو احب الی من بکیر بن عامر (تهذیب ج۳ ص ۱۸۴)

(۲۲۹) ﴿ حجیر بن عبداللہ ﴾

اخرج حدیثه ابوداؤد والترمذی وابن ماجة (جمع ۱۵۶) قال الذهبی یجهل وحسن له المصنف وفی التقریب مقبول من الثامنة خرج له ابوداؤد (مناوی ۱۵۶) روی عن عبداللہ بن بریدة وعنه دلهم بن صالح اخرجوا له حدیثا واحدا فی المسح علی الخف وحسنه الترمذی ذکرہ ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۲ ص ۱۸۹) ابن بریدہ کا تذکرہ صفحہ ۱۵۴ پر گذر چکا ہے۔ ابن بریدة وهو الصواب' وفی بعض النسخ ابوبریدة وغلطه القسطلانی (اتحافات ۱۱۹)

(۲۳۰) ﴿ الحسن بن عیاش ﴾

الاسدی الکوفی ہیں ان کی معین نے توثیق کی ہے۔ اخرج حدیثه مسلم والترمذی والنسائی (جمع ۱۵۷) مات سنة اثنین وثلاثین ومائة قال الحافظ الزین العراقی ولیس للحسن بن عیاش عند المولف الا هذا الحدیث الواحد (مناوی ۱۵۷) روی عن الاعمش ومغیرة وابی اسحٰق الشیبانی وعنه ابن المبارک وابن مهدی ویحییٰ بن آدم قال النسائی والعجلی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات

له فی صحیح مسلم حدیث واحد فی الجمعة وقال الطحاوی ثقة حجة (تهذیب ج ۲ ص ۲۷۰)

(۲۳۱) ﴿ خالد الحذاءؒ ﴾

الحذاء کا معنی پارہ دوز یعنی موچی' جوتے بنانے والا ایک لفظ خصاف بھی بولا جاتے ہیں جوتوں کی مرمت کرنے والے' اس نام سے امام خصافؒ بھی مشہور ہوئے ہیں۔

مگر خالد موچی نہیں تھے بلکہ موچیوں کے بازار میں موچیوں کے ساتھ ان کی نشست و برخاست تھی ویسمی به لقعوده فی سوق الحذائین (مناوی ۱۵۹) بعض کہتے ہیں کہ موچیوں کے خاندان سے شادی کی تھی او لکونه تزوج منهم اولکونه کان کثیراً ما یقول احذ هذا الحذو علی هذا الحدیث لالکونه حذاء (مناوی ۱۵۹) شیخ عبدالرؤف لکھتے ہیں ثقة امام حافظ تابعی جلیل القدر کثیر الحدیث واسع العلم مات سنة احدی واربعین ومائة خرج له الجماعة وقدعیب بدخوله فی عمل السلطان (جمع ۱۵۹) خرج له الجماعة (مواهب ۸۱) ۸۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۳۲) ﴿ یعقوب بن ابراھیمؒ ﴾

ابویوسف الملنی روی عن ابیه وشعبة وعنه ابن معین واسحٰق قال ابن سعد کان ثقة مامونا یقدم علی اخیه فی الفضل والورع والحدیث قال العجلی ثقة ۲۰۸ھ میں وفات ہوئی (تهذیب ج ۱۱ ص ۳۳۳) ثقة مکثر خرج له الجماعة ویعقوب بن ابراهیم فی الرواة کثیر جدا وکان ینبغی تمییزه (مناوی ۱۶۰)

(۲۳۳) ﴿ ابواحمد الزبیریؒ ﴾

هو محمد بن عبدالله بن الزبیر الاسدی الکوفی روی عن یحییٰ بن ابی الهیثم وعیسیٰ بن طهمان وسفیان الثوری وعنه ابنه طاهر واحمد بن حنبل وبندار قال النصر بن علی سمعت احمد الزبیری یقول لا ابالی ان یسرق منی کتاب سفیان انی احفظه کله وقال ابن نمیر هو صدوق فی الطبقة الثالثة من اصحاب الثوری ما علمت الاخیر ا مشهور بالطلب ثقة صحیح الکتاب وقال

ابوحاتم عابد مجتهد حافظ للحديث له اوهام مات سنة ثلاث ومائتين (تهذيب ج۹ ص ۲۲۷)
زبیری ان کے جدامجد زبیر کی طرف نسبت ہے الکوفی ہیں اخرج حدیثه الستة (جمع ۱۶۰) ثقة ثبت لكنه يخطى في حديث الثوری مات سنة ثمان ومائتين من التاسعة (مناوی ۱۶۰)

(۲۳۴) ﴿عیسٰی بن طہمانؒ﴾

یہ ابوبکر البصری ہیں طہمان عطشان کے وزن پر ہے نزيل الكوفة عن انس وناس وعنه يحيٰى بن آدم وقبيصة وعروة ووثقوه وفي التقريب صدوق خرج له البخاری والنسائی (مناوی ۱۶۰) قال ابوحاتم ثقة لاباس به يشبه حديثه حديث اهل الصدق مابحديثه بأس ابن حبان يتفرد بالمناكير (تهذيب ج۸ ص ۱۹۳)

(۲۳۵) ﴿سعید بن ابی سعید المقبریؒ﴾

ان کا نام کیسان تھا مقبری کی نسبت اس لئے کی جاتی ہے کہ نسبة لزيارة القبور او حفظها او لكون عمر جعله على حفرها فالمقبری صفة لابی سعيد وهو كثير الحديث ثقة وقال احمد لاباس به لكنه اختلط قبل موته بثلاث سنين وروايته عن عائشة وام سلمة مرسلة مات سنة ثلاث وعشرين ومائة او قبلها او بعدها خرج له الجماعة (مناوی ۱۶۱) قال ابن المدينی وابن سعد والعجلی وابوزرعة والنسائی ثقة قال ابن معين هو اثبت الناس في سعيد بن ابی ذئب روی عن سعد وابی هريرة وعنه مالك وابن اسحق وابن ابی ذئب وغيرهم كان ابوه مكاتبا لامرأة (تهذيب ج۳ ص ۳۴)

(۲۳۶) ﴿عبید بن جریجؒ﴾

التيمی روی عن ابن عمر وابن عباس وابی هريرة وعنه زيد بن عتاب وسليمان بن موسیٰ قال ابوزرعة والنسائی ثقة ذكره ابن حبان في الثقات له عندهم حديث واحد عن ابن عمر في لبس النعل السبتية قلت وقال العجلی مكی تابعی ثقة (تهذيب ج۷ ص ۵۷) اخرج حديثه الشيخان وغيرهما وهو مدنی تابعی (جمع ۱۶۱)

(۲۳۷) ﴿ابن ابی ذئبؒ﴾

نام محمد بن عبدالرحمٰن ہے الامام الکبیر الشان ثقة فقیه فاضل عالم باسل کامل روی عن عکرمة ونافع وخلق وعنه معمر وابن المبارک وابن وهب وامم کان عظیم الشان وقال احمد کان افضل من مالک ولما حج المهدی ودخل المسجد النبوی قاموا الاابن ابی ذئب فقیل له قم لامیر المومنین قال انما تقوم الناس لرب العالمین فقال المهدی دعوه قامت منی کل شعرة (مناوی ۱۶۲) وقال ابن حبان فی الثقات کان من فقهاء اهل المدینة وعبّادهم وکان من اقْوَل اهل زمانه للحق قال الخلیلی ثقة اثنی علیه مالک حدیثه فخرج فی الصحیح اذا روی عنه الثقات فشیوخه شیوخ مالک لکنه قدیروی عن الضعفاء ۱۵۸ھ میں وفات ہوئی (تهذیب ج۹ ص ۲۷۰)

(۲۳۸) ﴿صالحؒ﴾

هو ابن النبهان روی عن ابی الدرداء وعائشة وابی هریرة وعنه موسیٰ وابن عقبة وابن ابی ذئب وابن جریج قال مالک لیس بثقة وقال احمد بن حنبل قد روی عنه اکابر اهل المدینة وهو صالح الحدیث ما اعلم به باسا ذکره ابوالولید الباجی فی رجال البخاری (تهذیب ج۴ ص ۴۰۷)

ثقة ثبت مگر آخر عمر میں مزاج میں تغیر آ گیا تھا اسلئے یاتی باشیاء تشبه الموضوعات فاستحق الترک وکان قبل تغیره ثبتاً (مناوی ص ۱۶۲) ۱۲۵ھ میں انتقال ہوا۔

یہ حضرت التوامة کے مولیٰ تھے وهی امرأة لها صحبة وهی من صغار الصحابة (مواهب ۸۲) وسمیت توأمة لانها کانت مع اخت فی بطن وهی اخت ربیعة ابن امیة (جمع ۱۶۲)

(۲۳۹) ﴿السدیؒ﴾

یہ السدی الکبیر سے مشہور ہیں والسدة باب الدار نسب الیها لبیعه المقانع بباب مسجد الکوفة واسمه اسماعیل بن عبدالرحمن (مناوی ۱۶۲) اور ایک دوسرے السدی الصغیر ہیں جن کا نام حفید السدی ہے السدی الکبیر ثقہ ہیں وثقه احمد خرج له الجماعة الا البخاری (مواهب ۸۲) ۱۲۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۴۰) ﴿من سمع﴾

شیخ البیجوریؒ فرماتے ہیں قال العسقلانی ولم ار فی روایة التصریح باسم من حدث السدی واظنه عطاء بن السائب فانه اختلط آخرا (مواهب ۸۲)

(۲۴۱) ﴿عمرو بن حریثؓ﴾

القرشی المخزومی ہیں صغیر صحابی ہیں خرج له الجماعة (مواهب ۸۳) قال الواقدی مات النبی صلی الله علیه وسلم وهو ابن عشرة وروی عنه ابنه جعفر وخلیفة واصبغ وعطاء بن السائب وغیرهم (جمع ۱۶۲)

(۲۴۲) ﴿الاعرجؒ﴾

احمد کے وزن پر ہے نام عبدالرحمن باپ کا نام هرمز ہے ابوداؤد والمزنی کے لقب سے مشہور ہیں ثقة ثبت عالم (مناوی ۱۶۳) اسکندریہ میں ۱۱۷ھ میں انتقال ہوا۔ روی عن ابی هریرة وابی سعید وابن عباس وعنه زید بن اسلم وصالح بن کسیان والزهری قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث قال العجلی مدنی تابعی ثقة قال ابن لهیعة عن ابی النضر کان الاعرج عالما بالانساب والعربیة (تهذیب ج۶ ص ۲۹۰)

(۲۴۳) ﴿محمد بن مرزوق ابوعبداللہؒ﴾

الباہلی ہیں جبکہ محمد بن مرزوق بن عثمان البصری ۔ دوسرے صاحب ہیں اس دوسرے صاحب سے اصحاب ستہ میں سے کسی نے بھی روایت نہیں کی ہے لم یرو عنه احد من الستة کما فی التقریب (مواهب ۸۵) جبکہ ابوعبداللہ الباہلی سے مسلم ابن ماجہ اور ابن خزیمہ روایت کرتے ہیں مات سنة ثمان واربعین ومائتین (مناوی ۱۶۸) اس کی نسبت دادا کی طرف کی گئی ہے جیسے کہ علامہ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ یہ دراصل محمد بن محمد بن مرزوق بن بکیر الباہلی ہیں قال ابوحاتم صدوق ذکرہ ابن حبان فی الثقات وفی الزهرة روی عنه (م) سبعة احادیث وذکرہ منسوبا الی جدہ (تهذیب ج۹ ص ۳۸۲)

(۲۴۴) ﴿عبدالرحمٰن بن قیس ابومعاویہؒ﴾

الضبی الزعفرانی ہیں کذبہ ابوزرعۃ وغیرہ (مناوی ۱۶۸) کذا ذکرہ ابن حجر فی التقریب اخرج حدیثہ الستۃ (جمع ۱۶۸) قال ابن حجر سکن بغداد ثم نیسابور روی عن ہشام وشعبۃ وحمید الطویل وعنہ ابوداؤد الطیالسی ومحمد بن مرزوق واحمد بن منصور قال ابن عدی عامۃ ما یرویہ لہ یتابعہ علیہ الثقات (تہذیب ج۶ ص ۲۳۲)

(۲۴۵) ﴿عبداللہ بن وہبؒ﴾

اخرج حدیثہ النسائی وابن ماجۃ ایضاً (جمع ۱۶۸) احد الاعلام الاثبات صاحب التصانیف خرج لہ الجماعۃ (مناوی ۱۶۹) ۱۲۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۷۷ھ میں انتقال ہوا۔ روی عن ابیہ وعنہ ابراہیم بن عمر وداؤد بن قیس وابو الہذیل وغیرہم قال بن معین ہو اقدم من اخیہ عبدالرحمن (تہذیب ج۶ ص ۶۷)

(۲۴۶) ﴿ابوعوانۃؒ﴾

ہو الوضاح ثقۃ ثبت من السابعۃ خرج لہ الجماعۃ (مناوی ۱۷۰) روی عنہ الستۃ (جمع ۱۷۰) ہو وضاح بن عبداللہ الیشکری کان من سبی جرجان رأی الحسن وابن سیرین وسمع من معاویۃ بن قرۃ حدیثا واحدا وروی عن اشعث بن ابی الشعثاء وقتادۃ وغیرہم وعنہ شعبۃ وحبان بن ہلال وسعید بن منصور وغیرہم قال ابن سعد کان ثقۃ صدوقا وقال العجلی ابوعوانۃ بصری ثقۃ (تہذیب ج۱۱ ص ۱۰۳)

(۲۴۷) ﴿ابوبشرؒ﴾

امام ترمذی فرماتے ہیں ان کا نام جعفر بن ابی وحشیہ ہے اختلف فیہ ثقۃ وضعفاً (جمع ۱۷۲) ہو جعفر بن ایاس الیشکری الواسطی بصری الاصل ثقۃ مات سنۃ خمس وعشرین ومائۃ وقیل سنۃ ستۃ وعشرین ومائۃ (مناوی ۱۷۱) روی عن عباد بن بشر وسعید بن جبیر وعکرمۃ وعنہ

الاعمش وایوب وشعبة قال ابوزرعة والعجلي والنسائي ثقة وقال ابن معين طعن عليه شعبة في حديثه عن مجاهد قال من صحيفة (تهذيب ج۲ ص ۱۷)

(۲۴۸) ﴿حفص بن عمر بن عبید الطنافسیؒ﴾

الطنافس کے ساتھ منسوب ہیں منسوب الی طنافس جمع طنفسة. البساط الذي له حمل وحصير بن سعف قدره ذراع فكان النسبة للعمل او البيع اشعاراً بانه صار علما له بالغلبة واشتهر به وهو ثقة (جمع ۴ ۱۷) روى عن زهير بن معاوية وعنه علي بن المديني ومحمود بن غيلان قلت قال العجلي كوفي ثقة (تهذيب ج۲ ص ۳۵۲)

(۲۴۹) ﴿محمد بن عبداللہ الانصاریؒ﴾

اس نام کے تین افراد ہیں والمسمیٰ بهذا الاسم ثلاثة (جمع ۴ ۱۷) یہ ان میں سب سے بڑے ہیں ان کے دادے کا نام المثنیٰ ہے دوسرے کے دادے کا نام حفص ہے تیسرے کے دادے کا نام ''زیاد'' ہے اخرج حديثه الستة (جمع ۴ ۱۷) قاضي البصرة قال ابوزرعة صالح الحديث وابن معين ثقة ثبت (مناوی ۴ ۱۷) ۲۱۵ھ میں انتقال ہوا۔ روی عن ابيه وسليمان التيمي وحميد الطويل وعنه البخاري وقتيبة بن سعيد ومحمد بن بشار وغيرهم قال الاحوص عن ابن معين ثقة وقال ابوحاتم صدوق قال النسائي ليس به بأس وذكره ابن حبان في الثقات (تهذيب ج۹ ص ۲۴۴)

(۲۵۰) ﴿ابي يعني عبدالله بن المثنیؒ﴾

صدوق كثير الغلط من السادسة خرج البخاري والنسائي (مناوی ۴ ۱۷) الانصاري البصري روى عن ثمامة بن عبدالله والحسن البصري وثابت البناني وعنه ابنه محمد وابوقتيبة ومسدد وغيرهم ذكره ابن حبان في الثقات وقال ربما اخطأ وقال العقيلي لايتابع على اكثر حديثه (تهذيب ج۵ ص ۳۳۸)

(۲۵۱) ﴿ثمامةؒ﴾

ابن عبدالله بن انس بن مالک الانصاري البصري قاضيها صدوق وثقه احمد واشار ابن معين

الی تضعیفه عزل سنة عشر ومائة مات بعد ذلک بقلیل خرج له البخاری (مناوی ۱۷۳) روی عن جملة انس والبراء بن عازب وعنه ابن اخیه عبدالله بن المثنی وحمید الطویل وحماد بن سلمة قال احمد والنسائی ثقة وقال العجلی تابعی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۲ ص ۲۶)

(۲۵۲) ﴿نصر بن علی الجہضمیؒ﴾

ابوعمرو کنیت ہے ملک عراق کے شہر بصرہ میں ایک محلہ بنام الجہاضم ہے نسبة الی جهاضمة محلة بالبصرة (جمع ۱۷۵) وکان احد الحفاظ الاعلام الثقات طلب للقضاء فقال استخیر فدعا علی نفسه فمات خرج له الجماعة (مواهب ۸۸) روی عن ابیه ویزید بن زریع وعبد الاعلیٰ وعیسیٰ بن یونس وغیرهم روی عنه الجماعة وابوزرعة وابوحاتم قال النسائی وابن خراش ثقة قال ابوبکر بن ابی داؤد کان المستعین بعث الی نصر بن علی لیولیه القضاء فقال لامیر البصرة ارجع فاستخیر اللّٰه تعالیٰ فرجع الیٰ بیته فصلی رکعتین ثم قال اللهم ان کان لی عندک خیر فاقبضنی الیک فنام فنبهوه فاذا هو میت مات ۲۵۰ھ (تهذیب ج۱۰ ص ۳۸۴)

(۲۵۳) ﴿نوح بن قیسؒ﴾

الحرانی ہیں نسبة الی حران وهی قبیلة من الازد وهو بصری صدوق (جمع ۱۷۵) صالح الحال حسن الحدیث وکان یتشیع ووثقه احمد لکن نقل عن یحییٰ تضعیفه وقال البخاری لم یصح حدیثه مات سنة ثلاث او اربع وثمانین ومائة خرج له مسلم والاربعة خلا البخاری (مناوی ۱۷۵) روی عن اخیه خالد بن مقیس وثمامة وایوب وابن عون وعنه یزید بن هارون وعفان ومسلم بن ابراهیم قال ابوداؤد ثقة بلغنی عن یحییٰ انه ضعفه وقال النسائی لیس به بأس وقال ابن شاهین فی الثقات قال ابن معین هو شیخ صالح الحدیث (تهذیب ج۱۰ ص ۴۳۲)

(۲۵۴) ﴿خالد بن قیسؒ﴾

یہ ابن رباح المصری کے بیٹے ہیں ثقة، صدوق و قال البخاری لا یصح حدیثه من التاسعة خرج له مسلم وابوداؤد (مناوی ۱۷۵) روی عن عطاء وعمرو بن دینار وقتادة وابومسلمة وعنه اخوه نوح بن

قيس وعلى بن نصر الجهضمى ومسلم بن ابراهيم قال ابن معين ثقة وذكره ابن حبان فى الثقات قلت وقال العجلى ثقة (تهذيب ج ۳ ص ۹۷)

(۲۵۵) ﴿سعید بن عامرؒ﴾

الضبعی ہیں ابو محمد کنیت ہے البصری ہیں اخرج حديثه الستة (جمع ۱۷۱) احد الاعلام ثقة مامون صالح ربما وهم من التاسعة مات سنة ثمان ومائتين خرج له الستة (مناوی ۱۷۲) روى عن شعبة وهمام بن يحيىٰ وسعيد بن ابى عروبة وعنه احمد وعلى بن المدينى وبندار وغيرهم قال يحيىٰ بن سعيد هو شيخ المصر منذ اربعين سنة وقال ابو حاتم كان رجلا صالحا وكان فى حديثه بعض الغلط وهو صدوق ذكره ابن حبان فى الثقات مولده ۱۲۲ھ مات ۲۰۸ھ (تهذيب ج ۴ ص ۴۴)

(۲۵۶) ﴿حجاج بن منہالؒ﴾

السلمی البصری ہیں ابو محمد کنیت ہے اخرج حديثه الستة (جمع ۷۷) ثقة من التاسعة ورع عالم مات سنة ست او سبع عشرة ومائتين (مناوی ۷۷) روى عن جرير بن حازم والحمادين وشعبة وعنه ابو موسىٰ وبندار والفضل بن عباس قال ابو حاتم ثقة فاضل وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث وقال العجلى ثقة رجل صالح (تهذيب ج ۲ ص ۱۸۲)

(۲۵۷) ﴿ابن جریجؒ﴾

المکی ہیں مشہور فقیہ ہیں احد الاعلام اول من صنف فى الاسلام قال يحيىٰ هو اثبت من مالك مات سنة خمسين ومائة (مناوی ۷۷) هو عبدالملك بن عبدالعزيز بن جريج ابو الوليد روى عن حكيمة بنت رقيقة وابيه عبد العزيز وعطاء بن ابى رباح وكثيرين وعنه الاوزاعى والليث ويحيىٰ بن سعيد الانصارى وغيرهم قال على بن المدينى نظرت فاذا الاسناد تدور على ستة فذكرهم ثم قال فصار علم هؤلاء الى من صنف فى العلم منهم من اهل مكة عبدالملك بن جريج. قال الميمونى سمعت ابا عبدالله غير مرة يقول كان ابن جريج من اوعية العلم وقال ابو عاصم كان من العباد وكان يصوم الدهر الا ثلاثة ايام من الشهر (تهذيب

ج۲ ص ۳۵۷)

(۲۵۸) ﴿ عبداللہ بن نمیرؒ ﴾

الھمدانی ابوھشام الکوفی ثقة من التاسعة خرج له الجماعة (مناوی ۱۷۸) اخرج حدیثه الستة (جمع ۱۷۸) روی عن اسماعیل بن ابی خالد والاعمش وھشام بن عروة وعنه ابنه محمد وابوخیثمة وعلی بن المدینی وابو کریب قال ابوحاتم کان مستقیم الدھر وقال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث صدوق ذکرہ ابن حبان فی الثقات (تھذیب ج۶ ص ۵۲)

(۲۵۹) ﴿ محمد بن سہل البغدادیؒ ﴾

التیمی مولاھم ابوبکر اخرج حدیثه مسلم والترمذی والنسائی (جمع ۱۸۵)

(۲۶۰) ﴿ یحییٰ ابن حسانؒ ﴾

ثقة امام رئیس خرج له الجماعة الاابن ماجة مات سنة ثمان ومائتین (مناوی ۱۸۵)

(۲۶۱) ﴿ سلیمان بن بلالؒ ﴾

ثقة امام جلیل ولی خراج المدینة مات سنة اثین وسبعین ومائة خرج له الکل (مناوی ۱۸۵)

(۲۶۲) ﴿ شریک بن عبداللہؒ ﴾

وثقه ابوداؤد وقال ابن معین لا باس به. (مناوی ص۱۸۵)

(۲۶۳) ﴿ ابراھیم بن عبداللہؒ ﴾

ابن حنین ثقة مات بعد المائة خرج له الستة (مناوی ۱۸۵)

(۲۶۴) ﴿ عن ابیه ﴾

مرادعبداللہ بن حنین ہیں ثقة من الثالثة خرج له الجماعة له صحبة کان یخدم المصطفیٰ ثم وھبه للعباس (مناوی ۱۸۵)

(۲۶۵) ﴿احمد بن صالحؒ﴾

المصری ہیں لہ نسبۃ الی مصر ثقۃ حافظ تکلم فیہ لکن اثنیٰ علیہ غیر واحد روی عنہ البخاری وابوداؤد(مواھب ۹۱)

(۲۶۶) ﴿ابورافعؒ﴾

نام عبدالرحمن ہے حماد بن سلمہ کے شیخ ہیں قال البخاری فی حدیثہ منا کیر من الرابعۃ روی لہ الاربعۃ (مناوی ۱۸۶)

(۲۶۷) ﴿ابراھیم بن الفضلؒ﴾

ای ابن سلیمان المخزومی لا ابراھیم بن الفضل بن سوید ومانحن فیہ شیخ مدنی روی عنہ المصنف وابن ماجۃ قال ابن معین ضعیف لا یثبت حدیثہ لیس بشئی وقال جمع متروک وقال احمد لیس بقوی (مواھب ص ۹۲)

(۲۶۸) ﴿ابوالخطابؒ﴾

نام زیاد بن حافظ ہے ثقہ ہیں حافظ ہیں خرج لہ المصنف(مواھب ۹۲)

(۲۶۹) ﴿عبداللہ بن میمونؒ﴾

ضعیف بالاتفاق (جمع ۱۸۷) قال البخاری ذاھب الحدیث وقال ابوحاتم متروک وقال ابوزرعۃ واہ وقال ابن حبان لا یجوز الاحتجاج بہ خرج لہ المصنف (مواھب ۹۲)

(۲۷۰) ﴿جعفر بن محمدؒ﴾

ای الصادق لقب بہ لکمال صدقہ وورعہ اخرج حدیثہ البخاری فی التاریخ ومسلم والاربعۃ وامہ ام فروۃ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر وامھا اسماء بنت ابی بکر ولذلک کان یقول ولدنی الصدیق مرتین (مواھب ۹۲) لقب بالصادق لکمال صدقہ اخرج حدیثہ البخاری فی التاریخ ومسلم والاربعۃ کانت لہ مواعظ جلیلۃ ونصائح غالیۃ قال یوماً لسفیان الثوری اذا انعم اللہ

علیک بنعمة فاحببت بقاء ها فاکثر من الحمد والشکر علیها واذا استبطأت الرزق فاکثر من الاستغفار واذا اکربک امر من سلطان وغیرہ فاکثر من ذکر لاحول ولاقوة الا باللّٰہ مانها جناح الفرج وکنز من کنوز الجنة (اتحافات ۱۴۱)

(۲۷۱) ﴿ عن ابیہ ﴾

ای محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب الملقب بالباقر لانہ بقر العلم ای شقہ وعلم اصلہ وفرعہ وجلیّہ وخفیّہ وامہ ام عبداللّٰہ بنت الحسن بن علی بن ابی طالب وھو تابعی جلیل سمع جابرا وانساً وروی لہ البخاری ومسلم (جمع ۱۸۷)

(۲۷۲) ﴿ الصلت بن عبداللّٰہؒ ﴾

بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب اخرج حدیثہ ابوداؤد والترمذی (جمع ۱۸۷) من السادسة وثقوہ (مناوی ۱۸۷)

(۲۷۳) ﴿ ابن ابی عمرؒ ﴾

نام محمد ہے یحییٰ کے فرزند ہیں ینسب الی جدہ (جمع ۱۸۸)

(۲۷۴) ﴿ ایوب بن موسیٰؒ ﴾

ای ابن عمرو بن سعید بن العاص الاموی اخرج حدیثہ الستة (جمع ۱۸۸) قال الازدی لا یقوم اسناد حدیثہ قال الذهبی ولا عبرة بقولہ مع توثیق احمد ویحییٰ من السادسہ (مناوی ۱۸۸)

(۲۷۵) ﴿ محمد بن عیسیٰؒ ﴾

ان کی کنیت ابوجعفر ہے وھو ابن الطباع اخرج حدیثھا البخاری فی التعلیق الاربعة (جمع ص ۱۹۰) یہ حکاک یعنی نگینہ بنانے والے نقاش الخاتم تھے یہ حافظ مکثر اور اور فقیہ تھے امام ابوداؤد کا ارشاد ہے ان کو چالیس ہزار احادیث یاد تھیں وقال ابوحاتم ثقة مامون ما رأینا احفظ للابواب منہ

روی له الستة (مواهب ص ۹۴)

(۲۷۶) ﴿عباد بن العوامؒ﴾

ابوحاتم نے ان کو ثقہ کہا ہے وقال احمد حدیثه عن ابن ابی عروبة مضطرب (مناوی ۱۹۰)

(۲۷۷) ﴿سعید بن عروبہؒ﴾

اپنے وقت کے امام تھے ان کی بہت سی مولفات ہیں قدری تھے خرج له الستة (مناوی ۱۹۰) ۱۵۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۷۸) ﴿محمد بن عبید المحاربیؒ﴾

المحاربی عرب کے ایک قبیلہ المحارب کی طرف نسبت ہے امام ابوداؤد ترمذی اور نسائی نے ان سے تخریج کی ہے ۲۴۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۷۹) ﴿عبدالعزیز بن ابی حازمؒ﴾

قال احمد لم یکن یعرف بطلب الحدیث ولم یکن بالمدینة بعد مالک افقه منه ویقال ان کتب سلیمان بن بلال وقعت الیه ولم یسمعها وقال ابن معین ثقة مات سنة اربع وثمانین ومائة خرج له الجماعة (مناوی ۱۹۰)

(۲۸۰) ﴿سعید بن ابی الحسنؒ﴾

یہ حضرت حسن بصریؒ کے بھائی ہیں ثقہ ہیں خرج له الجماعة' اوساط التابعین سے ہیں اخرج حدیثه الستة وهذا الحدیث مرسل لانه من اوساط التابعین لکن یشهد له الحدیث المتقدم (جمع ۱۹۳) ۱۰۰ھ میں انتقال ہوا روی عن علی وابن عباس وعبدالرحمن بن سمرة وعنه اخوه الحسین وقتادة وسلیمان قال ابوزرعة والنسائی ثقة وذکره خلیفة فی الطبقة الثانیة من قراء اهل البصرة قال العجلی تابعی ثقة (تهذیب ج۴ ص ۱۵)

(۲۸۱) ﴿ابوجعفر محمد بن صدران البصریؒ﴾

صدوق ثقة خرج لہ ابوداؤد والترمذی والنسائی (مناوی ۱۹۴)هو ابن ابراهيم بن صدران المؤذن وقد ينسب الى جده روى عن على بن عبدالاعلىٰ ومعتمر بن سليمان وطالب بن حجير روى عنه ابوداؤد والترمذی والنسائی قال ابوداؤد ثقة وقال النسائي لا بأس به ذكره ابن حبان فى الثقات مات ۲۴۳ ھ (تهذيب ج۹ ص ۱۱)

(۲۸۲) ﴿طالب بن حجیرؒ﴾

امام بخاری نے ان سے ادب مفرد میں تخریج کی ہے اور ترمذیؒ نے بھی وارتضاه المصنف وضعفه القطان (مواهب ۹۴) قال الذهبی صدوق من السابعة (مناوی ۱۹۴) العبدی البصری روى عن هودة بن عبدالله العصری وعنه قيس بن حفص الدارمي ومحمد بن ابراهيم قال ابوزرعة وابو حاتم شيخ ذكره ابن حبان فى الثقات وقال ابن عبد البرهو عندهم من الشيوخ ثقة (تهذيب ج۵ ص ۸)

(۲۸۳) ﴿ہود بن عبداللہؒ﴾

مقبول من الرابعة يعدّ فى البصريين خرج له البخاری فى الادب المفرد (مناوی ۱۹۴) هو ابن عبدالله بن سعد العبدی العصری روى عن جده مزيدة بن جابر وعنه طالب بن حجير ذكره ابن حبان فى الثقات (تهذيب ج ۱۱ ص ۷۵)

(۲۸۴) ﴿جدہؒ﴾

جو والدہ کی طرف سے ہے یعنی نانا ان کا نام مزیدہ بن مالک العصری بن عبدالقیس ہے جمہور کے نزدیک یہی معروف ہے علی ما اختاره الجزری فی تصحيح المصابيح (جمع ۱۹۴)

(۲۸۵) ﴿محمد بن شجاع البغدادیؒ﴾

یہ المروذی ہیں ابن حبانؒ نے انہیں ثقات میں شمار کیا ہے ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے اخرج حنيفه

الترمذی والنسائی (جمع ۱۹۵) واحترز به عن محمد بن شجاع المدائنی وهو ضعیف متروک رمی بالبدعة (مناوی ۱۹۵) ۲۴۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۸۶) ﴿ابوعبیدہ الحدادؒ﴾

بخاری ابوداؤد ترمذی اورنسائی نے ان سے تخریج کی ہے ثقة تکلم فیه الازدی بلا حجة (مناوی ۱۹۵) آپ کنیت سے مشہور ہیں نام عبدالواحد بن واصل ہے بغداد کے رہنے والے تھے روی عن ابن عون وعثمان بن سعد وعنه احمد ابو خیثمة قال العجلی وابوداؤد ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات قلت وثقه الدار قطنی والخطیب ۱۹۰ھ میں انتقال ہوا . (تهذیب ج۶ ص ۳۹۰)

(۲۸۷) ﴿عثمان بن سعدؒ﴾

الکاتب المودب البصری قال فی الکاشف لینه غیر واحد خرج له ابوداؤد (مناوی ۱۹۵)ضعیف اخرج حدیثه ابوداؤد والترمذی (جمع ۱۹۵) روی عن انس والحسن البصری وابن سیرین وعنه شعبة وابو عبیدة الحداد وروح بن عبادة قال ابو جعفر السبتی عثمان بن سعید الکاتب بصری ثقة وقال الحاکم فی المستدرک بصری ثقة عزیز الحدیث.

(۲۸۸) ﴿ابوسعید عبداللہ بن سعید الاشجؒ﴾

حافظ ثقة امام اهل زمانه قال بعضهم مارایت احفظ منه خرج له الستة (مواهب ۹۷) ۲۵۷ھ میں انتقال ہوا۔ روی عن اسماعیل بن علیة وحفص بن غیاث وابی اسامة وعنه الجماعة وابوزرعة وابوحاتم وابن خزیمة قال ابوحاتم ثقة صدوق امام زمانه ذکره ابن حبان فی الثقات وفی الزهرة روی عنه (خ) ثمانیة ومسلم سبعین حدیثا (تهذیب ج۵ ص ۲۰۸)

(۲۸۹) ﴿یونس بن بکیرؒ﴾

قال ابن معین صدوق وقال ابوداؤد لیس بحجة یوصل کلام ابن اسحاق بالاحادیث خرج له البخاری فی التعلیق ومسلم وابوداؤد (مواهب ۹۷)۱۹۹ھ میں انتقال ہوا۔ الکوفی الحافظ روی عن

ابی خلدة خالد بن دینار وطلحة بن یحییٰ وعنه ابنه عبدالله ویحییٰ بن معین وسعید بن سلیمان وعن ابن معین انه ثقة صدوق ذکره ابن حبان فی الثقات قال الساجی وکان صدوقا الا انه کان یتبع السلطان وکان مرجیاً (تہذیب ج ۱۱ ص ۳۸۲)

(۲۹۰) ﴿ یحییٰ بن عبادؒ ﴾

مدنی ثقة خرج له الاربعة (مناوی ۱۹۶) هو یحییٰ بن عباد بن عبدالله القرشی روی عن ابیه وجده وعمه حمزة وعنه هشام بن عروة وموسیٰ بن عقبة قال ابن معین والنسائی والدار قطنی ثقة وقال ابو حاتم مات قدیما وهو ابن ست وثلاثین ذکره ابن حبان فی الثقات.

(تہذیب ج ۱۱ ص ۲۰۶)

(۲۹۱) ﴿ ابیه ﴾

ای عباد اخرج حدیثه الستة (جمع ۱۹۶) هو عباد بن عبدالله بن الزبیر روی عن ابیه وجدته اسماء وعائشة وعنه ابنه یحییٰ وابن اخیه عبدالواحد بن حمزة قال النسائی ثقة وذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث قال العجلی مدنی تابعی ثقة واما روایته عن عمر بن الخطاب فمرسلة بلا تردد (تہذیب ج ۵ ص ۸۵)

(۲۹۲) ﴿ جده عبدالله بن الزبیرؓ ﴾

احد العبادلة الاربعة وهو من کبار متأخری الصحابة عالم زاهد عابد استخلف بعد معاویة وتابعه ممالک الاسلام سوی الشام صلبه الحجاج (جمع ۱۹۲) روی عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن ابیه وعن جده (اب الام) ابی بکر و خالته عائشة وعمر وعثمان وعلی وعنه اولاده عباد وعامر وام عمر و واخوه عروة وغیرهم وهو اول مولود فی الاسلام بالمدینة من قریش . حضر وقعة الیرموک وبویع بالخلافة وکانت ولایته تسع سنین وقتله الحجاج بن یوسف سنة ۷۳ھ ۔ قیل للشافعی هل سمع عبدالله بن الزبیر من النبی صلی الله علیه وسلم قال نعم ومات النبی صلی الله علیه وسلم وهو ابن تسع سنین (تہذیب ج۵ ص ۱۸۷)

(۲۹۳) ﴿الزبیر بن العوامؓ﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی اور عظیم المرتبت صحابی ہیں عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اس حدیث میں حضرت طلحہؓ کے حوالے سے انہوں نے ایک واقعہ نقل کیا ہے جبکہ خود حضرت طلحہؓ بھی عشرہ مبشرہ سے ہیں ایمان لانے میں خاندان قریش میں ان کا ساتواں نمبر ہے مجلس شوریٰ کے ارکانِ ستہ میں سے ایک تھے جنگ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک رہے سخاوت وفیاضی پر خوش ہوتے تھے ایک مرتبہ سات لاکھ دراہم میں زمین فروخت کر کے تمام رقم فقراء ومساکین میں تقسیم کر دی ۳۰ یا ۳۶ھ میں انتقال ہوا۔ حواری رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم شهد بدرا وما بعدها وهاجر الهجرتين وهو اول من سلّ سيفا في سبيل الله روى عن النبي صلى الله عليه وسلم وعنه ابناه عبداللّٰہ و عروة ونافع ابن جبير لم يتخلف عن غزوة غزاها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهاجر وهو ابن ثماني عشرة وقال مغيث بن سمي كان للزبير الف مملوك يؤدون الخراج ما يدخل بيته من خراجه درهما (تهذيب ج۳ ص ۲۷۴) شیخ ابراھیم الیجوریؒ لکھتے ہیں والصواب اثبات الزبير في الاسناد وفي بعض النسخ الاقتصار على عبدالله بن الزبير وهو خطأ لأن ابن الزبير لم يحضر وقعة احد فيكون قوله في الحديث قال سمعت النبي يقول اوجب طلحة كذبا محضا لأن مولد ابن الزبير في السنة الثانية من الهجرة وأحد في الثالثة (مواهب ۹۷)

(۲۹۴) ﴿یزید بن خصیفہؓ﴾

نسبة لجده وهو يزيد بن عبدالله بن خصيفة الكندي قال جمع ثقة ناسک واما احمد فقال منكر الحديث خرج له الجماعة (مناوى ۱۹۷) روى عن ابيه والسائب بن يزيد وعنه الجعيد بن عبدالرحمن ومالک وابو علقمة قال الاثرم عن احمد وابو حاتم والنسائي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات (تهذيب ج ۱۱ ص ۲۹۷)

(۲۹۵) ﴿مساور الوراقؒ﴾

الكوفي الشاعر صدوق عابد ربما وهم من التاسعة خرج له مسلم والاربعة (مناوى ۲۰۵) تابع

الورق اوصانعه اومنسوب الی ورق الشجر (جمع ۲۰۵) روی عن سیار ابی الحکم وجعفر بن عمرو وشعیب بن یسار مولی ابن عباس وعنه ابن زائدة وابن عیینة ووکیع وغیرهم ذکره ابن حبان فی الثقات وعن ابن معین ثقة (تهذیب ج ۱۰ ص ۹۴)

(۲۹۶) ﴿جعفر بن عمروؒ﴾

المخزومی ثقة من الطبقة الثالثة روی له الجماعة الاالبخاری (مناوی ۲۰۵) روی عن ابیه وعدی بن حاتم وهو جده لامه وعنه مساور الوراق والمسیب بن شریک قلت ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۲ ص ۸۶)

(۲۹۷) ﴿ہارون ابن اسحٰق الھمدانیؒ﴾

نسبة الی قبیلة بالیمن (جمع ۲۰۶) وهو حافظ ثقة متعبد خرج له النسائی وابن ماجة والمصنف (مواهب ۱۰۰) ۲۵۸ھ میں انتقال ہوا۔ روی عن ابیه وحفص بن غیاث وابن عیینة روی عنه البخاری والترمذی والنسائی وغیرهم قال ابن خزیمة کان من خیار عبادالله وذکره ابن حبان فی الثقات قال النسائی ثقة (تهذیب ج ۱۱ ص ۳)

(۲۹۸) ﴿یحیٰی بن محمد المدینیؒ﴾

نسبة لمدینة رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الاصح واحترز به عن یحییٰ بن محمد المدنی ومانحن فیه صدوق لکن یخطئی خرج له ابوداؤد والمصنف وابن ماجة (مواهب ۱۰۰)

(۲۹۹) ﴿عبدالعزیز بن محمدؒ﴾

المدنی ؒ حدث من کتب غیره فاخطأ قال النسائی حدیثه عن عبدالله العمری منکر من الثامنة خرج له الجماعة (مناوی ۲۰۶) روی عن زید بن اسلم وشریک بن عبدالله ویحییٰ بن سعید الانصاری وعنه شعبة والثوری وابن اسحٰق وغیرهم قال احمد بن حنبل کان معروفا بالطلب واذا حدث من کتابه فهو صحیح واذا حدث من کتب الناس وهم وقال النسائی لیس بالقوی قال المزی روی له البخاری مقرونا بغیره ۱۸۷ھ میں انتقال ہوا (تهذیب ج۶ ص ۳۱۵)

(۳۰۰) ﴿عبیداللہ بن عمرؒ﴾

نسبة الی الجد اذ ھو عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر اخو سالم مات قبل اخیہ سالم کذا فی الکاشف (جمع ۲۰۲)

(۳۰۱) ﴿ابوسلیمان عبدالرحمٰن بن الغسیلؒ﴾

آپ کا پورا سلسلہ نسب یوں ہے ابوسلیمان عبدالرحمٰن بن سلیمان بن عبداللہ بن حنظلة الغسیل بن ابی عامر روی عن حمزة والمنذر والزبیر وعنہ عبداللہ بن ادریس والحسین بن الولید الزبیری ۔قال ابوزرعة والنسائی والدار قطنی ثقة وقال ابن عدی وھو مما یعتبر حدیثہ ویکتب المتوفی ۱۷۲ ھ (تھذیب ج ۶ ص ۱۷۲)غسیل فعیل کے وزن پر ہے صدوق لین من السادسة خرج لہ الجماعة الا النسائی (مناوی ۲۰۹) یہ حضرت غسیل الملائکة کے بیٹے ہیں جن کا نام حنظلہؓ تھا جو غسیل الملائکة کے لقب سے معروف ہیں یعنی فرشتوں کا غسل دیا ہوا جس کا واقعہ یہ ہے کہ جب غزوہ احد کے لئے کوچ کا اعلان ہوا تو یہ اپنی اہلیہ کے ساتھ مشغول تھا اس حالت میں شور سنا معلوم ہوا کہ قافلہ جہاد پا بہ رکاب ہے یہ خبر سنتے ہی دوڑ پڑے اور قافلہ جہاد کے ساتھ چل دیے اتنا موقع نہ مل سکا کہ غسل کر پاتے وہاں پہنچے تو شہید ہو گئے عام شہیدوں کی طرح ان کو غسل نہیں دیا گیا مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ فرشتے ان کو غسل دے رہے ہیں واپسی پر آپؐ نے تحقیق فرمائی تب ان کی اہلیہ سے سارا حال معلوم ہوا تو حضور اقدس ﷺ نے انہیں غسیل الملائکة کا لقب عطا فرمایا دراصل یہ حقیقی جذبہ اور دین سے والہیت کا ایک مظہر ہے ان کے لئے دین پر مرمٹنا اور دین کے لئے جان دے دینا بہت آسان تھا اور وہ اسے مقصدِ حیات اور کامیابی سمجھتے تھے۔

(۳۰۲) ﴿حمید بن ھلالؒ﴾

العدوی البصری ثقة توقف فیہ الانباری لدخولہ فی عمل السلطان وقال ابن قتادة ما کانوا یفضلون احداً علیہ فی العلم روی لہ الجماعة (مناوی ۲۱۰) روی عن عبداللہ بن مغفل وعبدالرحمٰن بن

سمرة وانس وعنه ايوب السختياني وعاصم الاحول قال القطان كان ابن سيرين لا يرضاه قال ابن معين والنسائي ثقة قال ابو هلال ماكان بالبصرة اعلم منه ذكره ابن حبان في الثقات (تهذيب ج۳ص ۴۵)

(۳۰۳) ﴿ابو بردہؓ﴾

روى عن ابيه وعلى وحذيفة وعنه اولاده سعيد وبلال والشعبي قال ابن سعد ثقة كثير الحديث وقال العجلي كوفي تابعي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات ۱۰۴ھ میں انتقال ہوا ۔
(تهذيب ج۱۲ ص ۲۲) ان کا نام عامر یا حارث ہے تابعی ہیں ابوالحسن الاشعریؒ کے جدامجد ہیں بہت بڑے فقیہ اور کوفہ کے قاضی تھے۔ پھر حجاج نے ان کو معزول کر دیا تھا کان من نبلاء العلماء (مناوی ۲۱۰)

(۳۰۴) ﴿ابیہ﴾

اى عن ابى موسى الاشعرى الصحابى الجليل (اتحافات ۱۶۱) واسمه عبدالله بن قيس (مواهب ۲۰۱) قيل انه قدم مكة قبل الهجرة فاسلم ثم هاجر الىٰ ارض الحبشة ثم قدم المدينة مع اصحاب السفينتين بعد فتح خيبر استعمله النبى صلى الله عليه وسلم على زبيد وعدن واستعمله عمر على الكوفة روى عن النبى صلى الله عليه وسلم وعن ابى بكر وعمر وعلى وابن عباس وعنه اولاده ابراهيم وابوبكر وابوبردة قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم اوتى هذا مزمارًا من مزامير آل داؤد قال الشعبي خذوا العلم عن ست فذكره فيهم (تهذيب ج۵ ص ۳۱۷)

(۳۰۵) ﴿موسىٰ بن عبيدةؓ﴾

مصغرا هو الزيدى ضعفوه وقال احمد لا تحل الرواية عنه مات سنة ثلاث وخمسين ومائة خرج له ابن ماجة (مناوى ۲۱۳) روى عن اخويه عبدالله ومحمد واياس بن سلمة وعنه بكار بن عبدالله والثورى وابن المبارك عن ابن حنبل يقول لايكتب حديثه وقال ابوزرعة ليس بقوى الاحاديث

قال النسائی ضعیف (تهذیب ج۱۰ ص ۳۱۹)

(۳۰۶) ﴿ایاس بن سلمہؒ﴾

بن الاکوع فهی نسبة لجده ثقة خرج له الستة و كان سلمة شجاعا راميا فاضلا شهد بيعة رضوان وغزا مع المصطفیٰ سبع غزوات (مناوی ۲۱۳) روی عن ابيه وابن لعمار بن ياسر وعنه ابناه سعيد ومحمد وعكرمة بن عمار قال ابن معين والعجلی والنسائی ثقة قال ابن سعد كان ثقة وله احاديث كثيرة ذكره ابن حبان فی الثقات ۱۱۹ھ میں وفات پائی (تهذیب ج۱ ص ۳۴۰)

(۳۰۷) ﴿مسلم بن نذیرؒ﴾

كوفی يكنی بابی القياض قال الذهبی صالح خرج له البخاری فی الادب والنسائی وابن ماجة. (المواهب ۱۰۳) روی عن حذيفة وعنه ابو اسحٰق السبيعی وزياد بن فياض ذكره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد كان قليل الحديث (تهذیب ج ۱۰ ص ۱۲۶)

(۳۰۸) ﴿حذیفة بن الیمانؓ﴾

كان حذيفة صاحب سر رسول الله صلى الله عليه وسلم فی المنافقين والفتن اسلم هو وابوه قبل بدر وشهد احدا وقتل ابوه فی المعركة قتله المسلمون خطأ فوهب لهم دمه (جمع ۲۱۴) مات سنة ست وثلاثين (مناوی ۲۱۴) واسم اليمان حسيل روى حذيفة عن النبی صلى الله عليه وسلم وعن عمر وعنه جابر بن عبدالله وجندب بن عبدالله قال العجلی استعمله عمر علی المدائن ومات بعد قتل عثمان باربعين يوما وعن حذيفة خيرنی رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الهجرة والنصرة فاخترت النصرة (تهذیب ج۲ ص ۱۹۳)

(۳۰۹) ﴿ابن لهيعةؒ﴾

كصحيفة عبدالله بن لهيعة الحضرمی الفقيه المشهور قاضی مصر قال الذهبی ضعفوه لكن حديث ابن وهب وابن المبارك اوابی عبدالرحمان المقری عنه احسن واجودو بعضهم يصحح روايتهم عنه انتهی (المناوی ص ۲۱۷) و صدوق (جمع ص ۲۱۷) وقال بعضهم خلط

بعد احتراق کتبه و ضعفه النووی فی التهذیب مات سنة اربع و سبعین ومائة (مناوی ص ۲۱۷) هو عبداللّٰه بن لهیعة بن عقبة بن فرعان روی عن الاعرج وابی الزبیر و عنه شعبة و الثوری والاوزاعی قال روح بن صلاح لقی ابن لهیعة اثنین و سبعین تابعیاً قال ابن المدینی عن ابن مهدی لااحمل عنه قلیلاً ولا کثیرا قال الثوری عند ابن لهیعة اصول و عندنا الفروع حکی الساجی عن احمد بن صالح کان ابن لهیعة من الثقات الا انه اذالقن شیئًا حدث به . (تهذیب ج ۵ ص ۳۷۷)

(۳۱۰) ﴿ ابویونسؒ ﴾

قال فی التقریب ثقة (مناوی ص ۲۱۷) هو مولیٰ ابی هریرة لان ابا یونس فی الرواة خمسة مولیٰ ابی هریرة و هو المراد هنا و اسمه سلیم بن جبیر و مولی عائشة و آخر اسمه سالم بن ابی حفصة و آخر اسمه حاتم و آخر اسمه الحسن بن یزید۔(مواہب ص۱۰۳)روی عن ابی هریرة و عن ابی اسید الساعدی و عنه عمرو بن الحارث و حیوة بن شریح وقال النسائی ثقة و ذکره ابن حبان فی الثقات ۱۲۳ھ میں وفات ہوئی(تہذیب ج۴ص۱۴۶)

(۳۱۱) ﴿ سعید بن عبدالرحمن المخزویؒ ﴾

المکی ثقة اخرج حدیثه الترمذی والنسائی (جمع ص ۲۲۰) روی عن هشام بن سلیمان وحسین بن زید وابن عیینة وعنه الترمذی والنسائی وابن خزیمة قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات (تہذیب ج۴ص۴۹)

(۳۱۲) ﴿ عبادبن تمیمؒ ﴾

الانصاری المزنی المدنی ثقة وقیل ان له روایة (جمع ص ۲۲۰) و ثقه النسائی (مناوی ص ۲۲۰) روی عن عمه عبداللّٰه بن زید وجدته ام عمارة وابی قتادة و عنه عمرو بن یحیٰ والزهری قال محمد بن اسحٰق والنسائی ثقة وذکره ابن حبان فی الثقات قال العجلی مدنی تابعی ثقة .

(تہذیب ج۵ص۷۹)

(۳۱۳) ﴿عمہؓ﴾

عبداللہ بن زید بن عاصم خرج له الجماعة وهو اخو تميم لامه وقيل لابيه (مناوی ۲۲۰) صحابی شهير روى صفة الوضوء وغير ذلک ويقال هو الذى قتل مسيلمة الكذاب واستشهد بالحرة وروى عنه الستة (جمع ص۲۲۰) قال ابن سعد بلغني انه قتل بالحرة وقتل معه ابناه خلاد وعلى.
(تہذیب ج۵ ص۱۹۶)

(۳۱۴) ﴿سلمة بن شبیبؒ﴾

النيسا بورى نزيل مكة ثقة من الحادية عشر خرج له مسلم والاربعة. (مناوی ص ۲۲۱) روى عن عبدالرزاق وابى اسامة و عنه الجماعة سوى البخارى قال النسائى ماعلمنا به بأس قال ابونعيم الاصبهانى احد الثقات حدث عنه الائمة والقدماء ذكره ابن حبان فى الثقات وقال الحاكم هو محدث اهل مكة والمتفق على اتقانه و صدقه. مات ۲۴۷ھ (تہذیب ج۴ ص۱۴۹)

(۳۱۵) ﴿عبداللہ بن ابراهيم المدنیؒ﴾

و فى نسخة المدينى متروک الحديث و نسبه ابن حبان الى الوضع لكن اخرج حديثه ابوداؤد والترمذى (جمع ص ۲۲۱) وقال متهم (مناوی ص ۲۲۱) روى عن ابيه واسحق بن محمد و مالک و عنه سلمة بن شبيب والحسن بن عرفة، قال ابن عدى عامة مايرويه لا يتابعه عليه الثقات قال ابن حبان يحدث عن الثقات بالمقلوبات. (تہذیب ج۵ ص۱۳۲)

(۳۱۶) ﴿اسحاق بن محمد الانصاریؒ﴾

مجهول تفرد عنه الغفارى خرج له ابوداؤد. (مناوی ص۲۲۱) روى له ابوداؤد الترمذى فى الشمائل (تہذیب ج۱ ص۲۱۸)

(۳۱۷) ﴿ربیح بن عبدالرحمنؒ﴾

مقبول اخرج حديثه ابوداؤد وابن ماجة (جمع ص ۲۲۱) قال ابوزرعة اسمه سعيد لقب بربيح (مناوی ص۲۲۲) المدنى روى عن ابيه عن جده وعنه ابنه حكيم و كثير بن زيد وفليح بن سليمان.

قال ابن عدی ارجوانه لاباس به وذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۳ص۲۰۷)

(۳۱۸) ﴿عباس بن محمد الدوری﴾

نسبة الی محلة من بغداد اوقریة من قراها ثقة حافظ کان ابن معین اذاذکره قال عباس الدوری صد یقنا و صاحبنا اخرج حدیثه الا ربعة (جمع ص ۲۲۲) هو مولیٰ بن ها شم و قال الا صم لم ارفی مشائخی احسن منه مات سنةاحدی و سبعین و مأتین (منا وی ص ۲۲۲) الحافظ الا مام ابوالفضل الهاشمی سمع حسین بن علی الجعفی وابا النضر حدثعنه اهل السنن الا ربعة، قال النسائی ثقة و قال الاصم لم ارفی مشائخی احسن حدیثامنه قلت کتابة فی الرجال عن ابن معین مجلد کبیر نافع ینبئی عن بصره بهذا الشان (تذکرة الحفاظ ج ۲ص ۵۷۹)

(۳۱۹) ﴿عبدالرحمن بن ابی بکرةؓ﴾

البصری التابعی وهواول مولود ولدفی الاسلام فی بصرة روی عنه الشیخان و غیر هما (جمع ص۲۲۳) سمع کبار الصحابة وروی عنه کبار التابعین اتفقوا علی توثیقه روی له الجماعة (مناوی ص۲۲۳) قال العجلی بصری تا بعی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات.(تہذیب ج۶ص۱۳۵)

(۳۲۰) ﴿ابیه﴾

ای ابی بکرة نفیع بن الحارث صحابی مشهور بکنیته نزل من الطائف حین نادی المسلمون من نزل من الحصار فهو حرفنزل الیهم من البکرة فسمی بها .(جمع ص۲۲۳)

(۳۲۱) ﴿علی بن الاقمرؒ﴾

بن عمر و الودعی، کو فی ثقة من الرابعة خرج له الجماعة .(مناوی ص۲۲۷) قال ابو حاتم ثقة صدوق و ذکره ابن حبان فی الثقات .(تہذیب ج۷ص۲۵۱)

(۳۲۲) ﴿محمد بن المبارکؒ﴾

الصوری نزیل دمشق القلانسی القرشی ثقة من العاشرة خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۳۰) سمع سعید بن عبدالعزیز ومعاویة بن سلام وعنه یحیٰ بن معین والذهلی وثقه جماعة ومن کلامه

اعمل لله فانه انفع لک من العمل لنفسک وعنه علامة المحبة مراقبة المحبوب وتحری رضاه قال ابوزرعة شهدت جنازته بدمشق سنة خمس عشرة ومائتین. (تذکرہ ج۲ص۲۸۶)

(۳۲۳) عطاء بن مسلمؒ

الخفاف الحلبی کوفی نزل حلب ضعفه ابوداؤد وقال ابو حاتم لایحتج به مات سنة تسعین ومائة من التاسعة خرج له النسائی وابن ماجة (مناوی ص ۲۳۰)الخفاف ای صانع الخف اوبائعه (مواهب ص ۱۱۱) روی عن الاعمش وجعفربن برقان والثوری وعنه محمد بن المبارک وموسیٰ بن ایوب النصیبی، عن ابن معین انه ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات. (تہذیب ج۷ص۱۸۹)

(۳۲۴) جعفر بن برقانؒ

بن عبدالله الکلابی قال ابن معین ثقة لیس فی الزهری بذاک مات سنة اربع و خمسین و مائة خرج له البخاری فی تاریخه والجماعة (مناوی ص۲۳۰) قال النسائی لیس القوی فی الزهری وفی غیره لاباس به وذکره ابن المدینی فی الطبقة الثامنة من اصحاب نافع وعن ابن معین انه ثقة (تہذیب ج۲ص۸۴)

(۳۲۵) عطاء بن ابی رباحؒ

و اسمه (ای اسم ابی رباح) اسلم تابعی جلیل (مواهب ص ۱۱۱) هو ابو محمد القرشی مولاهم المکی احد الاعلام تابعی جلیل سمع العبادلة الاربعة وعائشة وعنه ابو حنیفة واللیث وامم مات سنة اربع عشرة ومائة وقیل خمسة عشرة ومائة وله ثمان وثمانون سنة (مناوی ص۲۳۰)علامہ ذہبیؒ تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے ہیں "هو مفتی اهل مکة ومحدثهم قدوة العلم ابو محمد بن اسلم القرشی قال ابو حنیفة ما رایت احداً افضل من عطاء وقال جریج کان المسجد فراشه عشرین سنة وقال عبدالله بن عباس یا اهل مکة تجمعون علیّ وعندکم عطاء. (تذکرۃ الحفاظ ج۱ص۹۸)

(۳۲۶) فضل بن عباسؓ

صحابی ابن عم المصطفیٰ وردیفه بعرفة مات بطاعون عمواس وهو اکبر ولد العباس خرج له

السنة (مناوی ص ۲۳۰) اردفه رسول الله علیه وسلم فی حجة الوداع وحضر غسل رسول الله صلی الله صلی الله وعلیه وسلم روی عن النبی صلی الله علیه وسلم وعنه اخواه عبدالله وقثم (تہذیب ج۸ ص۲۵۲)

(۳۲۷) ﴿سعد بن ابراہیمؒ﴾

الزهری قاضی المدینة ثقة امام عابد یصوم الدهر ویختم کل یوم ختمة مات سنة خمس وعشرین ومائة مکثر مشهور ولهم سعد بن ابراهیم قاضی واسط والاول هو المراد هنا لانه الذی یروی عنه ابن عیینة (مناوی ص۲۳۱) رای ابن عمر وروی عن ابی سلمة وطلحة بن عبیدالله عن ابن معین ثقة وقال الساجی ثقة اجمع اهل العلم علی صدقه والروایة عنه الامالک. (تہذیب ج۳ ص ۴۰۳)

(۳۲۸) ﴿ابن کعب بن مالکؓ﴾

الانصاری والابن عبدالله اوعبدالرحمن وعبدالرحمن بن کعب ثقة مکثر مشهور قیل له رؤیة خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۳۱) ومات سنة سبع اوثمان وتسعین ویقال ولد عبدالرحمن فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم ومات فی خلافة سلیمان بن عبدالملک (جمع ص ۲۳۱) روی عن ابیه واخیه عبدالله وعائشة وجابر وعنه الزهری وسعد بن ابراهیم قال ابن سعد ثقة وهواکثر حدیثا عن اخیه ذکره ابن حبان فی الثقات. (تهذیب ج ۶ ص ۲۴۳)

(۳۲۹) ﴿عن ابیه﴾

ای کعب بن مالک بن ابی کعب الانصاری السلمی المدنی صحابی مشهور وهوا حد الثلاثة الذین خلفوا مات فی خلافة علی رضی الله عنه (جمع ص ۲۳۲) روی عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن اسید بن حضیر وعنه اولاده عبدالله وعبید الله وابن عباس وجابر وغیرهم وهو احد السبعین الذین شهدوا العقبة قال ابن سعد آخی النبی صلی الله علیه وسلم بینه وبین الزبیر وقیل طلحة قال ابن سیرین وکان ثلاثة من الانصار یهاجون عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حسان وابن رواحة وکعب. (تهذیب ج ۸ ص ۳۹۵)

(۳۳۰) ﴿الحسن بن علی الخلالؒ﴾

نسبة الی الخل لصنع اوغیره الهمدانی الحلوانی نسبة الی الحلوان ثقة حافظ صاحب تالیف خرج له الجماعة الا النسائی (مناوی ص ۳۳۴) روی عن عبدالله بن نمیر وابی اسامة ویحیی بن آدم قال یعقوب بن شیبة کان ثقة ثبتا قال ابن عدی له کتاب صنفه فی السنن ذکره ابن حبان فی الثقات . ۲۴۲ھ میں وفات ہوئی۔ (تہذیب ج ۲ ص ۲۶۲)

(۳۳۱) ﴿حسین بن علی بن زید الصدائیؒ﴾

نسبة الی صدا ممدودة قبیلة وهو احد القراء الثلاثة من العشرة (جمع ص ۲۳۴) صدوق ثقة من الاولیاء مات سنة ثمانیة واربعین ومائتین خرج له ابوداؤد والنسائی و الترمذی (مناوی ص ۳۳۴) روی عن ابیه و حسین بن علی الجعفی قال النسائی ثقة وکان حجاج بن الشاعر یمدحه ویقول هو من الابدال . (تہذیب ج ۲ ص ۳۹۰)

(۳۳۲) ﴿یعقوب بن اسحاق الحضرمیؒ﴾

وهو احد القراء الثلاثة من العشرة (جمع ص ۲۳۴) نسبة لحضرموت قبیلة بالیمن وهو مولىٰهم مقری البصرة ثقة خرج له الجماعة الا البخاری (مناوی ص ۳۳۴) قال ابو حاتم و احمد صدوق ذکره ابن حبان فی الثقات مات سنة خمس ومائتین. (تہذیب ج ۱۱ ص ۳۳۵)

(۳۳۳) ﴿عبدالرحمن بن یزیدؒ﴾

هو اخو الاسود بن یزید النخعی ابوبکر الکوفی ثقة مات قبل الجماجم خرج له الجماعة . (مناوی ص ۳۳۷) روی عن ابی هریرة و ابن عمر و عنه المنذر بن نعمان وغیره ذکره ابن حبان فی الثقات و عن عبد الله بن بحیر انه قال من افضل صنعاء و کان اعلم بالحلال والحرام .

(تهذیب ج ٦ ص ٢٦٨)

(۳۳۴) ﴿اسود بن یزیدؒ﴾

بن قیس النخعی مخضرم ثقة جلیل مکثر له ثمانون حجة و عمرة و کان یصوم ویختم فی لیلتین

مات سنة اربع و سبعين خرج له الستة رأى الصديق و روى عن علي . (جمع ص ۲۳۷) قال احمد ثقة ذكره جماعة ممن صنف من الصحابة ذكره ابراهيم النخعي فيمن كان يفتي من اصحاب ابن مسعود و قال ابن حبان في الثقات كان فقيها زاهداً . (تهذيب ج ا ص ۲۹۹)

(۳۳۵) ﴿یحییٰ بن ابی بکیرؒ﴾

العبدی قاضی كرمان ثقة مات سنة ثمان و مائتين خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۱۸) كوفي الاصل سكن بغداد روى عن حريز بن عثمان و ابراهيم بن طهمان و شعبة و عنه عبدالله بن الحارث و ابوبكر بن ابي شيبة قال العجلي شامي تابعي ثقة قال ابو حاتم صدوق ذكره ابن حبان في الثقات. (تہذیب ج ۱۱ ص ۱۲۷)

(۳۳۶) ﴿حریز بن عثمانؒ﴾

سمیع کے وزن پر ہے، بفتح الحاء و كسر زاء و تحتية ساكنة فزاي. (جمع ص ۲۳۸) روى عن عبد الله بن بسر المازني و خالد بن معدان وروى عنه يحيىٰ بن بكير و يزيد بن هارون قال احمد بن حنبل ثقة قال ابن المديني لم يزل من ادركنا من اصحابنا يوثقونه له عند البخاري حديثان مات سنة ثلاث و ستين مائة. (تہذیب ج ۲ ص ۲۰۷) حدث بالشام و العراق وله نحو مائتي حديث وقال لرجل انا اشتم عليا و الله ماشتمته قط. (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۷۷)

(۳۳۷) ﴿سلیم بن عامرؒ﴾

تصغیر کے ساتھ ہے، الرحبي المشرقي الحمصي و رحبة بطن من حمير له نحو مائتي حديث و كان ثبتا ناصبيا مات سنة ثلاث و ستين و مائة و غلط من قال له رؤية خرج له مسلم والاربعة (مناوی ص ۲۳۸) سلیم بن عامر ناصبیت میں غالی نہ تھے۔ ناصبیت اگر قلیل ہو اور غلو نہ ہو تو روایت قابل قبول ہوتی ہے اور اگر ناصبیت میں غلو ہو تو روایت قابل اعتبار نہیں رہتی۔ روى عن ابي امامة و عبدالله بن الزبير و عوف بن مالك و عنه صفوان بن عمرو جرير بن عثمان و عبدالرحمن بن يزيد قال العجلي شامي تابعي ثقة وقال ابو حاتم لاباس به وقال النسائي ثقة ذكره ابن حبان في

الثقات مات (۱۳۰ھ)۔ (تہذیب ج۴ ص۱۲۷)

(۳۳۸) ﴿ابو امامۃ الباہلیؓ﴾

صحابی مشہور سکن الشام هو آخر من مات بها من الصحب (مناوی ص۴۳۸) هو صدی بن عجلان روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وعن عمر وعثمان وعلی وعنه سلیمان بن حبیب المحاربی ومکحول الشامی قال ابن حبان کان مع علی بصفین۔ (تہذیب ج۴ ص۲۶۸)

(۳۳۹) ﴿عبداللّٰہ بن معاویۃ الجمحیؓ﴾

نسبة لجمح جیل لبنی تمیر علی مافی القاموس وهو ابو جعفر البصری عاش نیفاً علی المائة ومات سنة ثلاث واربعین ومائتین خرج له ابو داؤد والنسائی (مناوی ص۴۳۸) روی عن ثابت بن یزید والحمادین ومهدی بن میمون وعنه ابو داؤد والترمذی وابن ماجة ذکره ابن حبان فی الثقات قال الترمذی هو رجل صالح۔ (تہذیب ج۶ ص۳۵)

(۳۴۰) ﴿ہلال بن خبابؓ﴾

ابو العلاء البصری ثقة تغیّر آخراً من الطبقة الخامسة خرج له الاربعة۔ (مناوی ص۴۳۸) سکن المدائن ومات بها روی عن ابی جحیفة ویحیی بن جعدة وعکرمة مولی ابن عباس وعنه الثوری وسعر وثابت بن یزید عن ابن معین ثقة وقال یحیی القطان ثقة مامون قال العقیلی فی حدیثه وهم وتغیر آخراً مات اربع واربعین ومائة۔ (تہذیب)

(۳۴۱) ﴿عبد اللّٰہ بن عبد المجید الحنفیؓ﴾

البصری نسبة لبنی حنیفة قبیلة من ربیعة سکنوا الیمامة علی عهد المصطفیٰ ثقة لم یثبت ان یحییٰ بن معین ضعفه خرج له الجماعة۔ (مناوی ص۴۳۹)

(۳۴۲) ﴿عبدالرحمٰن یعنی عبداللّٰہ بن دینارؓ﴾

روی عن ابیه وزید بن اسلم وعنه القطان وعلی بن الجعد قال ابو حاتم وغیره فیه لین وقال ابن

معين في حديثه ضعف. (مناوی ص ۲۳۹)

(۳۴۳) ﴿ابو حازمؒ﴾

الاعرج سلمة بن دينار المدني مولى الاسود بن سفيان ثقة عابد من الثالثة خرج له الجماعة مشهور بالرواية من سهل (مناوی ص ۲۳۹) قال ابن خزيمة لم يكن في زمانه احد مثله ومناقب ابي حازم كثيرة وكان ثقة فقيها ثبتا كثير العلم كبير القدر وكان فارسيا وامه رومية ارخ جماعة موته في سنة اربعين ومائة. (تذکرۃ الحفاظ ج ا ص ۱۳۳)

(۳۴۴) ﴿سهل ابن سعدؓ﴾

بن مالك بن خالد الانصاري الخزرجي الساعدي له ولابيه صحبة وهو آخر من مات من الصحب بالمدينة مات سنة ثمان وثمانين اواحدى وتسعين. (مناوی ص ۲۳۹) روى عن النبي صلى الله عليه وسلم وابي بن كعب وعنه ابن عباس والزهري وابو حازم قال ابن حبان اسمه حزنا فسماه رسول الله صلى الله عليه وسلم سهلاً (تہذیب ج ۴ ص ۲۵۲)

(۳۴۵) ﴿عباد بن عباد المهلبيؒ﴾

نسبة الى المهلب بصيغة المفعول وهو ابن ابي صفرة ثقة ربما وهم خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۳۶) هو الامام الصدوق العتكي ابو معاوية الازدي حدث عن ابي جمرة الضبعي وهشام بن عروة وعنه احمد بن حنبل وقتيبة و مسدد قال ابن معين ثقة وقال هو اوثق واكثر حديثا من حماد بن العوام، قال ابن سعد لم يكن بالقوى في الحديث مات سنة احدى وثمانين ومائة.

(تذکرۃ الحفاظ ج ا ص ۲۶۱)

(۳۴۶) ﴿المجالدؒ﴾

الهمداني ليس بالقوى تغير آخراً من السادسة خرج له الجماعة الا البخاري (مناوی ص ۲۳۳) هو ابن سعيد روى عن الشعبي وقيس بن ابي حازم وعنه ابنه اسماعيل وشعبة وسفيان وغيرهم قال النسائي ليس بالقوى ووثقه مرة قال يعقوب بن سفيان تكلم الناس فيه وهو صدوق مات سنة اربع

واربعین ومائۃ (تہذیب ج ۱۰ ص ۳۷)

(۳۴۷) ﴿الشعبیؒ﴾

ھو عامر بن شراحیل الکوفی احد الاعلام من التابعین ولد فی خلافۃ عمر قال ادرکت خمس مائۃ من الصحابۃ وقال ما کتبت سوداء فی بیضاء قط ولا حدثت بحدیث الاحفظتہ مات سنۃ اربع ومائۃ ولہ ثنتان وثمانون سنۃ کذا فی اسماء الرجال لمؤلف المشکاۃ (جمع ص ۲۴۳) صاحب تذکرۃ الحفاظ نے آپ کے حالات تقریباً دس صفحات پر لکھے ہیں، فرماتے ہیں:

روی عن ابی ہریرۃ وعباس وعائشۃ وعنہ اسمعیل بن ابی خالد وابو حنیفۃ وھو اکبر شیخ لابی حنیفۃ وعن ابن المدینی قال قیل للشعبی من این لک ھذا العلم کلہ قال بنفی الاعتماد والسیر فی البلاد وصبر کصبر الجماد وبکور کبکور الغراب عن ابن سیرین قال قدمت الکوفۃ وللشعبی حلقۃ عظیمۃ واصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یومئذ کثیر ..وعن الشعبی انا مبغض لمن بغض عثمان وعلیا. (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۷۹)

(۳۴۸) ﴿عبداللّٰہ بن عمرو ابو معمرؒ﴾

ھو کنیۃ عبداللّٰہ بن عمرو ھو المقری الحافظ ثقۃ حجۃ مات سنۃ اربع وعشرین ومائتین رمی بالقدر وخرج لہ الجماعۃ (مناوی ص ۳۴۴)

روی عن عبدالوارث بن سعید وعبدالوھاب الثقفی وعنہ البخاری وابو داؤد عن ابن معین ثقۃ قال العجلی ثقۃ وکان یری القدر وقال ابو حاتم صدوق متقن ذکرہ ابن حبان فی الثقات.

(تہذیب ج ۵ ص ۲۹۲)

(۳۴۹) ﴿عبدالوارثؒ﴾

بن سعید بن ذکوان الحافظ ثقۃ مقری فصیح خرج لہ الجماعۃ (مناوی ص ۳۴۴) حدث عن ایوب السختیانی وایوب بن موسیٰ وطائفۃ وعنہ مسدد وقتیبۃ وبشر بن ھلال قال ابو عمر الجرمی مارأیت فقیھا افصح من عبدالوارث مات سنۃ ثمانین ومائۃ. (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۵۷)

(۳۵۰) ﴿ابو قلابةؒ﴾

اسمه عبدالله بن زيد (جمع ص ۲۴۸) كهداية الجرمي نسبة للجرم لولادة او اسكنى من الثالثة هرب من القضاء فسكن داريا مات بالشام ثقة فاضل كثير الارسال قال العجلى فيه نصب خرج له الجماعة (مناوى ص ۲۴۸) روى عن ثابت الضحاك الانصارى وسمرة بن جندب وانس بن مالك وعنه ايوب وخالد الحذاء وابو رجاء سلمان ذكره ابن سعد فى الطبقة الثانية من اهل البصرة وقال كان ثقة كثير الحديث وكان ديوانه بالشام وقال ايوب كان والله من الفقهاء ذوى الالباب ما ادركت بهذا المصر رجلاً كان اعلم بالقضاء من ابى قلابة قال العجلى تابعى بصرى ثقة مات ۱۰۴ھ او ۱۰۷ھ۔ (تہذیب ج ۵ ص ۱۹۷)

(۳۵۱) ﴿زهدمؒ﴾

كجعفر نسبة لقبيلة جرم كفلس ابو مسلم البصرى ثقة من الثالثة خرج له البخارى وغيره (مناوى ص ۲۴۷) زهدم بن مضرب الجرمي ابو مسلم البصرى روى عن ابى موسىٰ وعمران بن حصين وابن عباس رضى الله عنهم وعنه ابو قلابة والقاسم بن عاصم ذكره ابن حبان فى الثقات له فى الكتب حديثان وقال العجلى تابعى ثقة. (تہذیب ج ۱ ص ۲۹۴)

(۳۵۲) ﴿سفينةؓ﴾

وسمّي سفينة لكثرة ما كان يحمل في السفر (وقال له النبى صلى الله عليه وسلم انت سفينة وهو مولىٰ رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان صحابيا جليلا وله احاديث (مواهب ص ۱۲۱) يكنى ابا عبدالرحمٰن ويقال كان اسمه مهران اوغيره (جمع ص ۲۴۹) مات بعد السبعين خرج له مسلم والاربعة. (مناوى ص ۲۴۹)

وكان عبداً لام سلمة فاعتقته وشرطت عليه ان يخدم النبى صلى الله عليه وسلم روى عن على وام سلمة وعنه ابناه عبدالرحمٰن وعمرو والحسن البصرى . تہذیب التہذیب میں علامہ ابن حجرؒ نے آپ کے ناموں میں مختلف اقوال نقل کئے ہیں۔ مہران، نجران، رومان ، قیس، سنبه، عمر ،

عبس، سلیمان، ایمن، طهمان، مصعب وغیرهم. (تہذیب ج ۴ ص ۱۱۰)

(۳۵۳) ﴿القاسم التمیمیؒ﴾

وهو ابن عاصم التمیمی مقبول من الرابعة (جمع ص ۲۵۰) احد الفقهاء السبعة قال ایوب ما رایت افضل منه خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۵۰) روی عن رافع بن خدیج وزهدم بن مضرب وسعید بن المسیب وحمید الطویل وخالد الحذاء ذکره ابن حبان فی الثقات. (تہذیب ج ۸ ص ۲۸۶)

(۳۵۴) ﴿عبدالله بن عیسٰیؒ﴾

بن عبدالرحمن بن ابی لیلٰی الانصاری ثقة تشیع من الطبقة السادسة خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۵۱) روی عن جده عبدالرحمن وابیه عیسٰی و سعید بن جبیر وعنه عمه محمد السفیانان وشعبة قال ابن معین ثقة وقال النسائی ثبت ذکره ابن حبان فی الثقات وقال العجلی ثقة مات ۱۳۵ھ. (تہذیب ج ۵ ص ۳۰۸)

(۳۵۵) ﴿عطاء الساحلیؒ﴾

فی التقریب شامی انصاری سکن الساحل مقبول من الرابعة. (جمع ص ۲۵۱) روی عن ابی اسید بن ثابت الانصاری وعنه عبدالله بن عیسٰی ذکره ابن حبان فی الثقات قلت قال البخاری لم یقم حدیثه وذکره العقیلی فی الضعفاء. (تہذیب ج ۷ ص ۱۹۷)

(۳۵۶) ﴿ابی اسید الانصاریؒ﴾

اسمه عبدالله بن ثابت اوغیره قال الزین العراقی ولیس له عند المولف الاهذا الحدیث الواحد ولیس فی الکتب الستة غیره. (مناوی ص ۲۵۱)

روی عن النبی صلی الله علیه وسلم وعنه عطاء الشامی قال ابو حاتم یحتمل ان یکون عبدالله بن ثابت خادم النبی صلی الله علیه وسلم روی عنه الشعبی قال جاء عمر بصحیفة التوراة الی النبی صلی الله علیه وسلم. (تہذیب ج ۱۲ ص ۱۴)

(۳۵۷) ﴿حفص بن غیاثؒ﴾

ابو طلق بن معاویة النخعی قاضی الکوفة وقاضی الجانب الشرقی قال یعقوب بن شیبة ثبت اذا حدث من کتابه مات سنة اربع وتسعین خرج له الجماعة ۔ (مناوی ص ۲۵۴)

روی عن جده و اسماعیل بن ابی خالد و سلیمان التیمی وعنه احمد واسحٰق وعلی قال ابن کامل والاہ الرشید قضاء الشرقیة ببغدادثم عزله وولاہ قضاء الکوفة قال العجلی ثقة مولاهم فقیه. (تہذیب ج۲ص۳۵۸)

(۳۵۸) ﴿اسماعیل بن خالدؒ﴾

بن طارق البجلی مولاهم حافظ امام وکان طحانا مات سنة ست واربعین ومائة خرج له الجماعة. (مناوی ص۲۵۴)روی عن ابیه وابی جحیفة وعمرو بن حریث وهولاء صحابة وعنه شعبة والسفیانان وابن المبارک قال البخاری عن علی له نحو ثلاث مائة حدیث وقال ابن مهدی وابن معین والنسائی ثقة وقال ابونعیم ادرک اسماعیل اثنی عشر نفسا من الصحابة منهم من سمع منه ومنهم من راہ رویة. (تہذیب ج۱ص۲۵۴)

(۳۵۹) ﴿حکیم بن جابرؒ﴾

بن طارق من الطبقة الثالثة خرج له النسائی وابن ماجة (مناوی ص۲۵۴)وسل عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وروی عن ابیه وعمر و عثمان وطلحة وعنه اسمٰعیل بن ابی خالد وطارق بن عبدالرحمٰن قال ابن معین ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال مات فی آخر امارة الحجاج وقال النسائی والعجلی ثقة. (تہذیب ج۲ص۳۸۲)

(۳۶۰) ﴿احمد بن ابراهیم الدورقیؒ﴾

البغدادی الحافظ روی عن هیثم ویزید بن زریع والناس وعنه مسلم وابو داوٗد والترمذی وابن ماجة وخلق وله تصانیف مات سنة ست واربعین ومائتین ذکرہ الذهبی وغیرہ وهو مع شهرة خفی علی جمع من الشراح فقالو لم نجد ترجمته. (مناوی ص ۲۵۶) قال ابو حاتم صدوق وقال

العقیلی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال الخلیلی فی الارشاد ثقة متفق علیہ.

(تهذیب ج ۱ ص ۹)

(۳۶۱) ﴿ابو اسامة حماد بن اسامة﴾

الکوفی الحافظ مولی ابن هشام کان حجة اخباریاً عنده ستمائة حدیث عن هشام عاش ثمانین سنة خرج له الجماعة. (مناوی ص ۲۵۶) روی عن هشام بن عروة وبرید بن عبدالله وعنه الشافعی واحمد بن حنبل ویحییٰ وعن احمد ابو اسامة ثقة کان اعلم الناس بامور الناس واخبار اهل الکوفة وقال عبدالله بن عمر بن ابان سمعت ابا اسامة یقول کتبت باصبعی هاتین مائة الف حدیث ذکره ابن حبان فی الثقات. (تهذیب ج ۳ ص ۳)

(۳۶۲) ﴿الحسن بن محمد الزعفرانیؒ﴾

البغدادی صاحب الشافعی روی له البخاری والاربعة ودرب الزعفرانی ببغداد منسوب الیه وثقه النسائی وغیره. (مناوی ص ۲۵۷) روی عن ابن عیینة وابی معاویة ووکیع وعنه الجماعة سوی مسلم قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات وسئل عن العقیلی فقال ثقة من الثقات مشهور ولم تکلم فیه احد بشیء قال ابن عبدالبر یقال انه لم یکن فی وقته اوضح منه ولد البصیر باللغة مات. (۲۵۹ھ) تهذیب ج ۲ ص ۲۷۵)

(۳۶۳) ﴿حجاج بن محمدؒ﴾

المصیصی الاعور الترمذی الحافظ نزل البغداد ثم المصیصة قال احمد ما کان اضبطه واشد تعاهده للحروف رفع من امره جدا قال ابو داؤد بلغنی ان ابن معین کتب عنه نحوامن خمسین الف حدیث خرج له الستة.(مناوی ص ۲۵۷) روی عن حریز بن عثمان وابن ابی ذئب وابن جریج وعنه احمد و یحییٰ بن معین وحمزة الزیات وجماعة قال علی المدینی والنسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد کان ثقة صدوقا ان شاء الله وکان قد تغیر فی آخر عمره (مات ۲۰۲ھ)(تهذیب ج ۲ ص ۱۸۰)

(۳۶۴) ﴿ابن جریجؒ﴾

عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج القرشی الاموی المکی الفقیہ احد الاعلام قال ابن عیینة سمعتہ یقول مادون العلم تدوینی احد (مناوی ص ۲۵۷) روی عن حکیمة بنت رقیقة وابیہ عبدالعزیز والزہری وعنہ ابناہ عبدالعزیز ومحمد الاوزاعی واللیث قال ابن خراش کان صدوقا وقال العجلی مکی ثقة وقال ابو عاصم کان من العباد و کان یصوم الدہر الاثلاثة ایام من الشہر ۔ قال علی المدینی نظرت فاذا الاسناد تدور علی ستة فذکر ہم ثم قال فصار علم ہولاء الی من صنف فی العلم منہم من اہل مکة عبدالملک بن جریج. (تہذیب ج ۶ص۳۵۷)

(۳۶۵) ﴿محمد بن یوسفؒ﴾

ابن واقدبن عثمان الضبی مولاہم الفریابی محدث قیساریة الشام عاش اثنین وتسعین سنة ومات سنة اثنی عشر ومائتین خرج لہ الجماعة. (مناوی ص ۲۵۷) ادرک الاعمش وروی عن فطر بن خلیفة وجریر ابن حازم ونافع روی عنہ البخاری والباقون قال العجلی الفریابی ثقة وقال النسائی ثقة روی عنہ البخاری ستة وعشرین حدیثا. (تہذیب ج۹ص۴۷۲)

(۳۶۶) ﴿عطاء بن یسارؒ﴾

الہلالی ابا محمد المدنی القاضی من کبار التابعین وعلمائہم خرج لہ الجماعة واتفقوا علی توثیقہ (مناوی ص ۲۵۷) مولٰی میمونة زوج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم روی عن ابی ذر وابی الدرداء وعبادة بن الصامت وعنہ ابو سلمةبن عبدالرحمٰن وہلال بن علی وزید بن اسلم قال ابن معین وابو زرعة والنسائی ثقة وقال ابن سعد ثقة کثیر الحدیث. ذکرہ ابن حبان فی الثقات وکان صاحب قصص وعبادة وفضل (مات۱۰۳ھ)۔(تہذیب ج۷ص۱۹۴)

(۳۶۷) ﴿ مسعرؒ ﴾

بن کدام ابو سلمة الہلالی الکوفی لہ الف حدیث قال القطان مارایت مثلہ قال ابو شعبة کنا نسمیہ المصحف من اتقانہ مات سنة خمس و مائة (مناوی ص۲۵۸) حدث عن عدی بن ثابت و

قتادة و عمرو بن مرة و طبقتهم و عنه سفيان بن عيينة و يحيىٰ بن آدم و ابو نعيم ......قال احمد بن حنبل ثقة مثل شعبة و مسعر و قال و كيع شك مسعر كيقين غيره و عن الحسن بن عمارة ان لم يدخل الجنة الامثل مسعر فان اهل الجنة لقليل ۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۸۸)

(۳۶۸) ﴿ابو صخرةؒ﴾

جامع بن شداد المحاربي ثقة مات سنة سبع و عشرين و مائة خرج له الستة (مناوی ص ۲۵۸) روی عن صفوان بن محرف و طارق بن عبدالله و ابی بردة و عنه الاعمش و مسعر و شعبة قال البخاری عن علی له نحو عشرين حديثا و قال ابن معين و ابو حاتم والنسائی ثقة و قال العجلی شيخ عال ثقة من قدماء شيوخ الثوری ۔ (تہذیب ج ۲ ص ۳۹)

(۳۶۹) ﴿المغيرة بن عبداللهؒ﴾

ابن ابی عقيل يشكری الكوفی ثقة من الطبقة الرابعة خرج له مسلم و ابوداؤد و النسائی (مناوی ص ۲۵۸) روی عن ابيه والمغيرة بن شعبة وعنة و عنه ابو صخرة و علقمة بن مرثد و زبيد اليمامی ذكره ابن حبان فی الثقات قلت و قال العجلی كوفی ثقة ۔ (تہذیب ج ۱۰ ص ۲۳۶)

(۳۷۰) ﴿واصل بن عبدالاعلیٰؒ﴾

ابن هلال الاسدی الكوفی ثقة مات سنة اربع واربعين و مائتين خرج لهٗ مسلم والاربعة (مناوی ص ۲۶۲) روی عن ابی بكر بن عياش و وكيع و ابی اسامة روی عنه الجماعة سوی البخاری و ابو حاتم و ابوزرعة قال ابو حاتم صدوق و قال النسائی ثقة ذكره ابن حبان فی الثقات۔

(تہذیب ج ۱۱ ص ۹۲)

(۳۷۱) ﴿محمد بن فضيلؒ﴾

ابن غزوان كعطشان الضبی مولاهم الحافظ ابوعبدالرحمن الكوفی صدوق ثقة تشيع مات سنة اربع و تسعين و مائة خرج لهٗ الجماعة (مناوی ص ۲۶۲) روی عن ابيه و اسماعيل بن ابی خالد و عاصم الاحول روی عنه الثوری و احمد بن حنبل و قتيبة و عن ابن معين انه ثقة و قال ابو زرعة

صدوق من اهل العلم وقال النسائی لیس به باس ذکره ابن حبان فی الثقات قلت صنف مصنفات فی العلم. (تهذیب ج ۹ ص ۳۵۹)

(۳۷۲) ﴿ابو حیان التیمیؒ﴾

اسمه یحییٰ بن سعید الکوفی امام عابد زاهدمات سنة خمس و اربعین و مائة خرج له الستة (مناوی ص ۲۶۲)روی عن ابیه و ابی زرعة و الشعبی و الضحاک و عنه ایوب السختیانی والا عمش و شعبة و الثوری قال ابن معین ثقة وقال العجلی ثقة صالح مبر ز صاحب سنة ذکره ابن حبان فی الثقات. (تہذیب ج ۱۱ص ۱۸۸)

(۳۷۳) ﴿ ابوزرعةؒ ﴾

کبرضة بن عمرو الکوفی اسمه هرم او عمرو او عبد الله او عبدالرحمن من الطبقة الثالثة خرج له الستة ولهم ابوزرعة الرازی و ابو زرعة الدمشقی و ابوزرعة الشیبانی (مناوی ص ۲۶۲) رای علیا وروی عن ابی هریرة و معاویة و ثابت بن قیس و عنه عمه ابراهیم بن جریر و طلق بن معاویة ..ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن خراش صدوق ثقة. (تہذیب ج ۱۲ص ۱۰۹)

(۳۷۴) ﴿ زهیرؒ ﴾

وزهیر فی الرواة جماعة فلذافسّره الراوی ابی داؤد یعنی ابن محمد ولم یقل زهیر بن محمد رعایة لحق امانة شیخه واداءً له کما سمعه وزهیر هذا هوا لتیمی المروزی ابو المنذر نزل الشام ثقة لغوی و لبعضهم عنه منا کیر مات سنة اثنین و ستین مائة (مناوی ص ۲۶۲) قدم الشام وسکن الحجاز روی عن زید بن اسلم و شریک بن ابی نمرو عاصم الاحول و عنه ابو داؤد الطیالسی و روح بن عبادة و عبد الرحمن بن مهدی قال حنبل عن احمد ثقة و قال العجلی جائز الحدیث قال النسائی لیس به باس. (تہذیب ج ۳ص ۳۰۲)

(۳۷۵) ﴿سعید بن عیاضؒ﴾

الکوفی صدوق من الثانیة خرج له البخاری فی تاریخه و النسائی (مناوی ۲۶۲)

(۳۷۶) ﴿عبد اللہ بن مسعودؓ﴾

من السابقین البدریین، شهد سائر المشاهد، وهو صاحب النعل و الوسادة و یظهر انه کان فی آخر حیاته من الریاء. (اتحافات ص۲۲) وهو صاحب النعل والو سادة و الخدمة والولوج قال فی الکشاف روی انه خلف تسعین الف دینار سوی الرقیق والماشیة مات بالمدینة سنة اثنین. (مناوی ص ۲۶۳) علامہ ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ میں بعنوان ابن مسعود الامام الربانی رضی اللہ عنہ آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ابو عبد الرحمن ابن ام معبد الهذلی صاحب رسول صلی الله علیه وسلم خادمه و من کبار البدریین ومن نبلاء الفقهاء والمقرئین کان ممن یتحری فی الاداء ویشدد فی الروایة ویزجر تلامذته عن التهاون فی ضبط الالفاظ ...... اسلم قبل عمرو حفظ من فی رسول الله صلی الله علیه و سلم سبعین سورة ...... الخ، وقد نظر عمر مرة الی ابن مسعود و قد قلم فقال کنیف ملئی علما وعن عبدالله بن مسعود الاقتصاد فی السنة افضل من الاجتهاد فی البدعة (قال الذهبی) یمکن ان یجمع سیره ابن مسعود فی نصف مجلد فلقد کان من سادة الصحابة. (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۳)

(۳۷۷) ﴿مسلم بن ابراهیمؒ﴾

الازدی الفراهیدی الحافظ ابو عمر والبصری قال ابن معین ثقة مامون مات فی صفر سنة اثنین وعشرین و مائتین وهو اکبر مشائخ ابی داؤد. (مناوی ص ۲۶۴) سمع من ابن عوف و شعبة و مالک بن مغول و ابان بن یزید و عنه الدارمی و البخاری و ابوداؤد و امم سواهم، قال ابو اسمٰعیل الترمذی سمعته یقول کتبت عن ثمان مائة شیخ ماجزت الجسر. (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۳۹۴)

(۳۷۸) ﴿ابان یزیدؒ﴾

العطار البصری ابویزید قال احمد ثبت فی کل المشائخ خرج له الستة الا ابن ماجة. (مناوی ص ۲۶۴) روی عن یحی بن سعید الانصاری وهشام بن عروة و عمر بن دینار ۔ عنه و عنه ابن المبارک والقطان و مسلم بن ابراهیم وغیر هم قالاحمد ثبت فی کل المشائخ وقال ابن

معین و النسائی ثقة و کان یری القدر ولا یتکلم فیه ذکرہ ابن حبان فی الثقات ۔ (تہذیب ج ۱ص ۸۷)

(۳۷۹) ﴿ابو عبیدؓ﴾

مولی النبی اللہ علیه وسلم و قد جاء اسمه عبید و عبیدة وھو صحابی جلیل له ھذا الحدیث فی ھذا لکتب ۔ (اتحافات ص ۲۲۲) انه طبخ للنبی صلی اللہ علیه وسلم قدر افقال ناولنی الذراع (الحدیث) و عنه شھر بن حوشب قلت ذکرہ الحاکم ابو احمد فیمن لم یقف علی اسمه ۔ (تہذیب ج ۱۲ص ۱۷۶)

(۳۸۰) ﴿فلیح بن سلیمانؒ﴾

بن ابی المغیرة الاسلمی المدنی و قیل فلیح لقبه واسمه عبد الملک قال ابن معین وابو حاتم والنسائی لیس بالقوی مات سنة ثمان و ستین و مائة خرج له الستة (مناوی ۲۶۵) روی عن ابی طوالة والزھری و نافع مولیٰ ابن عمر و عنه زیادة بن سعد وابن المبارک وابن وھب و غیر ھم قال النسائی ضعیف و قال مرة لیس بالقوی ۔ (تہذیب ج ۸ص ۲۷۲)

(۳۸۱) ﴿عبدالوھاب بن یحییٰ بن عبادؒ﴾

قال ابو حاتم شیخ ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال الدار قطنی یحتج به وابن معین لم یکن بذاک وابن المدینی لیس ممن حدث عنه و النسائی ضعیف ولیس له عند المصنف الا ھذا الحدیث الواحد ۔ (مناوی ۲۶۵)

(۳۸۲) ﴿شیخًا من فھمٍ﴾

ھو ابو حیٍّ فالمعنیٰ من اولا دھم وھی قبیلة زاد ابن ماجة فی روایة اظنه یسمّی محمد بن عبداللہ قال زین الحافظ و قیل ان اسم الشیخ المذکور محمد بن عبدالرحمٰن (مناوی ص ۲۶۷) مقبول من الرابعة واکثر ما یاتی فی الاسناد عن شیخ من فھم غیر مسمی ۔ (جمع ص ۲۶۷)

(۳۸۳) ﴿ابو بکر بن عیاشؒ﴾

وهو مشهور بكنيته واسمه شعبة و قيل اسمه محمد او عبد الله او سالم او رؤبة او مسلم او خداش اور مطرف او حماد او حبيب عشرة اقوال و هو المقرى صاحب عاصم القارى المشهور (جمع ۲۶۷) ثقة عابد من السابعة ساء حفظه لما كبر خرج له الجماعة. (مناوی ص ۲۶۷)

والصحيح ان اسمه كنيته روى عن ابيه و ابى اسحق السبيعى و حميد الطويل و عنه الثورى وابن المبارك وابوداؤد الطيالسى و غيرهم قال صالح بن احمد عن ابيه صدوق صالح صاحب قرآن و خبر ذكر ابن حبان فى الثقات، مات هو و هارون الرشيد فى شهر واحد سنة ثلاث و تسعين و مائة و كان قد صام سبعين سنة و قامها و كان لا يعلم له با لليل نوم. (تہذیب ج ۱۲ص ۳۷)

(۳۸۴) ﴿ثابت ابی حمزةؒ﴾

الثمالى نسبة الى ثمالة لقب عوف بن مالك بن اسلم و ثابت كوفى ضعيف رافضى من الطبقة الخامسة روى له النسائى. (مناوی ص ۲۶۷)

(۳۸۵) ﴿ام هانیؓ﴾

......الخ هى بنت ابى طالب اسمها فاختة و قيل هند لها صحبة و احاديث (جمع ص ۲۶۸)

روت عن النبى صلى الله عليه وسلم و عنها مولا ها ابو مرة و عبد الله بن عياش و عطاء و غيرهم. و كانت تحت هبيرة بن ابى و هب المخزو مى فولدت له عمر و به كان يكنى و هانئا و يوسف و جعدة ذكر ه الزبير بن بكار و عا شت بعد على مدة قلت حكى هذا التر مذى وغيره و قد خطبها رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ (تہذیب ج ۱۲ص ۵۰۸)

(۳۸۶) ﴿عمرو بن مرةؒ﴾

الهمدانى نسبة الى قبيلة هو ابن شراحيل الكوفى الذى يقال لہ مرة الطيب ثقة عابد من الطبقة الثامنة خرج له الجماعة. (مناوی ص ۲۶۹)

(۳۸۷) ﴿عبداللہ بن عبدالرحمنؒ﴾

ابو طوالۃ الانصاری البخاری قاضی المدینۃ ثقۃ کان یسرد الصوم من الطبقۃ الخامسۃ خرج لہ الجماعۃ . (مناوی ص ۲۷۰) کان قاضی المدینۃ فی زمن عمر بن عبدالعزیز روی عن انس و عامر بن سعد وابی یونس مولیٰ عائشۃ وعنہ یحیٰ بن سعید الانصاری و سلیمان بن بلال و فلیح بن سلیمان قال احمد وابن معین وابن سعد والترمذی والنسائی والدار قطنی ثقۃ زاد محمد بن سعد کثیر الحدیث قال ابن خراش کان صدوقا. (تھذیب ج ۵ ص ۲۵۹)

(۳۸۸) ﴿عبدالعزیز بن محمدؒ﴾

بن عبداللّٰہ الدرا وردی الجھنی مو لاھم قال ابن معین ھو اثبت من فلیح و قال ابوزرعۃ سئی الحفظ مات سنۃ سبع و ثمانین و مائۃ خرج لہ الجماعۃ . (مناوی ص: ۲۷۱) روی عن زید بن اسلم و شریک بن عبداللّٰہ و ھشام بن عروۃ و عنہ شعبۃ و الثوری ابن و ھب و غیرھم عن ابن معین ثقۃ حجۃ قال النسائی لیس بالقوی قال المزی روی لہ البخاری مقرونا بغیرہ و قال ابن حبان فی الثقات مات فی صفر ۱۸۶ ھ. و کان یخطئی . (تھذیب ج ٦ ص ۳۱۵)

(۳۸۹) ﴿سھیل بن ابی صالحؒ﴾

المدنی السمان قال ابن معین ھو مثل العلاء بن عبدالرحمن ولیسا بحجۃ و قال ابو حاتم لا یحتج بہ و وثقہ نا س مات سنۃ اربعین و مائۃ و روی لہ الجماعۃ الا البخاری لم یر و عنہ الا حدیثا مفرداً .(تھذیب ج ۴ ص ۲۳۲)وروی عن ابیہ و سعید بن المسیب و عطاء بن یزید و عنہ ربیعۃ والا عمش، قال النسائی لیس بہ باس ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد کان سھیل ثقۃ کثیر الحدیث . (تھذیب ج ۴ص ۲۳۲)

(۳۹۰) ﴿ابیہ﴾

السمان الزیات المدنی اسمہ ذکوان ثقۃ ثبت کان یجلب الزیت الی الکوفۃ من الطبقۃ الثالثۃ خرج لہ الستۃ وھو مدنی غطفانی مو لی جو یر یۃ بنت الا حمش اتفقو ا علی تو ثیقہ.

(مناوی ص: ۲۷۱)

(۳۹۱) ﴿وائل بن داوٗدؒ﴾

الکوفی ثقة صدوق من الطبقة الثالثة خرج له الاربعة والبخاری فی الادب. (مناوی ص ۲۷۲) روی عن ابراهیم النخعی وابی بردة وعکرمة مولیٰ ابن عباس و روی عنه ابنه بکر بن وائل ومات قبله و شعبة و شیبان ، قال ابن ابی حاتم صالح الحدیث ذکره ابن حبان فی الثقات. (تهذیب ج ۱۱ ص۹۷)

(۳۹۲) ﴿بکربن وائل بن داوٗد التیمیؒ﴾

الکوفی صدوق من الطبقة الثامنة مات قدیما فروی عنه ابوه. (مناوی ص۲۷۳)روی عن الزهری و عبدالله بن دینار و موسیٰ بن عقبة و عنه شعبة وابن عیینة و هشام و قال الحاکم وائل وابنه ثقتان قال النسائی لیس به بأس ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج ۱ ص ۳۲۸)

(۳۹۳) ﴿صفیةؓ﴾

هذه هی بنت حی ابن اخطب الیهودی وهی من نسل هارون اخی موسیٰ (وهی من اجمل النساء قومها. (جمع ص ۲۷۳)قال لهاالنبی صلی الله علیه وسلم حین اغضبها بعض نسائه "جدک نبی ، و عمک نبی " و کانت عرو ساتحت کنانة بنت الربیع بن ابی الحقیق ، قتل یوم خیبر فی المحرم سنة سبع ووقعت فی السبی و اصطفاها رسول الله صلی الله علیه وسلم لنفسه، و کانت رأت قبل ان القمر سقط فی حجر ها فتؤول بذلک و کانت الو لیمة من تمر و سویق. (اتحافات ص ۲۲۷)و کانت (الصفیة) عند سلام ابن مشکم ثم خلفه علیه کنانة فقتل عنها یوم خیبر کافراً ولم تلد لاحد منهما شیاً فصارت فی السبی فاخذها دحیة الکلبی فقیل یا رسول الله هذه بنت سید قو مها ولا تصلح الا لک فعو ضه عنها سبع جوار واعتقها و تزوجها و جعل عتقها صداقها و کانت رآت قبل ذلک ان القمر وقع فی حجر ها فذکرت ذلک لا بیها فلطم و جهها وقال انک لتمدین عنقک الی ان تکونی عند ملک العرب فلم یزل الا ثر بو جهها حتی اتی بها

الی رسول اللہ صلی علیہ وسلم ۔ (مواھب ص ۱۳۲)

(۳۹۴) ﴿الحسین بن محمد البصریؒ﴾

وفی نسخۃ سفیان بن محمد قال میرک وھی غلط لان سفیان بن محمد لم یذکر فی الرواۃ (جمع ص۲۷۳) قدم بغداد روی عن یزید بن زریع وفضیل بن سلیمان وعنہ الترمذی والنسائی و حرب الکرمانی و غیرھم قال ابو حاتم صدوق و قال النسائی ثقۃ ذکرہ ابن حبان فی الثقات۔ (تہذیب ج۲ ص۳۶۵)

(۳۹۵) ﴿الفضیل بن سلیمانؒ﴾

وفی بعض النسخ الفضل وھو غلط والصواب فضیل کما وجدناہ فی نسخ الشامیۃ (جمع ص:۲۷۳) البصری صدوق یخطئ کثیرا من الثامنۃ خرج لہ الستۃ ۔ (مناوی ص ۲۷۳) روی عن ابی ملک الاشجعی وابی حازم بن دینار الاعرج وفائد مولی عبادل و عنہ ابو عاصم الضحاک وعلی المدینی قال عباس الدوری عن ابن معین لیس ثقۃ قال النسائی لیس بالقوی ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال مات سنۃ ست و ثمانین و مائۃ. (تھذیب ج ۸ص ۲۶۲)

(۳۹۶) ﴿فائد مولیٰ عبید اللہ بن علیؒ﴾

روی عن ابی مرۃ و ابراھیم بن عبد الرحمن و عنہ الفضل بن سلیمان وزید بن الحباب والواقدی قال ابو طالب عن احمد لا بأس بہ ذکرہ ابن حبان فی الثقات ۔ (تھذیب ج۸ص ۲۳۰) و ثقہ ابن معین و خرج لہ ابوداؤد وابن ماجۃ. (مناوی ص ۲۷۳) ۔

(۳۹۷) ﴿مولیٰ رسول ﷺ﴾

صفۃ لابی رافع وکان قبطیا اسمہ ابراھیم وقیل اسلم و قیل ثابت وقیل ھرمز و غلبت علیہ کنیۃ وکان للعباس فوھبہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما بشرہ باسلام العباس اعتقہ (مواھب ص ۱۳۲) وکان اسلامہ قبل بدر روی عنہ خلق کثیر مات قبل قتل عثمان بیسیر۔ (جمع ۲۷۳)

(۳۹۸) ﴿سلمیٰ﴾

وهي زوجة ابي رافع وهي قابلة ابراهيم بن المصطفىٰ صلى الله عليه وسلم و غاسلة فاطمة بنت عميس . (مناوى ص ۲۷۳) وهي خادمة النبيّ صلى الله عليه و سلم.وكانت تشرف على الطبخ في بيت النبوة في بعض الاحيان.(اتحافات ص۲۲۸) مولاة النبي صلى الله عليه و سلم روت عن النبي صلى الله عليه و سلم و عن فاطمة الزهراء و عنها ابنها عبيدالله بن على بن ابى رافع.(تهذيب ج۱۲ ص۴۵۳)

(۳۹۹) ﴿الا سود بن قيسؒ﴾

العبدى ويقال العجلى الكوفي يكني ابا قيس ثقة من الرابعة خرج له الستة (مناوى ص ۲۷۴) روى عن ابيه و ثعلبة بن عباد و نبيح العنزى و غير هم و عنه شعبة والثورى و زهير بن معاوية قال ابو حاتم ثقة و قال شريک بن عبدالله النخعى اما والله ان كان لصدوق الحديث عظيم الامانة مكرماللضيف ذكره ابن حبان في الثقات. (تهذيب ج ۱ ص ۲۹۸)

(۴۰۰) ﴿نبيح العنزىؒ﴾

منسوب الى بنى عنزة قبيلة من ربيع (جمع ص ۲۷۵) وهوابن عبدالله العنزى الكوفى ثقة خرج له الا ربعة (مناوى ۲۷۵) نبيح ابن عبدالله ابو عمروالكو فى روى عن ابن عباس وابن عمر و جابر و عنه الا سود بن قيس وابو خالد الدالا نى ، قال ابوزرعة ثقة وقال العجلى كوفى تابعى ثقة ذكره ابن حبان في الثقات صحح التر مذى حديثه. (تهذيب ج ۱۰ ص ۳۸۲)

(۴۰۱) ﴿عبدالله بن محمد بن عقيلؒ﴾

بن ابي طالب الهاشمي المدني امه زينب بنت على قال ابو حاتم هو عندى لين الحديث وقال ابن خزيمة لا احتج به مات بعد الار بعين خرج له البخارى فى الادب و ابو داؤد و ابن ماجة (مناوى ص ۲۷۵)امّه زينب الصغرىٰ بنت على روى عن ابيه وابن عمر وانس وجابر و عنه محمد ابن عجلا ن وحماد بن سلمة والسفيانان ذكره ابن سعد في الطبقة الرابعة من اهل المدينة و قال

العجلی مدنی تابعی جائز الحدیث وقال ابن عبدالبر هو اوثق من کل من تکلم فیه قال خلیفة مات بعد الاربعین و مائة (تهذیب ج ۶ ص ۱۳)

(۴۰۲) ﴿یونس بن محمدؒ﴾

ابن مسلم البغدادی المودب الحافظ ثقة مات سنة ثمان و مائتین خرج له الجماعة. (مناوی ص ۲۷۲) روی عن داؤد بن الفرات و صالح المری و نافع بن عمر والحمادین وعنه ابنه ابراهیم واحمد و علی المدینی وعن ابن معین انه ثقة قال ابو حاتم صدوق قال یعقوب بن شیبة ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات و قال مات سنة ثمان و مائتین . (تہذیب ج ۱۱ ص ۳۹۳)

(۴۰۳) ﴿عثمان بن عبدالرحمنؒ﴾

قیل صوابه عبد الرحیم التیمی المدنی ثقة الخامسة روی له الجماعة .(مناوی ص ۲۷۶)

(۴۰۴) ﴿یعقوب بن ابی یعقوبؒ﴾

ثقة ثبت قیس بن عمرو لها صحبة خرج لها ابو داؤد والنسائی.

(مناوی ص ۲۷۶) هی احدیٰ خالات النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم صلّت الی القبلتین . (اتحافات ص ۲۳۰)

(۴۰۵) ﴿ام المنذرؓ﴾

انصاریة اسمها سلمة بنت قیس بن عمرو لها صحبة خرج لها ابو داؤد والنسائی (مناوی ص ۲۷۶) هی احدیٰ خالات النبی صلی اللّٰہ علیه وسلمؐ صلت الی القبلتین . (اتحافات ص ۲۳۰)

(۴۰۶) ﴿بشر بن السریؒ﴾

ابو عمرو الافوه الواعظ اخذ عنه احمد وامم ثقة مات سنة خمس و سبعین و مائة و کان جهیمًا ثم تاب خرج له الجماعة . (مناوی ص ۲۷۹) سکن مکة روی عن الثوری و حماد بن سلمة و ابن

المبارک و عنه یحیٰی بن آدم و احمد بن حنبل و علی المدینی قال عثمان الدارمی عن ابن معین ثقة قال ابوحاتم صالح و قال البخاری کان صاحب المواعظ یتکلم فسمی الافوہ ذکرہ ابن حبان فی الثقات . (تهذیب ج ۱ ص ۳۹۴)

(۴۰۷) ﴿طلحة بن یحییٰ﴾

طلحة بن عبید اللّٰه القرشی التیمی المدنی و ثقة جمع و قال البخاری منکر الحدیث و قال ابوزرعة صالح مات سنة ثمانیة و اربعین و مائة خرج له مسلم والاربعة . (مناوی ص ۲۷۹) روی عن ابیه و مجاهد بن جبیر و ابی بردة و غیرهم و عنه السفیانان وابواُسامة قال یعقوب بن شیبة و العجلی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات . (تهذیب ج ۳ ص ۲۵)

(۴۰۸) ﴿عائشة بنت طلحة﴾

امها ام کلثوم بنت الصدیق خرج لها الجماعة . (مناوی ص ۲۷۸) کانت فائقة فی الجمال تزوجها مصعب بن الزبیر و اصدقها الف الف درهم فلما قتل تزوجها عمر بن عبد اللّٰه التیمی بمائة الف دینار ثم تزوجها بعد ابن عمهم عمر بن عبید اللّٰه علی مائة الف دینا . (المواهب ص ۱۳۵)

(۴۰۹) ﴿عمر بن حفص بن غیاث﴾

الکوفی ثقة ربما وهم مات سنة اثنین و عشرین و مائتین خرج له الجماعة الا ابن ماجة. (مناوی ص ۲۸۰) روی عن ابیه وابی بکربن عیاش و عنه البخاری و مسلم وابراهیم الجوز جانی ، قال ابو حاتم ثقة و ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال ربما اخطأو قال العجلی و ابوزرعة ثقة. (تهذیب ج ۷ص ۴۳۱)

(۴۱۰) ﴿محمد ابن ابی یحییٰ الاسلمی﴾

اسم ابی یحییٰ سمعان صدوق من الخامسة روی له ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة و المؤلف فی الشمائل . (مناوی ص ۲۸)

(۲۱۱) ﴿یزید بن امیة الاعورؒ﴾

من الطبقة الخامسة خرج له ابو داؤد و المولف في الشمائل . (مناوی ص ۲۸۰) و يقال انه ابن اخي عثمان بن ابي العاص الثقفي روى عن ابن عمر و يوسف بن عبدالله بن سلام و عنه محمد بن ابی یحیٰ الاسلمي قلت اشار ابن حبان الى ضعف حديثه. (تهذيب ج ۱۱ ص ۲۷۵)

(۲۱۲) ﴿یوسف بن عبدالله بن سلامؒ﴾

اجلسه المصطفى صلى الله عليه وسلم في حجره و سماه وله عن عثمان و ابی الدرداء و عنه ابنه وغيره بقي الى سنة مائة و في نسخ عبدالله بن سلام قبل الاسلام و يوافقه ما في الشرح المصابيح كان اسم عبد الله بن سلام حصناً فسماه النبي صلى الله عليه وسلم عبد الله و مناقبه كثيرة .
(مناوی ص ۲۸) روى عن النبي صلى الله عليه وسلم و ذكره جماعة ممن الف في الصحابة ذكره ابن سعد في الطبقة الخامسة و ساق حديثه اقعد ني النبي صلى الله عليه وسلم في حجره الحديث، وقال كان ثقة وله احاديث صالحة و قال العجلى تابعي كر في ثقة. (تهذيب)

(۲۱۳) ﴿سعيد بن سليمانؒ﴾

الضبي ابو عثمان سعدويه الواسطي البزار نزيل بغداد ثقة حافظ قال ابو حاتم لعله او ثق من عفان و ذكر انه حج ستين حجة و مادلس قط و قال احمد كان يصحف مات سنة خمس و عشرين ومائة وله مائة سنة خرج له الستة. (مناوی ص ۲۸۱) روى عن سليمان بن كثير و حماد بن سلمة و عنه البخاري و ابوداؤد والفضل بن عباس و غيرهم قال ابو حاتم ثقة مامون وقال العجلي واسطي ثقة قال ابن سعد ثقة كثير الحديث ذكره ابن حبان في الثقات .

(تهذيب ج ۴ ص ۳۸)

(۲۱۴) ﴿عمرو بن دینارؒ﴾

المكي ابو الاشرم اعجمي مولاهم ثقة ثبت من الرابعة خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۸۳) روى عن ابن عباس و ابن الزبير وعنه قتادة و ابن جريج و جعفر الصادق قال ابن عيينة وعمرو بن جرير

كان ثقة ثبتا كثير الحديث صدوقا عالما و كان مفتى اهل مكة فى زمانه قال الذهبى ما قيل عنه فى الشيخ باطل (مات ۱۲۶ ھ) ذكره ابن حبان فى الثقات وقال النسائى ثقة ثبت.

(تہذیب ج ۸ ص ۲۶)

(۴۱۵) ﴿سعيد بن الحويرث﴾

المكى اخذ عن ابن عباس وعنه عمرو بن دينار وابن جريج ثقة ذكره الذهبى وغيره وقال الزين العراقى ليس له ذكر عند المؤلف الافى هذا الحديث وقد احتج به مسلم ووثقه ابن معين وابو زرعة والنسائى وابن حبان . (مناوی ص ۲۸۳)

(۴۱۶) ﴿قيس بن الربيع﴾

الاسدى الكوفى كان شعبة يثنى عليه وقال معين ليس بشيئي وقال ابو حاتم ليس بقوى الصدق وضعفه آخرون وقال ابن عدى عامة رواياته مستقيمة مات سنة بضع وستين ومائة خرج له ابو داؤد و ابن ماجة (مناوی ص ۲۸۳)هو الذى اسلم وعنده ثمان نسوة لوتسع نسوة روى عن ابى اسحق السبيعى و المقدام بن شريح وعنه ابان بن تغلب والثورى قال ابن حبان تتبعت حديثه فرايته صادقا الا انه لما كبر ساء حفظه. (تهذيب ج ۸ ص ۳۵۱)

(۴۱۷) ﴿عبدالكريم بن محمد الجرجانى﴾

قاضى جرجان له عن ابن جريج وابى حنيفة وعنه الشافعى وقتيبة هرب من القضاء فجاور بمكة. (مناوی ص ۲۸۳)ذكره ابن حبان فى الثقات عن قتيبة له عنده حديث فى الوضوء قبل الطعام وبعده. (تهذيب ج ۶ ص ۳۳۶)

(۴۱۸) ﴿ابو هاشم﴾

الرمانى الواسطى نسبة الى قصر الرمان بواسط وكان ينزله واسمه يحيى بن دينار اوغيره من السادسة خرج له الستة . (مناوی ص ۲۸۳)قيل هو ابن الاسود وقيل ابن ابى الاسود و قيل ابن نافع راى انسا روى عن ابى وائل وعكرمة وسعيد بن جبير وعنه منصور بن المعتمر والثورى

وشعبة.....قال ابو حاتم كان فقيها صدوقا قال احمد وابن معين وابوزرعة والنسائي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات (مات ۱۲۰ھ). (تهذيب ج ۱۲ ص ۲۸۶)

(۴۱۹) ﴿زاذانؒ﴾

*ابى عمرو وابى عبدالله الكندى مولاهم الضرير البزار له عن على وابن مسعود و يقال سمع عمرو عنه مدة والمنهال ثقة مات سنة اثنين وثمانين خرج له مسلم و الاربعة والبخارى فى تاريخه. (مناوى ۲۸۳) يقال انه شهد خطبة عمر بالجابية قال ابن معين ثقة لا يسئل عن مثله وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث قال العجلى كوفي تابعي ثقة. (تهذيب ج ۳ص ۲۶۱)

(۴۲۰) ﴿يزيد بن ابى حبيبؒ﴾

المقرى ثقة يرسل من الخامسة خرج له الستة (مناوى ص ۲۸۵) واسمه سويد بالتصغير (جمع ص ۲۸۵) روى عن عبدالله بن حارث وابى الطفيل واسلم بن يزيد وعنه سليمان التيمى وعبدالله بن عياش وحيوة بن شريح قال ابن سعد كان مفتى اهل مصر فى زمانه و كان حليما عاقلا و كان اول من اظهر العلم بمصر والكلام فى الحلال والحرام ومسائل ذكره ابن حبان فى الثقات.

(تهذيب ج ۱۱ ص ۲۷۸)

(۴۲۱) ﴿راشد بن جندل اليافعىؒ﴾

المصرى ثقة من السادسة نسبة الى يافع اسم موضع او قبيلة من رعين خرج له المصنف (مناوى ۲۸۵) روى عن حبيب بن اوس الثقفى وعنه يزيد بن ابى حبيب ذكره ابن حبان فى الثقات وقال عثمان الدارمى عن ابن معين ثقة روى عنه المصريون. (تهذيب ج ۳ص ۱۹۳)

(۴۲۲) ﴿حبيب بن اوسؒ﴾

الثقفى مقبول من الثانية خرج له المصنف (مناوى ص ۲۸۵) روى عن ابى ايوب وعمرو بن العاص روى عنه راشد بن جندل اليافعى ذكره ابن يونس فى من شهد فتح مصر قلت وذكره ابن حبان فى الثقات. (تهذيب ج ۲ص ۱۵۵)

(۴۲۳) ﴿ابو ایوب الانصاریؓ﴾

الخزرجی واسمه خالد بن زید وكان مع علي بن ابی طالب فی حروبه كلها ومات بالقسطنطنية مرابطاً سنة احدى وخمسين وذلك مع يزيد بن معاوية لما اعطاء ابوه القسطنطنية خرج معه فمرض فلما ثقل قال لاصحابه اذا انامت فاحملونى فاذا صاففتم العدو فادفنونى تحت اقدامكم ففعلو او دفنوه قريباً عن سورها وهو معروف الى اليوم معظم يستشفون به فيشفون فكانه اشارة الى ان من تواضع لله رفعه الله روى عنه جماعة. (جمع ص ۲۸۶)شهد بدراً والمشاهد كلها مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ونزل النبى صلى الله عليه وسلم عنده حين قدم المدينة شهرا حتى بنى المسجد روى عن النبى صلى الله عليه وسلم وعن ابى بن كعب وعنه البراء بن عازب وجابر بن سمرة وابن عباس وغيرهم. (تهذيب ج۳ص ۷۹)الصحابي الكبير شهد بدرا ونزل المصطفىٰ حين قدم المدينة عليه خرج له الستة. (مناوى ص ۲۸۶)

(۴۲۴) ﴿هشام الدستوائیؒ﴾

نسبة الى دستواء بلدة من الاهواز لبيعه من الثياب التى تجلب منها ربعى بن بكر وائل من اهل البصرة وكان يطلب العلم لله قال ابو داؤد الطيالسى كان هشام امير المؤمنين فى الحديث مات سنة اربع وخمسين ومائة خرج له الستة. (مناوى ص ۲۸۶)

روى عن قتادة وبديل بن ميسرة وعنه ابناه عبدالله ومعاذ وابن المبارك قال العجلي بصرى ثقة ثبت في الحديث حجة الا انه يرى القدر قلت وذكره ابن حبان في الثقات. (تهذيب ج ۱۱ ص ۱۲۳) قال ابن سعد كان ثقة حجة قال هشام عجبتُ للعالم كيف يضحک. (تذكرة الحفاظ ج ۱ ص ۱۲۳)

(۴۲۵) ﴿عبدالله بن عبيد بن عميرؒ﴾

الليثي المكي وثقه ابو حاتم مات سنة ثلاث عشرة ومائة خرج له الجماعة الا البخارى (مناوى ص ۲۸۶)

(۴۲۶) ﴿ام کلثومؓ﴾

بنت عقبة بن ابی معیط الاموية صحابية ها جرت سنة سبع تزوجها زيد فالزبير فعبد الرحمن بن عوف وهي اخت عثمان لامه (مناوی ص ۲۸۷) روت عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ليس الكذاب من اصلح بين الناس الحديث وعن بسرة بنت صفوان وروى عنها ابناها ابراهيم وحميد ابنا عبدالرحمن بن عوف. (تهذيب ج ۱۲، ص ۵۰۴)

(۴۲۷) ﴿عبد الاعلیؒ﴾

بن واصل ابن عبد الاعلی الاسدی الكوفي ثقة من التاصعة خرج له النسائي. (مناوی ۲۸۸) روى عن عبدالله بن ادريس و ابي اسامة و عنه الترمذی و النسائي قال ابو حاتم صدوق و قال النسائي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات قال مطين مات سنة ۲۴۷ھ۔ (تہذیب ج۶ ص۹۲)

(۴۲۸) ﴿عمر بن ابی سلمةؓ﴾

المخزومي يكنى ابا حفص ربيب المصطفیٰ من ام سلمة ولد بالحبشة حين هاجر بها ابوه مات سنةثلاث و ثمانين. (مناوی ص ۲۸۸) ابو حفص المدنی روى عن النبی ﷺ و عن امه ام سلمة روى عنه ابنه محمد و سعيد بن المسيب و ثابت البناني، قال الزبير بن بكار و كان مع علی بن ابی طالب فولاه البحرين و شهد مع علی الجمل و توفی بالمدينة۔ (تہذیب ج۷ ص۴۰۱)

(۴۲۹) ﴿اسماعیل بن ریاحؒ﴾

بن عبيدة السلمي عن ابيه وغيره وعنه ابو هاشم الرماني وغيره و هو من الطبقة الثالثة خرج له ابو داؤد. (مناوی ص ۲۹۰) ذكره ابن حبان في الثقات قلت و سئل ابن المديني عنه فقال لا اعرفه مجهول . (تهذيب ج ۱ ص ۲۵۹)

(۴۳۰) ﴿رياح عبيدةؒ﴾

له عن ابن عمر و ابن سعيد و غيره هما وعنه حجاج بن ارطاة و جماعة وثق ذكره في الكاشف

وغیرہ و لبعض الشراح فیہ خبط و خلط فاحذرہ (مناوی ص۲۹۰) ذکرہ ابن حبان فی الثقات کا ن من العابدین جلساء عمر بن عبد العزیز ۔ (تہذیب ج ۳ ص ۲۵۹)

(۴۳۱) ﴿ثور بن یزیدؒ﴾

ابو خالد الحمصی الحافظ کا ن ثبتاً قدریاً اخرجوہ من حمص و احرقوا دارہ مات سنۃ ثلاث و خمسین و مائۃ خرج لہ البخاری و الاربعۃ ۔ (مناوی ص ۲۹۰)

روی عن مکحول و رجاء بن حیوۃ و عطاء و عنہ صفوان بن عیسیٰ و السفیانا ن قال محمد بن عوف و النسائی ثقۃ و قال ابو حاتم صدوق حافظ و قال العجلی شامی ثقۃ و کان یر ی القدر ۔ (تہذیب ج ۲ ص ۳۰)

(۴۳۲) ﴿خالد بن معدانؒ﴾

الکلاعی فقیہ کثیر الشان ثبت مھیب مخلص قیل کان یسبح کل یوم اربعین الف تسبیحۃ خرج لہ الستۃ ۔ (مناوی ۲۹۰) روی عن ثوبان و ابن عمر و عنہ ثور بن یزید و حریز بن عثمان قال العجلی شامی تابعی ثقۃ ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال کان من خیار عباد اللّٰہ و قال یزید بن ھارون (مات وھو صائم ۱۰۳ ھ) (تھذیب ج ۳ ص ۱۰۳)

ویروی انہ کان یسبح فی الیوم سبعین الف مرۃ و قال لو کان للموت غایۃ تعر ف ماسبقنی احد الیہ الا بفضل قوۃ ۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۹۳)

(۴۳۳) ﴿ابو بکر محمد بن ابانؒ﴾

ابن وزیر البلخی یلقب حمدویہ حافظ مکثر ثقہ النسائی و غیرہ مات سنۃ اربع واربعین و مائتین خرج لہ الجماعۃ (مناوی ص ۲۹۲)

روی عن ابن عیینۃ وابن علیۃ وابن نمیر روی عنہ الجماعۃ سوی مسلم و موسیٰ بن ھارون قال النسائی ثقۃ قال ابو حاتم صدوق ذکرہ ابن حبان فی الثقات قلت و قال الخلیلی ثقۃ متفق علیہ وفی الزھرۃ روی عنہ البخاری ثمانیۃ و ثلاثین حدیثا ۔ (تہذیب ج ۹ ص ۴)

(۴۳۴) ﴿ ابو اسامةؒ ﴾

حماد بن اسامة الكوفي القرشي مولاهم المشهور بكنيته ثقة ثبت ربما دلس من كبار التاسعة مات بالشام هارباً من القضاء خرج له الجماعة (مناوی ص ۱۹۳) روى عن هشام بن عروة والا عمش وابن جريج و عنه الشافعي واحمد بن حنبل و هناد بن السرى قال احمد ابو اسامة ثقة كان اعلم الناس بامور الناس و اخبار اهل الكوفة قال العجلي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات، قال عبد الله بن عمر بن ابان سمعت ابا اُسامة يقول كتبت باصبعي هاتين مائة الف حديث. (تہذیب ج ۳ ص ۴)

(۴۳۵) ﴿ زكريا بن ابى زائدةؒ ﴾

خالد بن ميمون الهمداني الوداعي روى عن ابى اسحق السبيعي و عامر الشعبي و عنه ابنه يحیٰ و الثورى و شعطة قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث وقال ابن قانع كان قاضيا بالكوفة و قال ابوزرعة صويلح يدلس كثيرا عن الشعبي. (تہذیب ج ۳ ص ۳۸۲)

(۴۳۶) ﴿ سعيد بن ابى بردةؒ ﴾

ابن ابى موسىٰ الا شعرى الكوفي الحافظ مولىٰ بنى هاشم كان حجة اخبارياً عنده ستمائة حديث عاش ثمانين خرج له الستة. (مناوی ۲۹۳) روى عن ابيه و انس بن مالك وابى وائل و عنه قتادة و شعبة و زكريا بن ابى زائدة قال ابن معين والعجلي ثقة وقال ابو حاتم صدوق ثقة ذكره ابن حبان في الثقات (مات ۱۶۸ھ) (تہذیب ج ۴ ص ۸)

(۴۳۷) ﴿ الحسين بن الاسود البغدادىؒ ﴾

ويقال الحسين بن على بن الاسود ينسب لابيه والمشهور لجده صدوق يخطئى كثيرا من الحادية عشر خرج له المصنف فقط. (مناوی ص ۲۹۳) روى عن عبدالله بن نمير ويونس بن بكير وابى اسامة وعنه ابوداؤد و الترمذى وابو حاتم وسئل عن ابى حاتم قال صدوق وقال الازدى ضعيف جدا يتكلمون في حديثه وذكره ابن حبان في الثقات (مات ۲۵۴ھ). (تهذيب ج ۲ ص ۲۹۷)

(۴۳۸) ﴿عمرو بن محمدؒ﴾

ابو سعید الکوفی له عن ابی حنیفة وعیسی بن طهمان وعتبة وعنه ابن راهویه وعدة وثقوه مات سنة تسع وتسعین ومائة خرج له الخمسة والبخاری فی الادب. (مناوی ص ۲۹۳) قال احمد والنسائی ثقة وقال ابن معین لیس به بأس ذکره ابن حبان فی الثقات قلت قال العجلی ثقة جائز الحدیث. (تهذیب ج ۸ص ۸۲)

(۴۳۹) ﴿اسماعیل بن موسیٰ الفزاریؒ﴾

منسوب الی قبیلة بنی فزارة صدوق رمی بالرفض من العاشرة خرج له البخاری فی خلق الافعال وابوداؤد وابن ماجة. (مناوی ص ۲۹۵) روی عن مالک وابراهیم بن سعد وابن عیینة قال مطین کان صدوقا وقال النسائی لیس به بأس وقال ابن حبان فی الثقات یخطئی مات ۲۴۵ھ. (تهذیب ج ۱ص ۲۹۲)

(۴۴۰) ﴿محمد بن عبدالعزیزؒ﴾

الرملی، نسبة للرملة وهی مواضع اشهرها بلد بالشام قال یعقوب الفسوی حافظ ولینه غیره خرج له البخاری والنسائی. (مناوی ص ۲۹۷)روی عن حفص بن میسرة ومحمد بن ادریس الشافعی روی عنه البخاری وعلی بن داؤد قال ابو زرعة لیس بقوی ذکره ابن حبان فی الثقات ولد بواسط ثم انتقل الی الرملة حتی مات بها . (تهذیب ج ۹ ص ۳۷۸)

(۴۴۱) ﴿عبدالله بن یزید بن الصلتؒ﴾

الشیبانی ابو روح القاهری مولی الزبیر قال جریر بن حازم ثقة خرج له النسائی (مناوی ص ۲۹۷)روی عن ابی اسحق وعاصم بن رجاء وسفیان الثوری وعنه محمد بن عبدالعزیز الرملی، قال ابوزرعة منکر الحدیث وقال النسائی ضعیف له حدیث واحد فی اکل البطیخ بالرطب. (تهذیب ج۶ص ۷۲)

(۴۴۲) ﴿یزید بن رومانؒ﴾

المدنی قال الذھبی واہ و قال ابو حاتم متروک وروایتہ عن ابی ھریرۃ مرسلۃ خرج لہ الجماعۃ (مناوی ص ۲۹۷)روی عن ابن زبیر وانس وعبد اللّٰہ بن ھشام بن عروۃ و عبید اللّٰہ و ابو حازم سلمۃ بن دینار قال النسائی ثقۃ ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال الواقدی مات فی ثلاثین ومائۃ وکان عالما کثیر الحدیث. (تھذیب ج۱۱ص ۳۲۸)

(۴۴۳) ﴿ابراھیم بن المختارؒ﴾

الرازی ضعفوہ من الطبقۃ الثامنۃ خرج لہ البخاری فی تاریخہ وابن ماجۃ. (مناوی ص ۳۰۰) یقال لہ حبویۃ روی عن شعبۃ ومالک وابن اسحق وابن جریج وعنہ محمد بن حمید الرازی وفروۃ بن ابی المغراء وعدۃ قال ابن معین لیس بذاک وقال ابو حاتم صالح الحدیث قلت وذکرہ ابن حبان فی الثقات. (تھذیب ج ۱ص ۱۴۱)

(۴۴۴) ﴿ابو عبیدۃ بن محمد بن عمار بن یاسرؒ﴾

اخی سلمۃ قیل ھو مقبول من الرابعۃ خرج لہ الاربعۃ. (مناوی ص ۳۰۰)روی عن ابیہ ولؤلؤۃ مولاۃ عمتہ ام الحکیم و جابر بن عبداللّٰہ وعنہ ابنہ عبداللّٰہ وسعد بن ابراھیم واسامۃ بن زید اللیثی قال ابن معین ثقۃ قال ابی حاتم عن ابیہ فی موضع آخر صحیح الحدیث. (تھذیب ج ۱۲ ص ۱۶۸)

(۴۴۵) ﴿الربیع بنت معوذ الانصاریۃؓ﴾

من صغار الصحب وابو ھا من اکابر ھم قتل یو م بدر روی لہ الستۃ واشتھر باسم امہ واسم ابیہ الحارث بن رفاعۃ. (مناوی ص ۳۰۰)

روت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعنھا ابنتھا عائشۃ بنت انس بن مالک وخالد بن ذکوان وسلیمان بن یسار ، قال ابن ابی خیثمۃ عن ابیہ کانت من المبایعات تحت الشجرۃ.(تھذیب ج ۱۲ ص ۴۴۷)

(۴۴۶) ﴿علی بن زیدؒ﴾

بن عبداللہ ابن زهير بن عبدالله بن جدعان التيمي البصرى الضرير احد الحفاظ بالبصرة قال الدار قطني لا يزال عندى فيه لين وقال منصور ابن زاذان لما مات الحسن قلنا لابن جدعان اجلس مجلسه مات سنة احدى وثلاثين و مائة خرج له في الادب والخمسة (مناوى ص ۳۰۳)اصله من مكة روى عن انس بن مالك وسعيد بن المسيب والحسن البصرى وعنه قتادة والحماد ان وزائدة قال العجلي كان يتشيع ولا باس به وقال الترمذى صدوق الاانه ربما رفع الشيء الذى يوقفه غيره قال ابو زرعة ليس بالقوى. (تهذيب ج۷ص ۲۸۳)

(۴۴۷) ﴿عمر هو ابن ابى حرملةؒ﴾

كحرجة وقيل ابن حرملة مجهول من الرابعة خرج له ابوداؤد و النسائي (مناوی ص۳۰۳)روى عن ابن عباس حديث الضب وعنه على بن زيد بن جدعان قال ابوزرعة لااعرفه الافى هذا الحديث وذكره ابن حبان فى الثقات. (تهذيب ج۷ص ۴۷۹)

(۴۴۸) ﴿الحسين المعلمؒ﴾

ابن ذكوان المكتب العوذى نسبة لبنى عود بطن من بنى ازد ثقة ربما وهم خرج له الجماعة. (مناوی ص۳۰۸)روى عن عطاء ونافع وقتادة وعنه ابراهيم بن طهمان وشعبة وابن المبارك وغيرهم قال ابوزرعة ليس به باس قال ابن سعد والعجلي وابوبكر البزار بصرى ثقة وذكره ابن حبان فى الثقات. (تہذیب ج۲ص۲۹۳)

(۴۴۹) ﴿عمرو بن شعيبؒ﴾

السهمى قال يحى القطان اذا روى عنه ثقة فهو حجة وقال احمد ربما احتججنا به وقال البخارى رأيت احمد و ابن المدينى واسحاق وعامة اصحابنا يحتجون به مات سنة ثمان عشرة ومائة. (مناوى ص ۳۰۸) روى عن ابيه و زينب بنت ابى سلمة ربيبة النبى صلى الله عليه وسلم وسليمان بن يسار وعنه عطاء الزهرى وعاصم الاحول قال العجلي والنسائي ثقة قلت عمرو بن شعيب

ضعفه ناس مطلقا و وثقه الجمهور قال الخليفة (وغيره مات ۱۱۸ ھ) (تہذیب ج۸ص۴۳)

(۳۵۰) ﴿ابیہؒ﴾

شعيب بن محمد بن عبدالله بن عمرو بن العاص صدوق ثبت من الثالثة خرج له البخارى فى القدر والاربعة. (مناوی ص۳۰۸) روى عن جده و ابن عباس و عنه ابناه عمرو و عمر ثابت البناني ذكره الخليفة في الطبقة الاولى من اهل الطائف و ذكره ابن حبان في الثقات.

(تہذیب ج۴ص۳۱۱)

(۳۵۱) ﴿عن جدہؒ﴾

فالجد عبدالله بن عمرو المكثر الصحابي بن الصحابي ابن الصحابية الافضل من ابيه والاكثر تلقيا واخذا للعلم عن المصطفى. (مناوی ص۳۰۸)

روى عن النبى صلى الله عليه وسلم وعن ابى بكر وعمر وعبدالرحمن بن عوف وعنه انس بن مالك ومسروق بن الاجدع وسعيد بن المسيب قال ابو هريرة ماكان احد اكثر حديثا عن رسول الله عليه وسلم الاعبدالله بن عمرو فانه كان يكتب ولا اكتب. (تہذیب ج۵ص۲۹۴)

(۳۵۲) ﴿محمد بن طریف الکوفیؒ﴾

ابو جعفر كان ثقة صاحب حديث قال مطين مات سنة اثنين واربعين ومائتين خرج له مسلم وابو داؤد و ابن ماجة. (مناوى ص ۳۰۹) روى عن ابيه وعبدالله بن ادريس وابى امامةروى عنه مسلم وابو داؤد والترمذى قال ابوزرعة محله الصدق ذكره ابن حبان في الثقات وفى الزهرة روى عنه مسلم ستة احاديث. (تهذيب ج۹ ص۲۰۹)

(۳۵۳) ﴿الاعمشؒ﴾

سليمان بن مهران كعثمان الاسدى الباهلى الكوفي احد الاعلام قال ابن المدينى له الف وثلثمائة حديث عاش ثمان وثمانين سنة قال ابو نعيم مات فى ربيع الاول سنة ثمان واربعين ومائة خرج له الجماعة. (مناوى ص ۳۰۹)روى عن زيد بن وهب واسماعيل بن رجاء و عامر الشعبى وعنه ابو

اسحق السبیعی وھو من شیوخه والسفیانان قال العجلی کان ثقة ثبتا فی الحدیث کان محدث اهل الکوفة فی زمانه عالما بالفرائض ذکره ابن حبان فی ثقات التابعین . (تهذیب ج۴ص ۱۹۵)

(۳۵۴) ﴿عبدالملک بن میسرةؒ﴾

کدحرجة الهلالی العامری الکوفی ثقة من الرابعة خرج له الستة. (مناوی ص ۳۰۹)

روی عن ابن عمرو ابی الطفیل وعطاء وعنه شعبة ومسعر ومنصور بن المعتمر قال ابن معین وابن خراش والنسائی ثقة وقال ابو حاتم ثقة صدوق ذکره ابن حبان فی الثقات وقال العجلی کوفی ثقة . (تهذیب ج۶ص ۳۷۷)

(۳۵۵) ﴿النزال بن سبرةؒ﴾

کطلحة الهلالی الکوفی ایضاً من الثالثة قیل له صحبة خرج له الجماعة غیر مسلم (مناوی ص ۳۰۹)روی عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن ابی بکر یقال مرسل وعن عثمان وعلی وعنه الشعبی واسماعیل بن رجاء والضحاک، قال العجلی کوفی تابعی ثقة من کبار التابعین وذکره ابن حبان فی الثقات وعن ابن معین النزال ثقة لایسئال عنه. (تهذیب ج۱۰ ص۳۷۸)

(۳۵۶) ﴿یوسف بن حمادؒ﴾

المعنی نسبة لمعن کفلس ثقة خرج له مسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجة مات سنة خمس واربعین ومائتین (مناوی ص۳۱۰)روی عن حماد بن زید وعبدالوارث بن سعید قال النسائی وذکره ابن حبان فی الثقات قال مسلمة بن قاسم بصری ثقة. (تہذیب ج۱۱ص۳۶۱)

(۳۵۷) عبدالوارث بن سعیدؒ

قال العصام لم توجد ترجمته واقول هو عبدالوارث ابن سعید بن ذکوان التمیمی مولاهم التوری البصری ابو عبیدة الحافظ له عن ایوب وابی التیاح ویحی البکاء وعنه ابنه عبدالصمد وابو معمر المقعدی ومسدد و کان معربا فصیحاً مفوها ثبتاً صالحا رمی بالقدر مات سنة ثمانین ومائة. (مناوی ص۳۱۰)

(۴۵۸) ﴿ابی عاصمؒ﴾

وفی نسخة ابی عصام وهو البصری قیل اسمه ثمامة وقیل خالدبن عبید العتکی روی له مسلم وابو داؤد والنسائی کذا حققه الجزری وفی نسخة عن ابی عاصم وهو ضعیف .(الجمع ص ۳۱۰)

(۴۵۹) ﴿رشدین بن کریبؒ﴾

العباسی قال البخاری رشدین هذا منکر الحدیث (مناوی ص۳۱۱) روی عن ابیه وعلی بن عبدالله بن عباس وعنه عیسیٰ بن یونس ومحمد بن فضیل و مروان بن معاویة قال ابن عدی احادیثه مقاربة لم ارفیه منکرا جداو مع ضعفه یکتب حدیثه قال ابو حاتم والنسائی ضعیف. (تہذیب ج۳ ص۲۴۱)

(۴۶۰) ﴿عن ابیهؒ﴾

ای کریب وهو ثقة ذکره میرک (جمع ص۳۱۱) ابن ابی مسلم الهاشمی المدنی مولیٰ ابن عباس اللعبی وثقوه مات سنة ثمان وتسعین بالمدینة خرج له الجماعة. (مناوی ص۳۱۱) ادرک عثمان و روی عن مولاه وعائشة وام سلمة و ام هانی و عنه رشدین وسلیمان بن یسار قال ابن سعد کان ثقة حسن الحدیث ذکره ابن حبان فی الثقات وقال النسائی ثقة. (تہذیب ج۸ ص۴۳۸)

(۴۶۱) ﴿یزید بن یزیدؒ﴾

اتفق اسم الولد والاب وهذا کثیر کما وقع لمحمد بن محمد الغزالی وکذا الجزری. (جمع ص۳۱۲) الازدی الدمشقی کان ثقة صالحاً بکاء خلف مکحولا بدمشق لکنه خرج معهم علی الولید قال هشام بن عمار واخذ مائة الف دینار مات سنة ثلاث وثلاثین ومائة خرج له مسلم وابو داؤد والنسائی. (مناوی ص۳۱۲) روی عن عبدالرحمن بن ابی عمرة ومکحول ویزید بن الاصم وعنه الاوزاعی وثور بن یزید و السفیانان قال ابن سعد کان ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات وقال کان من خیار عباد الله . (تہذیب ج۱۱ ص۳۲۲)

(۴۶۲) ﴿کبشةؓ﴾

هی کبشة بنت ثابت بن المنذر، الانصاریة، اخت حسان لها صحبة و حدیث ویقال فیها کیشة

بالتصغير وقيل كبشة بنت كعب بن مالک الانصارية زوج عبدالله بن ابی قتادة. (اتحافات ص ۲۹۰) روت عن النبی صلی الله عليه وسلم فی الشرب قائما من فم القربة وعنها عبدالرحمن بن ابی عمرة وهی جدته. (تہذیب ج۶ ص ۳۳۳)

(۲۶۳) ﴿عبدالکریم الجزریؒ﴾

بن مالک الحضرمی نسبة لقرية من تمامة كان حافظاً مكثرا مات سنة سبع وعشرين ومائة خرج له الجماعة. (مناوی ص ۳۱۳) رأى انسا وروى عن عطاء وعكرمة و سعيد بن المسيب وعنه ايوب السختيانی وابن جريج والسفيانان قال احمد ثقة ثبت صاحب سنة قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث قال ابو زرعة ثقة اخذ عن الاكابر (تهذيب ج۶ ص ۳۳۳)

(۲۶۴) ﴿احمد بن نصر النیساپوریؒ﴾

بن زياد القرشی العقری احد الائمة الزهاد تفقه به جماعة مات سنة خمس واربعين ومائتين. (مناوی ص ۳۶۳) روی عن هدبة بن خالد و ابن ابی عمر روی عن البخاری فی تفسير سورة الانفال ولم ينسبه قال الحاكم هو احد الاركان الحديث قالت فلروى البخاری فی التاريخ الصغير عن احمد بن النصر. (تہذیب ج۹ ص ۷۵)

(۲۶۵) ﴿اسحٰق بن محمدؒ﴾

نسبة لابی فروة جده قال ابو حاتم صدوق ربما لقن لذهاب بصره و قال مرة مضطرب ووهاه ابو داؤد مات سنة ست وعشرين ومائتين خرج له البخاری و روی الترمذی و ابن ماجة بواسطة قال ابو حاتم كان صدوقا ولكن ذهب بصره فربما لقن و كتبه صحيحة ذكره ابن حبان فی الثقات. (تهذيب ج ۱ ص ۲۴۷)

(۲۶۶) ﴿عبيدة بنت نائلؒ﴾

من السابعة خرج لها المصنف قال فی التهذيب ذكرها ابن حبان فی الثقات. (مناوی ص ۳۱۴) روی عن عائشة بنت سعد وعنها اسحٰق بن محمد الفروی والواقدی ومعن بن عيسٰی.

(تهذیب ج۱۲ ص۲۶۵)

(۲۶۷) ﴿عائشه بنت سعد بن ابی وقاصؓ﴾

الزهرية المدنية ثقة من الرابعة عمرت حتى ادركها مالك وماتت بالمدينة سنة سبع عشرة ومائة عن اربع وثمانين سنة ووهم من زعم ان لها رؤية خرج لها البخاري وابوداؤد والنسائي. (مناوی ص ۳۱۴)قيل انها رأت ستا من امهات المومنين ذكرها ابن حبان في الثقات قلت وقال العجلي تابعيةمدنية ثقة. (تهذيب ج۱۲ ص ۴۳۶)

(۲۶۸) ﴿ ابيها ﴾

سعد بن ابی وقاص احد العشرة المبشرة بالجنة وآخرهم موتا واول من رمى بسهم في سبيل الله شهد المشاهد كلها يقال له فارس الاسلام. (مناوی ص ۳۱۴) اسلم قديما وهاجر قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم روى عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن خولة بنت حكيم وعنه عائشة ام المؤمنين وابن عباس وابن عمر وهو احد الستة اهل الشورى وكان مستجاب الدعوة مشهورا بذلك وكان سابع سبعة في الاسلام روى الواقدي اسلمت وانا ابن سبع عشرة سنة كذا في تهذيب الكمال. (تہذیب ج۳ص۴۸۹)

(۲۶۹) ﴿محمد بن رافعؒ﴾

زاہد ہیں حافظ ہیں القشیر کی نسبت ہے، كان مهيبا كبير القدر كثير الحديث (مناوی ج۲ص۴)سمع ابن عيينة ومعن بن عيسى والنضر بن شميل وغيرهم روى عنه البخاري ومسلم وكان فوق الثقة قال زكريا بعث اليه طاهر بن عبدالله بخمسة الاف درهم بعد العصر وهو ياكل الخبز مع الفجل فلم يقبل مات في سنة خمس واربعين و مائتين۔(جمع ج۲ص۳)وغیر واحد ! ای کثیر من المشائخ سوی محمد بن رافع۔(جمع ج۲ص۳) قالو میں ضمیر محمد بن رافع اور جمیع مشائخ کو راجع ہے۔

(۲۷۰) ﴿شیبانؒ﴾

ابن فروخ ابو محمد بن ابی شيبة الحبطي مولاهم الايلي قال عبدان كان عنده خمسون الف

حدیث و قال ابوزرعة صدوق مات سنة خمس و ثلاثین و مائتین خرج له ابوداؤد و اکثر عنه مسلم۔(مناوی ج۲ص۴)

(۴۷۱) ﴿عبداللہ بن المختارؒ﴾

البصری لاباس به قال شعبة کان اصغر منی و قال ابن معین ثقة خرج له الجماعة الا البخاری۔ (مناوی ج۲ص۴)

(۴۷۲) ﴿موسیٰ بن انسؒ﴾

قال العصام لم اجد ترجمته و اقول هو موسی بن انس قاضی البصرة له عن ابیه و ابن عباس و عنه ابن عوف و شعبة ثقة نقل ترجمته الذهبی وغیره ۔(مناوی ج۲ص۴)

(۴۷۳) ﴿ابن ابی فدیکؒ﴾

نام محمد بن اسماعیل ہے۔الدیلی ہیں ، قال الذهبی صدوق و هو شیخ الشافعی۔(مناوی ص۴)

(۴۷۴) ﴿عبداللہ بن مسلمؒ﴾

الهزلی المدنی المقری قال ابوزرعة لاباس به من الثانیة خرج له المصنف فقط۔(مناوی ص۴)

(۴۷۵) ﴿عن ابیه﴾

مسلم الهزلی المدنی القاضی ثقة فصیح من الثالثة خرج له البخاری فی خلق الاعمال (مناوی ص۴)

(۴۷۶) ﴿ابوداؤد الحفریؒ﴾

عمرو بن سعد بن عبداللہ نسبة لحفر محرکاً موضع بالکوفة قال ابن المدینی لا اعلم انی رأیت بالکوفة اعبد منه و قال ابوحمدون المقری دفناه وترکنا بیته مفتوحا مافی البیت شئی خرج له مسلم والاربعة۔(مناوی ص۵)

(۴۷۷) ﴿عن رجل﴾

فی نسخة بدله الطفاوی ، منسوب لطفاوة حی من قیس غیلان شیخ لابی نضرة

مجهول ایضاً۔(مناوی ص۵)

(۴۷۸) ﴿محمد بن خلیفہؒ﴾

البصری الصیرفی مات سنة احدیٰ و ستین و مائتین خرج له المصنف و ابن خزیمة و المحاملی وغیره ۔(مناوی ص۶)

(۴۷۹) ﴿حجاج الصوافؒ﴾

بن ابی عثمان میسرة اوسالم الصواف ابو الصلت الکندی مولاهم البصری ثقة حافظ خرج له الستة۔(مناوی ص۶)

(۴۸۰) ﴿حنانؒ﴾

الاسدی عم مسرهد و المسدد من السادسة خرج له ابوداؤد

۔مزید تعارف خود امام ترمذیؒ نے اپنی کتاب میں امام جرح والتعدیل عبدالرحمٰن ابن ابی حاتمؒ کی کتاب "کتاب الجرح والتعدیل" کے حوالے سے خود کردیا ہے

(۴۸۱) ﴿ابوعثمان النهدیؒ﴾

عبدالرحمن مخضرم اسلم فی عهد المصطفیٰ ولم یره و النهدی نسبة لبنی نهد عاش مائة و ثلاثین سنةً ۔(مناوی ص۶)

(۴۸۲) ﴿عمر بن اسماعیل الهمدانیؒ﴾

نزیل بغداد اورده الذهبی فی الضعفاء والمتروکین و قال قال النسائی و الدار قطنی متروک من العاشرة ۔(مناوی ص۸)

(۴۸۳) ﴿ابی اسمٰعیل ! الهمدانی ابوعمر الکوفیؒ﴾

نزیل بغداد صدوق مخطئی من الثامنة خرج له البخاری۔(مناوی ص۸)

(۴۸۴) ﴿ بیانؒ ﴾

الکوفی المؤدب ثقة ثبت من الخامسة خرج له الجماعة وهو غیر بنان بن بشیر المعلم الطائشی فانه مجهول کذا فرق الخطیب ۔(مناوی ص۸)

(۴۸۵) ﴿ قیس بن ابی حازمؒ ﴾

البجلی الکوفی کبیر هاجر الی المصطفٰی ففاتته الصحبة بلیال روی له الجماعة اتفقوا علی انه تفرد من بین التابعین بالروایة عن العشرة ۔(مناوی ص۸)

(۴۸۶) ﴿ جریر بن عبداللہؓ ﴾

البجلی صحابی مشهور سید قبیلة بجیلة کان طویلاً جدا یصل الی سنام البعیر و طول نعله ذراع و کان مفرط الجمال و من ثم لقب یوسف هذه الامة و کان المصطفٰی یتبسم عند رؤیته مات سنة احدی و خمسین ۔(اتحافات ص۲۶۸، مناوی ص۸)

(۴۸۷) ﴿ حمید بن مسعدةؒ ﴾

الاشعری البصری ابوالاسود الکرابیسی صدوق یهم قلیلا من الثامنة خرج له البخاری فی القدر والنسائی و ابن ماجة ۔(مناوی ص۱۰)

(۴۸۸) ﴿ اُسامة بن زیدؒ ﴾

اللیثی مولاهم ابوزید المدنی قال النسائی وغیره لیس بالقوی مات سنة ثلاث و خمسین و مائة خرج له البخاری فی تاریخه والخمسة ۔(مناوی ص۱۰)

(۴۸۹) ﴿ ابو قتیبة سلم بن قتیبةؒ ﴾

الخراسانی نزیل البصرة صدوق من التاسعة خرج له البخاری والاربعة ۔(مناوی ص۱۱)

(۴۹۰) ﴿ الحجاجؒ ﴾

روی عن عطاء بن ابی رباح و عمرو بن شعیب و نافع مولٰی ابن عمر وعنه شعبة والحماد ان

والثوری وغندر ، قال العجلی کان فقیها و کان احد مفتی الکوفة و قال ابوحاتم صدوق یدلس عن الضعفاء و اما اذا قال حدثنا فهو صالح لا یرتاب فی صدقه و حفظه اذا بین السماع (تہذیب ج۲ ص۳۱۷، تذکرۃ الحفاظ ج۱ ص۱۸۶)

وهو ابن ارطاة ، بفتح اوله ابن ثور بن هبیرة النخعی ابوارطاة الکوفی القاضی الفقیه قال حماد کان افهم عندنا بحدیثه من سفیان و قال احمد کان من الحفاظ و قال ابوحاتم صدوق مدلس و قال النسائی لیس بقوی و قال غیره هو احد الائمة فی الحدیث والفقه ولکن اتفقوا علیٰ تدلیسه و ضعفه الجمهور .(مناوی ج۲ ص۱۸) مات ۱۴۵ھ

(۴۹۱) ﴿عبید اللّٰہ بن المغیرةؒ﴾

بن معیقیب ابوالمغیرة السبائی صدوق من الرابعة خرج له ابن ماجة .(مناوی ج۲ ص۱۹) روی عن عبداللّٰہ بن الحارث و منقذ بن قیس و عبید اللّٰہ بن عدی و عنه ابن اسحٰق و ابن لهیعة ، و ثقه العجلی قال ابن حجرؒ ذکره البخاری فی البیوع حدیث اذا بعت فکل و اذا ابعت فاکتل ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابو حاتم صدوق مات سنة احدی و ثلاثین و مائة.(تہذیب ج۷ ص۴۵)

(۴۹۲) ﴿عبد اللّٰہ بن الحارثؒ﴾

الزبیدی صحابی سکن مصر خرج له ابوداؤد و ابن ماجة. (مناوی ج۲ ص۱۹)روی عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم و عنه عبید بن المغیرة و سلیمان بن زیاد الحضرمی و عبید بن ثمامة قال ابن یونس توفی سنة ست و ثمانین و کان قدعمی ، ذکر ابوجعفر الطبری انه کان اسمه العاصی فسماه رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم عبد اللّٰہ قال ابو ذکریا بن مندة هو آخر من مات بمصر من الصحابة رضی اللّٰہ عنهم.(تہذیب ج۵ ص۱۵۶)

(۴۹۳) ﴿احمد بن خالد نالخلالؒ﴾

ابوجعفر البغدادی ثقة من طبقة احمد بن حنبل مات سنة سبع و اربعین و مائتین و روی له النسائی (مناوی ج۲ ص۲۰)هو یحتمل ان یکون بائع الخل او صانعه(جمع ج۲ ص۲۰)

(۴۹۴) ﴿یحییٰ بن اسحاق السیلحانیؒ﴾

قال ابن حجر نسبة لسیلحون قریة (جمع ج۲ ص۲) قریة بقرب بغداد صدوق ثقة حافظ مات سنة عشرین و مائتین خرج له مسلم والاربعة. (مناوی ج۲ ص۲) روی عن فلیح بن سلیمان و مبارک بن فضالة و الحمادین و عنه احمد بن حنبل و یزید بن حبان و علی المدینی و غیرهم، قال احمد شیخ صالح ثقة صدوق قال ابن سعد کانه ثقة حافظ الحدیث ۔(تہذیب ج۱۱ ص۱۵۶)

(۴۹۵) ﴿المعرور بن سویدؒ﴾

الاسدی ابوامیة الکوفی ثقة من الثانیة عاش مائة و عشرین سنة خرج له الجماعة (مناوی ج۲ ص۲۰) روی عن عمرو بن ابی ذر و ابن مسعود و عنه و اصل الاحدب و سالم بن ابی الجعد و الاعمش قال العجلی تابعی ثقة من اصحاب عبد اللّٰہ ذکره ابن سعد من اهل الکوفة و ذکره ابن حبان فی الثقات۔ (تہذیب ج۱۰ ص۲۰۷)(تذکرۃ الحفاظ ج۱ ص۶۷)

(۴۹۶) ﴿ابو ذرؓ﴾

الغفاری جندب بن جنادة (مناوی ج۲ ص۲۰) من غفار صحابی جلیل اسلم بمکة، عذب فی سبیل اللّٰہ، توفی بالربذة سنة احدی او اثین و ثلاثین روی له ۲۸۱ حدیثا. (اتحافات ص۱۷۹) روی عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم و عنه انس بن مالک و ابن عباس و عبد اللّٰہ بن صامت قال الغزال بن صبرة عن علی مرفوعا ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء من ذی لهجة اصدق من ابی ذر -- صلی علیه ابن مسعود و مناقبه و فضائله کثیرة. (تہذیب ج۱۲ ص۹۸)

(۴۹۷) ﴿ابراهیمؒ﴾

ابراهیم فی الشمائل ستة ولا یعلم ایهم هذا (مناوی ج۲ ص۳۳)

(۴۹۸) ﴿عبیدةؒ﴾

کحنیفة السلمانی فیکون نسبة لسلمان حی من مراد او من قضاعة و هو عبیدة بن عمرو او عبیدة بن قیس الکوفی اسلم فی حیاته صلی اللّٰہ علیه وسلم قال ابن عیینة کان یوازی شریحاً فی العلم

والقضاء مات سنة اثنين و سبعين و قيل غير ذلك (مناوی ج۲ ص۲۳) روی عن علی و ابن مسعود و ابن الزبير وعنه عبد الله بن سلمة ابراهيم النخعی و محمد بن سيرين، عن ابن معين ثقة لا يسئال عن مثله عده علی بن المدينی فی الفقهاء، اسلم قبل و فاة النبی صلی الله عليه وسلم بسنتين و لم يلقه. (تہذیب ج۷ ص۷۸)

(۴۹۹) علی بن ربیعةؒ

بن نضلة البجلی ثقة من كبار الثالثة خرج له الستة (مناوی ج۲ ص۲۵) روی عن علی بن ابی طالب والمغيرة بن شعبة و عنه الحكم بن عتيبة و سعيد بن عبيد و ابو اسحق السبيعی قال ابن المغيرة والنسائی ثقة و قال العجلی كوفی تابعی ثقة۔ (تہذیب ج۷ ص۲۸۲)

(۵۰۰) عبدالله بن عونؒ

بن ارطبان رای انس بن مالک و روی عن ثمامة بن عبد الله و انس بن سيرين و محمد بن سيرين و عنه الاعمش والثوری و شعبة والقطان قال العجلی بصری ثقة رجل صالح و قال ابن حبان فی الثقات كان من سادات اهل زمانه عبادة و فضلا و ورعا و نسكا و صلابة فی السنة و شدة علی اهل البدع قال النسائی ثقة مامون. (تہذیب ج۵ ص۳۰۳) البصری مولی عبدالله بن معقل المدنی احد الاعلام قال هشام بن حسان لم ترعينای مثله و قال قرة كنا نعجب من ورع ابن سيرين فانسانا ابن عون مات سنة احدی و خمسين و مائة خرج له الجماعة. (مناوی ج۲ ص۲۶)

(۵۰۱) محمد بن محمد بن الاسودؒ

الزهری مستور من السادسة و خرج له المصنف. (مناوی ج۲ ص۲۶) روی خالد و عامر بن سعد ابنی ابی وقاص و ابی سلمة و عنه ابن عون و ابو المقدام هشام بن زياد۔ (تہذیب ج۹ ص۲۸۲)

(۵۰۲) عامر بن سعدؒ

بن ابی وقاص الزهری المدنی مات سنة ثلاث او اربع و مائة اخرج له الستة (مناوی ج۲ ص۲۶) سمع اباه و عثمان وغيره و عنه الزهری وغيره ذكره صاحب المشكاة فی التابعين. (جمع ج۲ ص

۲۷) روی عن ابیه و عثمان و عباس و ابی ایوب الانصاری و عنه ابنه داؤد و سعید بن المسیب و مجاهد وغیرهم ، ذکره ابن حبان فی الثقات و قال غیره کان ثقة کثیر الحدیث و قال العجلی مدنی تابعی ثقة قال ابن سعد مات ۱۰۳ھ (تہذیب ج ۵ ص ۵۶)

(۵۰۳) ﴿ابو التیاحؒ﴾

یزید بن حمید مصغراً الضبعی احد الأئمة ثقة عباد مات سنة ثمان و عشرین و مائة خرج له الجماعة (مناوی ج ۲ ص ۳۰) روی عن انس و ابی عثمان والحسن البصری و عنه سعید بن ابی عروبة و شعبة والحماد ان قال ابن معین و ابوزرعة والنسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات مات سنة ثمان و عشرین و مائه. (تہذیب ج ۱۱ ص ۲۸۰)

(۵۰۴) ﴿علی بن الحسن بن شقیقؒ﴾

المروزی العبدی مولاهم کان من حفاظ کتب ابن المبارک مات سنة خمس عشرة ومائتین خرج له الجماعة (مناوی ج ۲ ص ۳۴) روی عن الحسین بن واقد و ابن المبارک و ابراهیم بن طهمان وعنه محمود بن غیلان وغیره قال ابوداؤد عن احمد لم یکن به بأس الا انهم تکلموا فیه فی الارجاء و قد رجع عنه توفی سنة خمس عشرة و مأتین. (تہذیب ج ۷ ص ۲۶۳)

(۵۰۵) ﴿خالد بن عبداللهؒ﴾

بن عبدالرحمن بن یزید الطحان الواسطی المدنی مولاهم ثقة عابد یقال اشتری نفسه من الله ثلاث مرات یتصدق بوزن نفسه فضة مات سنة تسع و سبعین و مائة خرج له الستة (مناوی ج ۲ ص ۳۵) روی عن اسماعیل بن ابی خالد وحمید الطویل و ابن عون و عنه زید بن الحباب و وکیع و یحییٰ القطان قال الترمذی ثقة حافظ قال ابو حاتم ثقة صحیح الحدیث (تہذیب ج ۳ ص ۸۷)

(۵۰۶) ﴿المبارک بن فضالةؒ﴾

بفتح الفاء البصری مولی آل الخطاب العلوی قال عفان ثقة من النساک و قال ابوزرعة اذا قال ثنا فهو ثقة و قال النسائی ضعیف مات سنة خمس و ستین و مائة خرج له ابن ماجة مناوی ج ۲ ص

۳۸) روی عن الحسن البصری و هشام بن عروة و حمید نالطویل و عنه شیبان بن فروخ و علی بن الجعد و آخرون قال ابو طالب عن احمد کان مبارک بن فضالة یرفع حدیثا کثیرا و قال العجلی کتب حدیثه و لیس بقوی جائز الحدیث ذکره ابن حبان فی الثقات (تہذیب ج ۱۰ ص ۲۷)

(۵۰۷) ﴿ الحسن ﴾

ای البصری لأنه المراد عند الاطلاق فی اصطلاح المحدثین فالحدیث مرسل (مواہب ص ۱۷۷) و هو الامام شیخ الاسلام ابو سعید البصری حدث عن عثمان و المغیرة بن شعبة و عنه قتادة و حمید نالطویل و مبارک بن فضالة قال ابن سعد کان جامعاً عالماً وقیعا حجة ماموناً عابد انا سکا جمیلا و سیما مات سنة عشر و مائه و له ثمان و ثمانون سنة (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۷۱)

(۵۰۸) ﴿ المقدام بن شریح ﴾

بن هانی بن یزید الحارثی الکوفی ثقة من السادسة خرج له الجماعة (مناوی ج ۲ ص ۴۱) روی عن ابیه و قمیر امرأة مسروق و عنه ابنه یزید و الاعمش و شعبة و الثوری قال احمد و ابو حاتم و النسائی ثقة زاد ابو حاتم صالح ذکره ابن حبان فی الثقات (تہذیب ج ۱۰ ص ۲۵۵)

(۵۰۹) ﴿ عن ابیه ﴾

ای شریح بن هانی الحارثی ادرک زمن النبی صلی الله علیه وسلم و کنی علیه السلام اباه هانی بن یزید فقال انت ابو شریح و شریح من جملة اصحاب علی کرم الله وجهه وهو ممن ظهرت فتواه من زمن الصحابة روی عنه ابنه المقدام (جمع ج ۲ ص ۴۱) روی عن ابیه وعمر و علی و بلال و ابی هریرة و عنه ابناه المقدام و محمد و الشعبی و الحکم بن عتیبة ذکره ابن سعد فی الطبقة الاولی من تابعی اهل الکوفة و قال ابن معین و النسائی ثقة ذکره المسلم فی المخضر مین مات ۷۸ھ (تہذیب ج ۴ ص ۲۹۱)

(۵۱۰) ﴿ ابن رواحة ﴾

اسمه عبد الله اسلم فی اول سنة من الهجرة و هو انصاری خزرجی شهد المشاهد کلها الا الفتح

فانه مات قبله بموتة اميرا و كان من الشعراء الذابين عن الاسلام ككعب بن مالك و حسان (مواہب:۹ ۱۷) و هو احد النقباء واحد الامراء في غزوة موتة و بها قتل روى عن النبى صلى الله عليه وسلم و عن بلال المؤذن و عنه ابوهريرة و ابن عباس وانس (تہذیب ج۵ص۱۸۶)

(۵۱۱) ﴿جندب بن سفيان﴾

جندب بن عبدالله بن سفيان البجلى نسبة الى علق بطن من بجيلة ولذا وصف بالعلقى والبجلى و ربما نسب لجده له صحبة خرج له الجماعة (مناوى ج۲ص۳۳) روى عن النبى صلى الله عليه وسلم و حذيفة و عنه الاسود بن قيس والحسن البصرى و صفوان بن محرز قال ابن حبان هو جندب الخير و قال خليفة مات في فتنة ابن الزبير و ذكره البخارى في التاريخ فيمن توفى من الستين الى السبعين۔ (تہذیب ج۲ص۱۰۱)

(۵۱۲) ﴿يحيٰ بن سعيد﴾

القطان البصرى الاحول الحافظ روى عن سليمان التيمى و حميد الطويل و هشام بن عروة وعنه يحيٰى بن معين و ابو خيثمه و صدقة بن الفضل قال ابن سعد كان ثقة مامونا رفيعا حجة و قال العجلى البصرى ثقة في الحديث لايحدث الا عن ثقة و قال النسائي ثقة ثبت مرضي و عن يحيٰى بن معين انه اقام يحيٰى القطان عشرين سنة يختم القرآن في كل ليلة (تہذیب ج۱۱ص۱۹۲) ثقة من السادسة خرج له الجماعة (مناوى ج۲ص۳۵)

(۵۱۳) ﴿حسن بن صباح البزار﴾

الواسطى ثم البغدادى احد الأعلام قال احمد ثقة صاحب سنة و قال ابوحاتم صدوق له جلالة عجيبة ببغداد مات سنة تسع و اربعين و مأتين خرج له البخارى (مناوى ج۲ص۵۸) روى عن ابن عينية و ابى النضر و وكيع و عنه البخارى و ابوداؤد والترمذى و غيرهم قال احمد ما ياتى يوم على البزار الا وهو يعجل منه خيرا روى عنه النسائي في سنن الكبرىٰ احاديث في الحدود وغيره ذكره ابن حبان في الثقات (تہذیب ج۲ص۲۵۱)

(۵۱۴) ﴿ابو النضرؒ﴾

سالم بن ابی امیة او هو هاشم بن القاسم التیمی المدنی نزیل بغداد ثقة یرسل مات سنة خمس و عشرین و مائة خرج له الستة (مناوی ج۲ ص۵۸) روی عن انس و السائب بن یزید و عوف بن مالک و عنه ابنه ابراهیم المعروف بیردان والسفیانان قال ابن سعد ثقة کثیر الحدیث ذکره ابن حبان فی الثقات قال احمد و ابن معین والعجلی والنسائی ثقه (تہذیب ج۳ ص۴۳۲)

(۵۱۵) ﴿ابو عقیل الثقفی عبد اللّٰہ بن عقیلؒ﴾

الکوفی الثقفی نزیل بغداد صدوق من الطبقة الثانیة خرج له الاربعة (مناوی ج۲ ص۵۸) روی عن مجالد بن سعید و هشام بن عروة و عمره بن حمزة و عنه ابو النضر و عاصم بن علی و سریج بن نعمان قال ابو حاتم شیخ قال عبد اللّٰہ بن احمد عن ابیه ثقة صالح الحدیث قال ابو داؤد والنسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات (تہذیب ج۵ ص۳۸۲)

(۵۱۶) ﴿اخیه عبد اللّٰہؒ﴾

بن عروة بن زبیر بن العوام الاسدی ثقة ثابت فاضل بقی الی آخر دولة بنی امیة خرج له الشیخان والنسائی و ابن ماجة (مناوی ج۲ ص۵۹) روی عن ابیه والحسن بن علی و حکیم بن حزام و عنه ابنه عمرو و اخواه هشام و عبید اللّٰہ و جعفر بن محمد قال احمد بن صالح المصری لیس بینه و بین ابیه فی السن الاخمسة عشرة سنة و قال الدارقطنی ثقة احد الاثبات و قد ذکر المرزبانی فی معجم الشعراء ان الولید بن یزید لما اخذ ابراهیم بن هشام المخزومی والی المدینة و علیه قال فیه عبد اللّٰہ بن عروة من ابیات ....

علیک امیر المؤمنین بشدة ۔۔۔ علی ابن هشام ان ذاک هو العدل

(تہذیب ج۵ ص۳۲۹)

(۵۱۷) ﴿عبد اللّٰہ بن یزیدؒ﴾

المخزومی المدنی المقری الاعور مولی الاسد بن سفیان من شیوخ مالک ثقة خرج له الجماعة

و لم يدرك البراء فالخبر منقطع وقولهم عبد الله بن يزيد بن الصلت ضعيف (مناوی ج ۲ ص ۷۳)
روى عن زيد بن عياش و محمد بن عبد الرحمن و عروة بن الزبير و عنه يحيىٰ بن ابى كثير و مالك و صفوان بن سليم قال احمد و ابن معين والنسائي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات و قال العجلي مدني ثقة مات سنة ثمان و اربعين ومائة (تہذیب ج ۶ ص ۷۵)

(۵۱۸) ﴿ربعی بن حراش ؓ﴾

ابو مريم العبسي الكوفي قانت لله لم يكذب قط مات سنة اربع و مائة خرج له الجماعة (مناوی ج ۲ ص ۷۴) سمع عمر و كان معه بالجابية وعليا و حذيفة و ابا موسیٰ و طائفة و عنه منصور و ابو مالك الاشجعي و غيرهم و كان قد آلیٰ على نفسه انه لا يضحك حتى يعلم الى الجنة هو او في النار و هو متفق على ثقته و امانته والاحتجاج به (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۶۹)

(۵۱۹) ﴿المفضل بن فضالة ؓ﴾

ابن ابی امية البصری مولیٰ ال عمر بن الخطاب اخو مبارك قال النسائي ليس بقوی من الطبقة الثامنة خرج له الجماعة (مناوی ج ۲ ص ۷۶)هو الامام الحجة القدوة قاضی مصر حدث عن يزيد بن حبيب وعقيل بن خالد وجماعة وعنه ابو صالح كاتب الليث و يزيد بن موهب الرملي و آخرون......قال يحيىٰ بن معين ثقة قال ابو داؤد كان مجاب الدعوة مات سنة احدیٰ و ثمانين و مائة (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۵۱)

(۵۲۰) ﴿عقیل ؓ﴾

مصغرا بن خالد بن عقيل كان حافظا صاحب كتاب مات سنة احدیٰ و اربعين ومائة خرج له الجماعة (مناوی ج ۲ ص ۷۶) حدث عن القاسم و سالم و عكرمة و روى عنه يحيىٰ بن ايوب والليث و مفضل بن فضالة و اكثر عن الزهری قال رفيقه يونس ما احد اعلم بحديث الزهری من عقيل و قال ابن معين ثقة و كذا و ثقه غير واحد واحتج به ارباب الصحاح ...... مات بمصر فجأة (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۶۱)

(۵۲۱) ﴿حسین بن محمد الجریریؒ﴾

نسبة الی جریر مصغرا مستور من الحادیة عشر خرج له المصنف فقط (مناوی ج۲ ص۷۸) روی عن ابراهیم بن اسحق الطالقانی و جعفر بن عون و محمد بن کثیر العبدی و غیرهم و عنه الترمذی و عبد اللّٰه بن محمد و احمد بن علی الآبار ..... قال المزی ذکره ابن عساکر فیمن اسمه الحسن و وهم فی ذلک قلت و قال الخطیب مجهول (تہذیب ج۲ ص۳۱۶)

(۵۲۲) ﴿سلیمان بن حربؒ﴾

الازدی البصری قاضی مکة قال ابوحاتم امام من الائمة لایدلس و یتکلم فی الرجال و فی الفقه لعله اکبر من عثمان مارأیت فی یده کتاباً قط حرر مجلسه ببغداد فبلغ اربعین الفاً ولد سنة اربعین و مائة و مات سنة اربع و عشرین و مأتین خرج له الستة (مناوی ج۲ ص۷۸) روی عن شعبة و محمد بن طلحة و الحمادین وعنه البخاری و ابوداؤد و روی الباقون بواسطة ابی بکر بن ابی شیبة قال ابوحاتم قد ظهر من حدیثه نحو من عشرة آلاف حدیث و مارأیت فی یده کتاباً قط قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث و قال صاحب الزهرة روی عنه البخاری مائة و سبعة و عشرین حدیثا مات ۲۱۴ھ (تہذیب ج۴ ص۱۵۷)

(۵۲۳) ﴿عبد اللّٰه بن رباحؒ﴾

الانصاری المدنی سکن البصرة قال الذهبی امام مات سنة ثمان و عشرین ومائة و ثقوه قتلوه الازارقة خرج له مسلم والاربعة (مناوی ج۲ ص۷۸) روی عن ابی بن کعب و عمار بن یاسر و عمران بن حصین و عنه ثابت البنانی و عاصم الاحول و خالد الحذاء ، قال العجلی بصری تابعی ثقة قال ابن سعد کان ثقة وله احادیث و قال النسائی ثقة (تہذیب ج۵ ص۱۸۱)

(۵۲۴) ﴿بشر بن معاذؒ﴾

البصری العقدی الضریر صدوق مات بعد الاربعین خرج له النسائی وابن ماجة ۔ (مناوی ج۲ ص۸۰) روی عن ابراهیم بن عبد العزیز و بشر بن المفضل و ایوب و ابی عوانة وعنه الترمذی

والنسائی و ابن ماجة و ابن خزیمة قال ابن حبان فی الثقات مات ۲۵۴ھ و قال ابوحاتم صالح الحدیث صدوق و قال مسلمة صالح ۔(تہذیب ج۹ ص۴۰۱)

(۵۲۵) ﴿ابو عوانةؒ﴾

کنیتہ الوضاح الواسطی ثقة من السابعة خرج له الستة (مناوی ج۲ ص۸۰) ھو وضاح بن عبد الله الیشکری البزاز رای الحسن و ابن سیرین و سمع من معاویة بن قرة والاسود بن قیس وقتادة روی عنه شعبة ومات قبله والفضل بن مساور قال عفان کان ابو عوانة صحیح الکتاب و کان ثبتا قال ابن سعد کان ثقة صدوقا ۔ (تہذیب ج۱۱ ص۱۰۵) و قال احمد بن حنبل هو صحیح الکتاب و اذا حدث من حفظه ربمایهم ۔(تذکرۃ الحفاظ ج۱ ص۲۳۶)

(۵۲۶) ﴿زیاد بن علاقةؒ﴾

ابوسهل الحرانی العقیلی نائب اخیه محمد علی القضاء ثقة رمی بالنصب من الطبقة الثالثة خرج له الستة ۔(مناوی ج۲ ص۸۰)

(۵۲۷) ﴿عیسٰی بن عثمان الرملیؒ﴾

النهمی الفاخوری الکوفی نزیل الرملة صدوق یتشیع من التاسعة خرج له البخاری فی الادب ومسلم وابوداؤد و ابن ماجة (مناوی ج۲ ص۸۱) روی عن عمه یحیٰی بن عیسٰی و عنه الترمذی و محمد بن عبد الله و موسٰی بن اسحٰق قال النسائی صالح قال الحضرمی مات ۲۲۱ھ ۔(تہذیب ج۸ ص۱۹۷)

(۵۲۸) ﴿ابو جمرةؒ﴾

کنیته نصر بن عمران الضبعی بصری مشهور بکنیته ثقة من الثالثة خرج له الستة اتفقوا علی توثیقه و زعم بعضهم ان له رؤیة ونوزع ۔(مناوی ج۲ ص۸۷) روی عن ابیه و ابن عباس و ابن عمر روی عنه ابنه علقمة و ابو التیاح والمثنی قال عبد الله بن احمد عن ابیه ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات و قال ابن عبد البر اجمعوا علی انه ثقة ۔(تہذیب ج۱۰ ص۳۸۵)

(۵۲۹) ﴿زرارۃ بن ابی اوفیٰؒ﴾

ابو حاجب الحرشی البصری قاضی البصرۃ ثقۃ عابد خرج لہ الستۃ قرأ المدثر فی الصلاۃ فلما بلغ فاذا نقر فی الناقور خرمیتاً ۔(مناوی ج۲ص۸۷)لہ صحبۃ مات فی زمن عثمان بن عفان ۔(جمع ج ۲ص۸۷)روی عن ابی ہریرۃ و عبد اللّٰہ بن سلام و تمیم الداری و ابن عباس و عنہ قتادۃ و بہز بن حکیم و ایوب و غیرہم قال النسائی ثقۃ و ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال کان من العباد قال ابن سعد مات فجأۃ سنۃ ۹۳ھ ۔(تہذیب ج۳ص۱۷۸)

(۵۳۰) ﴿سعد بن ہشامؒ﴾

الانصاری المدنی ثقۃ من الطبقۃ الثالثۃ استشہد بمکران خرج لہ الستۃ ۔(مناوی ج۲ص۸۷) ہو ابن عم انس روی عن ابیہ و عائشۃ و ابن عباس و ابی ہریرۃ و عنہ حمید بن ہلال و زرارۃ بن اوفیٰ والحسن البصری قال النسائی ثقۃ ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد ثقۃ انشاء اللّٰہ ۔(تہذیب ج۳ص۴۱۹)

(۵۳۱) ﴿عبد اللّٰہ بن ابی بکرؒ﴾

الانصاری المدنی القاضی لہ عن ابیہ وانس و عمرو و عنہ السفیانان و فلیح حجۃ مات سنۃ خمس و ثلاثین و مائۃ خرج لہ الاربعۃ ۔(مناوی ج۲ص۸۹)

قال ابن معین و ابوحاتم ثقۃ و قال ابن سعد کان ثقۃ کثیر الحدیث عالما و قال العجلی مدنی تابعی ثقۃ ۔(تہذیب ج۵ص۱۶۴)

(۵۳۲) ﴿ابیہ﴾

ابی بکر المشہور بابن حزم اکثر ابناہ اسحق و ہشام الروایۃ عنہ ۔(مناوی ج۲ص۸۹) ہو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم الانصاری الخزرجی المدنی القاضی روی عن ابیہ و روی عن خالتہ عمرۃ بنت عبد الرحمن و السائب بن یزید و عنہ الزہری قال ابن معین و ابن خراش ثقۃ ذکرہ ابن حبان فی الثقات ۔(تہذیب ج۱۲ص۴۰)

(۵۳۳) ﴿عبد اللہ بن قیس بن مخرمۃ﴾

المطلبی یقال له رؤیة تابعی کبیر والی العراق من قبل الحجاج ایاماً و ولی قاضی المدینة خرج له مسلم والاربعة ۔(مناوی ج۲ ص۸۹)روی عن ابیه و زید بن خالد الجهنی و ابی هریرة و عنه ابناه محمد و مطلب و ابوبکر بن محمد ، قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات واستعمله عبد الملک بن مروان علی الکوفة والبصرة ۔(تہذیب ج۵ ص۳۱۸)

(۵۳۴) ﴿زید بن الخالد الجهنی﴾

المدنی صحابی مشهور وهو ابو عبد الرحمن او ابو طلحة او ابوزرعة سکن المدینة و شهد الحدیبیة و کان معه لواء جهینة یوم الفتح مات سنة ثمان و ثمانین و له خمس و ثمانون سنة ۔ (مناوی ج۲ ص۸۹)روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و عن عثمان و ابی طلحة و عائشة و عنه ابناه خالد و ابوحرب و عبد اللّٰه بن قیس ۔(تہذیب ج۳ ص۳۵۴)

(۵۳۵) ﴿ابو حمزة﴾

طلحه بن یزید (وهذا قول الاکثر (جمع ج۲ ص۹۳) له عن حذیفة مرسلاً و عن زید بن ارقم و عمه عمرو بن مرة فقط و ثقه النسائی من الثالثه خرج له البخاری والاربعة ۔ (مناوی ج۲ ص۹۳) قال الحافظ المنذری طلحة بن یزید ابوحمزة الانصاری مولاهم الکوفی واحتج به البخاری والرجل شیخه هو صلة بن زفر العبسی الکوفی احتج به الشیخان ۔(جمع ج۲ ص۹۳) ذکره ابن حبان فی الثقات قلت قال النسائی لما اخرج حدیثه عن رجل عن حذیفة فی صلوٰة اللیل هذا الرجل یشبه ان یکون اصله و طلحة هذا ثقة ۔(تہذیب ج۵ ص۲۶)

(۵۳۶) ﴿ابوبکر محمد بن نافع البصری﴾

قیل هذا مجهول لانه لم یوجد فی کتب الرجال فلعله محمد بن واسع البصری ۔(جمع ج۲ ص ۹۵) هو ابوبکر بن احمد ابی نافع له عن غندر و جماعة و عنه مسلم وعدة قال الذهبی ثقة و زعم شارح انه محمد بن واسع فهول ۔(مناوی ج۲ ص۹۵) وهو مشهور بکنیته مات بعد الاربعین و

مأتين قلت و في الزهرة روى عنه مسلم اربعة وخمسين۔(تہذیب ج۹ص۲۲)

(۵۳۷) ﴿عبد الصمد بن عبد الوارثؒ﴾

التنوري ابو سهل حافظ حجة له عن هشام الدستوائي و شعبة و عنه ابنه و غندر مات سنة سبع و مأتين خرج له الستة ۔(مناوی ج۲ص۹۵) قال ابو احمد صدوق صالح الحديث و ذكره ابن حبان في الثقات و قال ابن سعد كان ثقة ان شاء الله۔(تہذیب ج۶ص۲۹۱)

(۵۳۸) ﴿ابو المتوكلؒ﴾

الناجي نسبة لبني ناجية اسم فاعل من النجاة اسم امرأة و ابوالمتوكل علي بن ابي داؤد و يقال ابن داؤد۔(مناوی ج۲ص۹۶)

روى عن ابي سعيد الخدري و ابوهريرة و ابن عباس و عائشة و ام سلمة و عنه ثابت البناني و قتادة و حميد الطويل و غيرهم قال ابن معين و ابوزرعة و ابن المديني والنسائي ثقة و ذكره ابن حبان في الثقات قال مات ۱۰۸ھ قلت و ثقه العجلي والبزار(تہذیب ج۷ص۲۹۰)

(۵۳۹) ﴿ابی وائلؒ﴾

الاسدي شقيق بن سلمة الكوفي قال الذهبي له ادراک و سمع عمرو و معاذا و عنه منصور والاعمش قال ادركت سبع سنين من سني الجاهلية مات سنة ثلاث و ثمانين و كان من العلماء العاملين اتفقوا على توثيقه۔(مناوی ج۲ص۹۶)قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث قال ابن حبان في الثقات سكن الكوفة و كان من عبادها و ليست له صحبة قال ابن عبد البر اجمعوا على انه ثقة (تہذیب ج۴ص۳۱۷)

(۵۴۰) ﴿عبد الله بن شقيقؒ﴾

العقيلي مصغرا البصري له عن ابي ذر و عمر والكبار و عنه قتادة و ايوب قال احمد ثقة ناصبي من الثالثة خرج له الستة ۔(مناوی ج۲ص۹۸) ذكره ابن سعد في الطبقة الاولى من تابعي اهل البصرة و عن ابن معين ثقة من خيار المسلمين لايطعن في حديثه و قال الجريري كان عبد الله بن

شقیق مجاب الدعوة کانت تمرّ به السحابة فیقول اللهم لاتجوز کذا و کذا حتی تمطر فلا تجوز ذلک الموضع حتّٰی تمطر مات ۱۰۸ھ۔(تہذیب ج۵ص۲۲۳)

(۵۴۱) ﴿المطلب بن ابی وداعةؓ﴾

نسبة لقبیلة من قریش صحابی اسلم یوم الفتح و نزل المدینة و بهامات خرج له الجماعة الاالبخاری۔(مناوی ج۲ص۹۹) امه اروی بنت الحارث بن عبد المطلب روی عن النبی صلی الله علیه وسلم و عن حفصة و عنه اولاده جعفر و عبد الرحمن و کثیر والسائب بن یزید روی له مسلم حدیثه عن حفصة فی صلوة السبحة قاعداً۔(تہذیب ج۱۰ص۱۶۴)

(۵۴۲) ﴿حفصه بنت عمر بن الخطابؓ﴾

کانت تحت خنیس السهمی ثم تزوجها المصطفی ﷺ و طلقها و راجعها بامر جبریل علیه السلام۔(مناوی ج۲ص۹۹) هی امّ المؤمنین قیل انها ولدت قبل المبعث بخمسة اعوام و تزوجها النبی صلی الله علیه وسلم سنة ثلاث روت عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن ابیها و روی عنها اخوها عبد الله بن عمرو ابنه حمزة والمطلب بن ابی وداعة ذکر ابن سعد ان عمر اوصی الیها لما احتضر۔(تہذیب ج۱۲ص۴۳۹)

(۵۴۳) ﴿عثمان ابن ابی سلیمانؒ﴾

بن ابی مطعم القرشی النوفلی المکی قاضی مکة و ثقة احمد من الطبقة السادسة خرج له الجماعة (مناوی ج۲ص۱۰۰) روی عن عمه نافع و ابوسلمة بن عبد الرحمن و سعید بن جبیر و عنه اسماعیل بن امیة و ابن جریج و ابن عیینة و غیرهم قال احمد و ابن معین و ابن سعد و ابوحاتم و یعقوب بن شیبة ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات و قال کان قاضیاً علی مکة ...... قلت زعم ابن سعد ان اسم ابی سلیمان محمد و قال العجلی مکی ثقة۔(تہذیب ج۷ص۱۱۱)

(۵۴۴) ﴿میمون بن مهرانؒ﴾

الجزری ابو ایوب عالم الرقة ثقة عابد کبیر القدر ولد عام اربعین و مات سنة سبعة عشر و مائة

خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ ص۱۰۲) نشا بالكوفة ثم نزل الرقة روى عن ابى هريرة و عائشة و ابن عباس و عنه ابنه عمرو و حميد الطويل و جعفر بن برقان و غيرهم

ذكره ابوعروبة في الطبقة الاولى من التابعين و قال العجلى جزرى تابعي ثقة و كان يحمل على علّى و قال ابوزرعة و النسائي ثقة و عن ابراهيم بن محمد المستمرى صلّى ميمون بن مهران في سبعة عشر يوما سبعة عشر الف ركعة فلما كان يوم الثامن عشر انقطع في جوفه شئي فمات (تہذیب ج۱۰ ص۳۹) ركعتا الفجر سے مراد صبح کی سنتیں ہیں، واصل الغداة ما بين طلوع الفجر و طلوع الشمس (اتحافات ص۳۴۳)

(۵۴۵) ﴿ابو سلمة يحى بن خلف﴾

الباهلى البصرى الجوبارى صدوق مات سنة اثنين و اربعين ومأتين خرج له مسلم و ابوداؤد ۔ (مناوی ج۲ ص۱۰۲) روى عن عبد الوهاب الثقفى و معتمر بن سليمان و بشر بن المفضل و عنه مسلم و ابوداؤد والترمذى و ابن ماجة ذكره ابن حبان فى الثقات و قال موسٰى بن هارون بلغنا موته بالبصرة سنة ۲۴۲ھ ۔ (تہذیب ج۱۱ ص۱۷۹)

(۵۴۶) ﴿عاصم بن ضمرة﴾

السلولى و ثقه ابن المدينى و قال النسائى لابأس به مات سنة اربع و سبعين خرج له الاربعة۔ (مناوی ج۲ ص۱۰۳)روى عن على وحكى عن سعيد بن جبير و عنه ابواسحٰق السبيعى والحكم بن عيينة قال يحيٰى بن سعيد عن الثورى كنا نعرف فضل حديث عاصم على حديث الحارث و قال العجلى ثقة۔(تہذیب ج۵ ص۴۰)

(۵۴۷) ﴿يزيد الرشك﴾

رشک (بالکسر) كبير اللحية کو کہتے ہیں ۔ ولقب يزيد بن ابى يزيد الضبعى احسب اهل زمانه و لقب به لكبر لحيته و قال ابن الجوزى وغيره دخل عقرب لحيته فاقام بها ثلاثة ايام وهو لايشعر لكبر لحيته و استشكل كون معرفتها ثلاثًا واجيب بانه يحتمل انه دخل مكانا كثير العقارب ثم رأها بعد الخروج منه بثلاثة ايام فعلم انه من ذلك المكان و بانه يحتمل ان احد ارآها

حین دخلت و لم یخبره بها الابعد ثلاثة ایام لیعلم هل یحس بها اولا و قال المصنف فی باب الصوم ان الرشک بلغة اهل البصرة هو القسام فقیل هو الذی یقسم الدور و کان یقسمها بمکة قبیل الموسم بالمساحة لیتصرف الملاک فی املاکهم فی الموسم ۔(جمع ج۲ص۱۰۵) روی عن عبد اللّٰه بن انس و مطرف بن عبد اللّٰه بن الشخیر و معاذة العدویة وعنه شعبة و معمر قال الدوری عن ابن معین صالح صالح قال ابوزرعة وابو حاتم والترمذی ثقة و قال النسائی لیس به باس و ذکره ابن حبان فی الثقات و قال کان غیورًا فسمی بالفارسیة الرشک مات ۱۳۰ھ ۔ (تہذیب ج۱۱ص۳۲۵)

(۵۴۸) معاذةؓ

بنت عبد اللّٰه العدویة ام الصهباء البصریة ثقة من الثالثة خرج لها الستة ۔ (مناوی ص۱۰۵)

روت عن عائشة و علی و هشام بن عامر و عنها ابوقلابة و قتادة و یزید الرشک عن ابن معین ثقة حجة ذکرها ابن حبان فی الثقات و قال کانت من العابدات قال الذهبی بلغنی انها کانت تحی اللیل و تقول عجبت لعین تنام و قد علمت طول الرقاد فی القبور قال ابن جوزی توفیت سنة ثلاث و ثمانین ۔(تہذیب ج۱۲ص۴۸)

(۵۴۹) حکیم بن معاویةؓ

الزیادی البصری مستور من العاشرة خرج له مسلم واحترز بالزیادی عن حکیم بن معاویة النمیری ۔(مناوی ج۲ص۱۰۶)روی عن زیاد بن الربیع و عنه ابوموسی والعباس بن یزید البحرانی قلت لم یذکره البخاری والا ابن حبان ولا اعرفه ۔(تہذیب ج۲ص۳۸۸)

(۵۵۰) زیاد بن عبید اللّٰهؒ

بن الربیع الزیادی البصری والد محمد مقبول من الثانیة ۔(مناوی ج۲ص۱۰۶)روی عن الحسن و ابن سیرین و حمید الطویل و عنه حکیم بن معاویة الزیادی و عبد اللّٰه بن یوسف الجبیری و داؤد بن المحبر ذکره ابن حبان فی الثقات ۔(تہذیب ج۳ص۳۶۷)

(۵۵۱) ﴾عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ﴿

الانصاری المدنی ثم الکوفی تابعی جلیل کان اصحابه یعظمونه کانّه امیر مات سنة ثمان و ثمانین خرج له الجماعة اتفقوا علی توثیقه و اثنی علیه الاکابر ۔(مناوی ج ۲ ص ۱۰۸) روی عن ابیه و عمر و عثمان و علی و حذیفة و معاذ بن جبل و عنه عیسٰی و ثابت البنانی قال عطاء بن السائب عن عبد الرحمن ادرکت عشرین ومائة من الانصار صحابة قال عبد اللّٰہ بن الحارث ماظننت ان النساء ولدن مثله و قال العجلی کوفی تابعی ۔(تہذیب ج ۶ ص ۲۳۴)

(۵۵۲) ﴾امّ ھانی﴿

شیخ التفسیر حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی مدظلہ فرماتے ہیں :

’’ام ہانیؓ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بڑی بہن تھیں ، جو مکہ میں ہی مقیم رہیں ۔ان کا گھر بیت اللہ شریف کے قریب تھا ۔اس لئے آپ اکثر ان کے گھر میں آیا جایا کرتے تھے ۔ چنانچہ جس رات آپؐ کو معراج پر لے جایا گیا اُس رات بھی آپؐ ام ہانی کے گھر میں محوخواب تھے ۔ جہاں سے فرشتوں نے آپ کو کمرے کی چھت پھاڑ کر نکالا اور معراج کے سفر پر لے گئے ۔حضور علیہ السلام ام ہانی سے نکاح کرنا چاہتے تھے ،مگر اللہ نے سورۃ احزاب کی آیت ۵۰ کے ذریعے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی چچی زاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد اور خالہ زاد کے ساتھ نکاح کی صرف اس صورت میں اجازت دی ،جب کہ وہ آپ کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں آجائیں ۔ چونکہ ام ہانی نے ہجرت نہیں کی تھی ۔اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس سے نکاح تو نہ کر سکے ،مگر مکی زندگی میں آپؐ اُن کے ہاں اکثر جایا کرتے تھے ، پھر فتح مکہ کے دن بھی آپؐ نے اسی چچازاد کے ہاں قیام کیا ۔آٹھ رکعات نماز ادا کی جو کہ فتح مکہ کے شکرانے کے طور پر تھی ۔

اس روز آپ کو بھوک بھی لگ رہی تھی ۔آپؐ نے ام ہانیؓ سے پوچھا کہ گھر میں کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ روٹی کے چند خشک ٹکڑے حاضر ہیں ۔آپ نے وہی ٹکڑے پانی میں بھگو کر نرم کیے ،ان پر نمک اور سرکہ ڈالا اور یہی کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کیا ۔

یہ اللہ کے آخری نبی ہیں، جنہوں نے فتح مکہ کا جشن سوکھی روٹی کھا کر منایا۔ کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کی، کسی کا مال نہیں لوٹا بلکہ عام معافی کا اعلان کر دیا۔ اب ذرا آج کل کی فاتح قوموں کا حال بھی دیکھ لیں، جب امریکہ نے جاپان پر ایٹم بم مار کر اس کو فتح کیا تھا تو ان دنوں اخبارات میں آیا تھا کہ امریکی سپاہیوں نے جاپانی عورتوں کے ساتھ اس قدر زیادتی کی تھی کہ کم وبیش سوا لاکھ عورتیں امریکی فتح کے موقع پر حاملہ ہو گئیں۔ یہ تعداد تو معلوم ہو گئی لیکن جن کا علم نہیں ہو سکا، وہ اس کے علاوہ تھیں۔ اس کے علاوہ امریکی افسروں اور سپاہیوں نے خوب عیش وعشرت کی، ناچ گانے کی محفلیں منعقد ہوئیں، شراب وکباب چلے اور اس طرح امریکنوں نے فتح کا جشن منایا۔

(۵۵۳) ﴿محمد بن ربیعه الكلابی﴾

الكوفي ابو عمرو وثقه ابو داؤد و جمعٌ و قال ابو حاتم صالح الحديث من التاسعة خرج له الستة۔ (مناوی ج۲ ص۱۱۱) روی عن الاعمش و هشام بن عروة و ابن جريج و عنه احمد بن حنبل و يحيیٰ بن معين و قتيبة ...... قال ابو داؤد ثقة ذكره ابن حبان في الثقات۔ (تہذیب ج۹ ص۱۴۳)

(۵۵۴) ﴿فضيل بن مرزوق﴾

الاغر الرقاشي الكوفي ابو عبد الرحمٰن هو المازني صدوق و ثقه غير واحد و قيل يهم و يتشيع من السابعة خرج له مسلم والاربعة۔ (مناوی ج۲ ص۱۱۱) روى عن ابی اسحٰق السبيعي و عطية العوفي والاعمش و عنه زهير بن معاوية و وكيع قال الثوری ثقة و قال العجلي جائز الحديث صدوق وكان فيه تشيع و قال النسائي ضعيف۔ (تہذیب ج۸ ص۳۶۸)

(۵۵۵) ﴿عطيةؒ﴾

كهدية هو المازني له صحبة خرج له المسلم والاربعة۔ (مناوی ج۲ ص۱۱۱)

(۵۵۶) ﴿عبيدة و ابراهيمؒ﴾

متعددة (مناوی ج۲ ص۱۱۱) هو ابن معتب الضبي على ما ذكره الجزری و ابراهيم النخعي۔

(جمع ج۲ ص۱۱۱)

(۵۵۷) ﴿سهم بن منجاب﴾

بن راشد الضبي الكوفي من السادسة ۔(مناوی ج۲ص۱۱۲)روی عن ابيه و العلاء الحضرمی و قرثع الضبی و عنه ابراهيم النخعی وابو خلدة عمرو بن دينار ذكره ابن حبان فی الثقات قلت لكنه فرق بين الذی يروی عن العلاء فذكره فی التابعين و بين الذی يروی عن قزعة و قرثع فذكره فی اتباع التابعين و قال العجلی كوفی تابعی ثقة ۔(تہذیب ج۴ص۲۲۹)

(۵۵۸) ﴿قرثع﴾

الضبی صدوق من الثانية مخضرم خرج له ابوداؤد والنسائی و ابن ماجة . (مناوی ج۲ص۱۱۲) روی عن سلمان الفارسی و ابی موسٰی الاشعری و عنه علقمة بن قيس و قزعة قال الخطيب كان مخضر ما ادرك الجاهلية والاسلام و قتل فی خلافة عثمان شهيدا. (تہذیب ج۸ص۳۲۹)

(۵۵۹) ﴿قزعة﴾

روی عن ابيه و حميد بن قيس و محمد بن المنكدر و عنه نعمان و ابوعاصم و مدد قال عثمان الدارمی عن ابن معين ثقة و قال احمد مضطرب الحديث . (تہذیب ج۸ص۳۳۶) و هو ابن سويد بن حجر الباهلی مختلف فيه خرج له الستة ۔(مناوی ج۲ص۱۱۲)

(۵۶۰) ﴿محمد بن مسلم﴾

القطاع الجزری نزيل مكة ابوسعيد المودب مشهور بكنيته صدوق يهم من الثانية خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۱۳)

(۵۶۱) ﴿عبد الكريم الجزری﴾

ابوسعيد كان حافظاً مكثرا مات سنة سبع و عشرين ومائة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۱۳) رای انسا و روی عن عكرمة و سعيد بن المسيب و عنه ايوب السختيانی و ابن جريج و السفيانان قال احمد ثقة ثبت و هو صاحب سنة و قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث قال ابوعروبة هو ثبت عند العارفين ۔ (تہذیب ج۶ص۳۳۳)

(۵۶۲) ﴿عبد اللہ بن السائب ؓ﴾

بن عابد بن عبد اللّٰه المخزومی المکی ولابیه صحبة خرج له الجماعة ۔ (مناوی ج ۲ ص ۱۱۳)
وکان ابوه شریک النبی صلی الله علیه وسلم روی عن النبی صلی الله علیه وسلم و عنه عبد الله بن عمر اخذ عنه اهل مکة القراء ة ولمافرغوا من دفنه قام ابن عباس فوقف علی قبره فدعاله ۔ (تہذیب ج ۵ ص ۲۰۱)

(۵۶۳) ﴿عمر بن علی المقدمی ؒ﴾

نسبة المقدم اسم مفعول من التقدیم بصری واسطی الاصل ثقة یدلس من الثامنة خرج له الجماعة ۔ (مناوی ج ۲ ص ۱۱۴) روی عن اسماعیل بن ابی خالد و هشام بن عروة و خالد الحذاء و عنه ابنه محمد و احمد بن حنبل و عفان بن مسلم قال ابن سعد ثقة وکان یدلس تدلیسا شدیدا ذکره ابن حبان فی الثقات کان یدلس ۔ (تہذیب ج ۷ ص ۴۸۲)

(۵۶۴) ﴿عباس العنبری ؒ﴾

من حفاظ البصرة نسبة لبنی عنبر حی من تمیم خرج له البخاری تعلیقا و ابن خزیمة مات سنة ست واربعین ومائتین خرج له الجماعة (مناوی ج ۲ ص ۱۱۵) عباس بن عبدالعظیم بن اسماعیل بن توبة العنبری ابو الفضل المصری روی عن یحیٰی بن سعید القطان و ابی داؤد الطیالسی قال ابوحاتم صدوق و قال النسائی ثقة مامون و قال مسلمة بصری ثقة ۔ (تہذیب ج ۵ ص ۱۰۷)

(۵۶۵) ﴿معاویة بن صالح ؒ﴾

الحضرمی ابوعبد الرحمن قاضی الاندلس صدوق یهم مات سنة ثمان و خمسین و مائة خرج له النسائی و ابن ماجة ۔ (مناوی ج ۲ ص ۱۱۵)
روی عن اسحٰق بن عبد اللّٰه و یحیٰی بن سعید الانصاری و مکحول الشامی و عنه الثوری واللیث بن سعد قال العجلی والنسائی ثقة و قال ابوزرعة ثقة محدث و قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث ۔ (تہذیب ج ۱۰ ص ۱۸۹)

(۵۶۶) ﴿العلاء بن الحارثؒ﴾

ابن عبد الوارث الحضرمی ابو وهب الدمشقی صدوق فقیه رمی بالقدر واختلط من الخامسة خرج له مسلم والاربعة ۔(مناوی ج۲ص۱۱۵)روی عن عبد اللّٰہ بن بشر و مکحول والزھری و عنه الاوزاعی و معاویة بن صالح قال ابن المدینی ثقة قال ابو حاتم لا اعلم احداً من اصحاب مکحول اوثق منه۔(تہذیب ج۸ص۱۵۷)

(۵۶۷) ﴿حرام بن معاویةؒ﴾

الانصاری ثقة من الثالثة خرج له ابو داؤد و ابن ماجة۔ (مناوی ج۲ص۱۱۵)

(۵۶۸) ﴿عبد اللّٰہ بن سعدؒ﴾

الانصاری الحرامی و قیل القرشی الاموی عم حرام بن حکیم صحابی نقل انه شهد فتح القادسیة۔(مناوی ج۲ص۱۱۵)روی عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وعنه ابن اخیه حرام بن حکیم۔ (تہذیب ج۵ص۲۰۶)

(۵۶۹) ﴿اسماعیل بن جعفرؒ﴾

المدنی الزرقی نسبة لبنی زریق بطن من الانصار ثقة مات سنة ثمانین و مائة ۔(مناوی ج۲ص۱۱۷) روی عن ابی طوالة و عبد اللّٰہ بن دینار و جعفر الصادق وعنه محمد بن جهضم ویحییٰ بن ایوب و ابو معمر الهذلی قال احمد و ابوزرعة و النسائی ثقة و قال ابن خراش صدوق ذکره ابن حبان فی الثقات ۔(تہذیب ج۱ص۲۵۱)

(۵۷۰) ﴿منصورؒ﴾

الثقفی ثقة عابد خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۱۹) هو ابو المغیرة بن زاذان الواسطی روی عن انس یقال مرسل و ابی العالیة و عطاء بن ابی رباح و محمد بن سیرین و عنه مسلم بن سعید الواسطی و جریر بن حازم و ابوعوانة قال العجلی رجل صالح متعبد کان ثقة ثبتا و کان یسرع القرأة و کان یحب ان یترسل فلا یستطیع قال النسائی و ابو حاتم ثقة ۔(تہذیب ج۱۰ص۳۰۶)

(۵۷۱) ﴿سالم بن ابی الجعد﴾

رافع الغطفانی الاشجعی مولاهم الکوفی ثقة مرسل خرج له الستة ۔(مناوی ج۲ص۱۹۹)روی عن عمر ولم یدرکه و عن ثوبان و علی بن ابی طالب و ابی برزة و عنه الحسن والحکم بن عتیبة و عمرو بن دینار قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث قال ابن معین و ابوزرعة والنسائی ثقة مات ۱۰۰ھ۔(تہذیب ج۳ص۳۷۳)

(۵۷۲) ﴿عبدةؒ﴾

ابن سلیمان ابومحمد الکلابی المقری احمد نے کہا ثقہ ہے زیادة مع صلاحه و شدت فقره ۱۸۰ھ میں انتقال ہوا۔(حاشیہ ترمذی)روی عن اسماعیل بن ابی خالد و عاصم الاحول و الاعمش والثوری و عنه احمد اسحٰق و ابراهیم بن موسیٰ الرازی قال العجلی ثقة رجل صالح صاحب قران یقری قلت ذکره ابن حبان فی الثقات و قال مستقیم الحدیث جدا قال الدار قطنی ثقة ۔(تہذیب ج۶ ص۴۰۵)

(۵۷۳) ﴿محمد بن عمرو بن العطاءؒ﴾

القرشی العامری المدنی و ثقه ابوحاتم و کان ذاهیبة و وقار ۔(مناوی ج۲ص۱۴۰)روی عن ابن عباس و ابن الزبیر وابی هریرة و عنه ابوالزناد وموسیٰ بن عقبة قال ابوزرعة والنسائی ثقة و قال ابوحاتم ثقة صالح الحدیث ۔(تہذیب ج۹ص۳۳۲)

(۵۷۴) ﴿طلق بن غنامؒ﴾

الکوفی ثقة مات سنة احدیٰ عشر و مائتین خرج له البخاری و الاربعة ۔(مناوی ج۲ص۱۲۲)روی عن ابیه و شیبان و شریک القاضی و عنه البخاری و روی الاربعة بواسطة عثمان بن ابی شیبة ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد کان ثقة صدوقا و کان عنده احادیث ۔(تہذیب ج۵ص۲۹)

(۵۷۵) ﴿زر بن حبیشؒ﴾

مصغرا ابومریم الاسدی ادرک الجاهلیة عاش مائة و عشرین سنة ومات سنة اثنین و ثمانین

خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۲۲)روی عن عمر وعثمان و علي و عائشة و عنه ابراهيم النخعي و عاصم بن بهدلة قال العجلي كان من اصحاب علي و عبد الله ثقة قال ابو جعفر البغدادی قلت لاحمد فزر و علقمة والاسود قال هولاء اصحاب ابن مسعود و هم الثبت فيه

(تہذیب ج۳ص۳۷۷)

(۵۷۶) ﴿عبد الله بن داؤدؒ﴾

الواسطی التمار قال البخاری فيه نظر قال العصام تفرد المصنف بالرواية عنه و ليس كما زعم ۔ (مناوی ج۲ص۱۲۵)روی عن الحمادين و ابن جريج و الليث و عنه احمد بن سنان القطان و بشر بن معاذ قال ابو حاتم ليس بقوی في احاديثه مناكير قال الدار قطنی ضعيف ۔(تہذیب ج۵ص۱۷۶)

(۵۷۷) ﴿ربيعة الجرشیؒ﴾

بن عمرو او ابن الحارث اختلف فی صحبته ثقة خرج له الاربعة (مناوی ج۲ص۱۲۵)روی عن النبی صلی الله عليه وسلم و عن سعد و ابی هريرة و عائشة و معاوية و عنه خالد بن معدان و يحيیٰ بن ميمون و علي بن رباح ... ذكره ابن سعد في الثقات الكبریٰ فی الصحابة و فی الصغری فی الطبقة الاولی بعد الصحابة ذكره ابوزرعة الدمشقي في التابعين و ذكره في الصحابة ابن مندة و ابو نعيم والبغوی ... قال ابو المتوكل الناجي كان فقيه الناس في زمن معاوية۔

(تہذیب ج۳ص۲۲۵)

(۵۷۸) ﴿عبد الله صالحؒ﴾

بن محمد بن مسلم الجهني ابوصالح المصری كاتب الليث كان مكثرا جدا قال ابوزرعة كان حسن الحديث لم يكن ممن يكذب و قال الفضيل الشعرانی مارأيته الا يحدث او يسبح و قال ابن عدی مستقيم الحديث وله اغاليط و كذبه جزرة مات سنة ثلاث و عشرين و مائتين و عمره ست و ثمانون سنة خرج له البخاری في التعليق و ابوداؤد ۔(مناوی ج۲ص۱۳۶)

روی عن معاوية بن صالح و موسی بن علي والليث بن سعد روی له ابوداؤد والترمذی وابوحاتم الرازی قال النسائی ليس بثقة قال ابن القطان هو صدوق ولم يثبت عليه

مایسقط حدیثه الا انه مختلف فیه فحدیثه حسن۔(تہذیب ج۵ص۲۲۵)

(۵۷۹) ﴿عمرو بن قیس﴾

اثنان احدهما عمرو بن قیس الماصی له عن شریح و زید بن وهب و عنه مسعر و زیادة ثقة مرجی خرج له ابوداؤد و الثانی عمرو بن قیس مستدل له عن عطاء و نافع و عنه ابن وهب و البرسانی و احمد بن یونس رآه واخرج له ابن ماجة فکان ینبغی للمصنف تمییزه۔

(مناوی ج۲ص۱۳۶)

(۵۸۰) ﴿عوف بن مالک الاشجعی﴾

صحابی مشهور من مسلمة الفتح سکن دمشق کما فی تقریب الحافظ ابن حجر تبعاً للذهبی فی الکاشف وغیره ۔(مناوی ج۲ص۱۳۶) روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و عن عبد اللّٰه ابن سلام و عنه ابومسلم الخولانی و جبیر بن نفیر و عاصم بن حمید قال الواقدی شهد خیبر و نزل حمص و بقی الی خلافة عبد المالک و مات سنة ثلاث و سبعین و ذکر ابن سعد ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم آخی بینه و بین ابی الدرداء۔(تہذیب ج۸ص۱۵۰)

(۵۸۱) ﴿یعلی بن مملک﴾

له عن ام الدرداء و ام سلمة وقد وثق ذکره جمع منهم الذهبی و لم یقف علیه العصام (مناوی ج۲ ص۱۳۷)ذکره ابن حبان فی الثقات(تہذیب ج۱۱ص۳۵۶)

(۵۸۲) ﴿یحییٰ بن سعید الاموی﴾

اخو عمروٌ الاشدق ثقة من الثالثة خرج له البخاری فی الادب و مسلم۔(مناوی ج۲ص۱۳۹)

(۵۸۳) ﴿ابو العلاء العبدی﴾

هلال ابن خباب صدوق تغیّر آخراً من الخامسة (مناوی ج۲ص۱۴۱)سکن المدائن روی عن ابی جحیفة و یحییٰ بن جعدة و عکرمة مولی ابن عباس و عنه الثوری و مسعر و ثابت بن یزید ذکره ابن حبان فی الثقات و قال یخطئ۔(تہذیب ج۱۱ص۶۸)

(۵۸۴) ﴿یحیی بن جعدةؒ﴾

بن هبیرة ابن ابی وهب المخزومی قال الذهبی ثقة خرج له ابوداوٗد و ابن ماجة (مناوی ج۲ص۱۴۱) روی عن جدته ام هانی و عن ابی الدرداء و زید بن ارقم و عنه حبیب بن ابی ثابت و عمرو بن دینار و مجاهد و غیرهم قال ابوحاتم والنسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات (تہذیب ج۱۱ص۱۲۹)

(۵۸۵) ﴿نوح بن قیس الحدانیؒ﴾

نسبة الی حدان بضم اوله قبیلة من الازد ابوروح البصری قال الذهبی حسن الحدیث و قد وثق مات سنة ثلاث و ثمانین و مائة خرج له مسلم والاربعة (مناوی ج۲ص۱۴۳) روی عن اخیه خالد قیس و ثمامة بن عبد الله و ایوب و عنه یزید بن هارون و عفان و مسلم بن اسماعیل قال النسائی لیس به باس و قال العجلی بصری ثقة قال ابن معین هو شیخ صالح الحدیث (تہذیب ج۱۰ص۴۳۲)

(۵۸۶) ﴿حسام بن مصکؒ﴾

ابوسهل الاسدی البصری ضعیف متروک عن السابعة خرج له المصنف۔(مناوی ج۲ص۱۴۳) روی عن الحسن و ابن سیرین و قتادة و عنه شعبه و نوح بن قیس ...... قال ابوحاتم لین الحدیث یکتب حدیثه ۔(تہذیب ج۲ص۲۱۳)

(۵۸۷) ﴿مطرفؒ﴾

بضم اوله و فتح ثانیه البصری ثقة عابد من الثانیة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۴۳)وهو ابن عبد الله بن الشخیر ۔روی عن ابیه و عثمان و علی و ابی ذر و عنه اخوه ابوالعلاء یزید و حمید بن هلال و یزید الرشک ذکر ابن سعد فی الطبقة الثالثة من اهل البصرة قال العجلی کان ثقة ولم ینج بالبصرة عن حمد ابن الاشعث الا مطرف و ابن سیرین قال ابن حبان فی الثقات ولا فی حیاة النبی صلی الله علیه وسلم و کان من عباد اهل البصرة وزهادهم۔(تہذیب ج۱۰ص۱۵۷)

(۵۸۸) ﴿ابیه﴾

عبد الله بن شخیر بن عوف بن کعب العامری نزیل البصرة صحابی من مسلمة الفتح خرج له

الجماعة الا البخاری ادرک الجاهلية و الاسلام (مناوی ج۴ ص۱۳۴) له صحبة روی عن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم و عنه بنوه مطرف وهانی و يزيد قلت ذکره ان سعد فی طبقة مسلمة الفتح و قال ابن منده و فد فی وفد بنی عامر. (تهذيب ج۵ ص۲۲۱)

(۵۸۹) عطاء بن السائب الثقفی الکوفی ؒ

صدوق اختلط من الخامسة خرج له البخاری فی تاريخه والاربعة۔(مناوی ج۴ ص۱۳۶) روی عن ابيه و انس و ربما ادخل بينهما يزيد بن ابان و ابراهيم النخعی و عنه اسماعيل بن ابی خالد و الحماد ان والسفيانان و شعبة قال عبدالله بن احمد عن ابيه ثقة ثقة رجل صالح قال ابن سعد کان ثقة و قد روی المتقدمون و قد کان تغير حفظه بآخره۔(تهذيب ج۷ ص۱۸۳)

(۵۹۰) ابيهؒ

السائب بن مالکؒ او ابن زيد الکوفی ثقة من الثانية خرج له البخاری فی تاريخه و الاربعة۔ (مناوی ج۴ ص۱۳۶) روی عن سعد و علی والمغيرة بن شعبة و عنه ابنه عطاء وابو اسحٰق السبيعی قال العجلی کوفی تابعی ثقة و ذکره ابن حبان فی الثقات قلت و جزم بانه ابن زيد و قال ابن معين ثقة۔(تهذيب ج۳ ص۳۹۰)

(۵۹۱) عاصم بن عبيد اللّٰہؒ

بن عاصم بن عمر بن الخطاب له عن جابر و ابن عمر وعدة و عنه شعبة و مالک والقطان وضعفه ابن معين و قال البخاری وغيره منکر الحديث خرج له البخاری فی الادب المفرد والاربعة (مناوی ج۴ ص۱۵۳) ذکره ابن سعد فی الطبقة الرابعة من تابعی اهل المدينة قال العجلی لا بأس به و قال ابن عدی قد روی عنه ثقات الناس واحتملوه وهو مع ضعفه يکتب حديثه (تهذيب ج۵ ص۴۲)

(۵۹۲) قاسم بن محمدؒ

بن ابی بکر احد الفقهاء السبعة من الثالثة مناقبه لا تحصی وله نحو مائتی حديث خرج له الجماعة۔ (مناوی ج۴ ص۱۵۳) روی عن ابيه و عمته عائشة و عن العبادلة و ابی هريرة روی عنه ابنه عبد

الرحمٰن و سالم بن عبد اللّٰہ و نافع مولٰی ابن عمر قال العجلی مدنی تابعی ثقة نزہ رجل صالح قال ابن حبان فی ثقات التابعین کان من سادات التابعین من افضل اهل زمانه علما واجباً و فقها۔

(تہذیب ج۸ص۲۹۹)

(۵۹۳) ﴿حضرت عثمان بن مظعونؓ﴾

عثمان بن مظعونؓ هو اخوہ (صلی اللّٰہ علیه وسلم) رضاعاً قرشی اسلم بعد ثلاثة عشر رجلا هاجر الهجرتین و شهد بدراً و کان حرم الخمر فی الجاهلیة و هو اوّل من مات من المهاجرین بالمدینة فی شعبان علی راس ثلاثین شهرا من الهجرة ولما دفن قال نعم السلف هو لنا و دفن بالبقیع و کان عابدا مجتهدا من فضلاء الصحابة ۔(جمع ج۲ص۱۵۳) و یحتمل ان یکون تقبیل النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم لعثمان فی وجهه او بین عینیه۔(اتحافات ص۳۵۱)

(۵۹۴) ﴿ابو عامرؒ﴾

عبد الملک بن عمرو القیسی العقدی نسبة لبنی عقدة قبیلة من الیمن البصری الحافظ خرج له الستة۔(مناوی ج۲ص۱۵۳) روی عن ایمن بن نابل و عکرمة بن عمار و فلیح بن سلیمان و عنه احمد و اسحٰق و عباس العنبری و بندار قال النسائی ثقة مامون قال ابو حاتم صدوق قال ابن سعد کان ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات ۔ (تہذیب ج۶ص۳۶۳)

(۵۹۵) ﴿هلال بن علیؒ﴾

العامری المدنی ثقة من الخامسة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۵۳)روی عن انس بن مالک و عطاء بن یسار و عنه یحیی بن ابی کثیر و فلیح و سعید بن ابی هلال قال ابو حاتم شیخ یکتب حدیثه و قال النسائی لیس به بأس ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال الواقدی مات فی آخر خلافة هشام بن عبد الملک ۔ (تہذیب ج۱۱ص۸۲)

(۵۹۶) ﴿علی بن مسهرؒ﴾

القرشی الکوفی الحافظ کان فقیهاً محدثا مات سنة تسع و ثمانین و مائة و له غرائب خرج

له السنة ۔(مناوی ج۲ص۱۵۵)

وهو قاضی الموصل روی عن هشام بن عروة والاعمش و ابی اسحق الشیبانی و عنه ابوبکر وعثمان ابنا ابی شیبة و خالد بن مخلد قال ابوزرعة صدوق ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث ۔(تہذیب ج۷ص۳۳۵)

(۵۹۷) ﴿سعید بن عبد الرحمن المخزومی﴾

المکی له عن ابن عیینة وعدة ثقة مات سنة تسع و اربعین و مائتین خرج له النسائی ۔(مناوی ج۲ ص۱۶۱)روی عن هشام بن سلیمان و حسین بن زید و عبد الله بن الولید و عنه الترمذی والنسائی و ابن خزیمة قال النسائی ثقة و قال مرة لاباس به و ذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۴ص۴۹)

(۵۹۸) ﴿عبید اللهؓ﴾

هو متعدد و کان ینبغی تمیزه لیعرف ایهم هو۔(مناوی ج۲ص۱۶۱)

(۵۹۹) ﴿سوید بن عبد العزیزؒ﴾

قال العصام لم توجد ترجمته و الاول هو ابومحمد الدمشقی قاضی بعلبک ثم نائب الحکم بدمشق له عن ابی الزبیر و عاصم الاحول و قرأ علی الذماری وغیره وعنه جمع ومحمد بن مصفی قال البخاری فی حدیثه نظر لا یحتمل مات سنة اربع و تسعین و مائة (مناوی ج۲ص۱۶۲) هو سوید بن عبد العزیز بن نمیر السلمی و قیل انه حمصی قال ابن معین لیس بثقة قال البخاری فی حدیثه مناکیر انکرها احمد ۔(تہذیب ج۴ص۲۷۲)

(۶۰۰) ﴿مسلم الاعورؒ﴾

هو ابن کیسان الکوفی الملائی المدائنی ابوعبد الله له عن انس و مجاهد و عنه شعبة و علی بن مسهر قال الذهبی واه خرج له البیهقی ۔(مناوی ج۲ص۱۶۳)قال النسائی لیس بثقة قال الساجی منکر الحدیث و کان یقدم علیا علی عثمان و قال ابن المدینی و العجلی ضعیف الحدیث (تہذیب ج۱۰ص۱۳۶)

(۲۰۱) ﴿ابو داؤد الحفری﴾

نسبه لمحل بالكوفة ثقة عابد ۔(مناوی ج ۲ ص ۱۹۷)هو عمر بن سعد بن عبيد روى عن الثورى و مسعر و مالک بن مغول و عنه احمد بن حنبل و على بن المديني و ابوبكر و عثمان ابن ابى شيبة قال ابوحاتم صدوق و كان رجلا صالحا قال ابن حبان فى الثقات كان من العباد الخشن قال ابن و ضاح كان ثقة ازهد اهل الكوفة،مات ۲۰۳ھ ۔(تہذیب ج ۷ ص ۳۹۷)

(۲۰۲) ﴿لربيع بن صبيح﴾

كصديق هوا لسعدى له عن الحسن و عطاء و عنه ابن مهدى و على بن الجعد كان غزاء عابدا قال ابوزرعة صدوق و ضعفه النسائي خرج له البخارى في تاريخه والنسائي (مناوی ج ۲ ص ۱۹۷) قال عبد الله بن احمد عن ابيه لاباس به رجل صالح قال ابن سعد خرج غازيا الى السند فمات فى البحر و دفن فى جزيرة ۔ مات ۱۶۰ھ ۔(تہذیب ج ۳ ص ۲۱۴)

(۲۰۳) ﴿محمد بن عبد الله بن بزيع﴾

البصرى مات سنة سبع و خمسين و مائتين خرج له مسلم ۔(مناوی ج ۲ ص ۱۸۳) روى عن عبدالوارث بن سعيد و فضيل بن سليمان و بشر بن المفضل و عنه مسلم والترمذى والنسائى و ابن خزيمة قال ابوحاتم ثقة و قال النسائى صالح و قال مرة لابأس به ذكره ابن حبان فى الثقات وقال صاحب الزهرة روى عنه مسلم تسعة احاديث ۔(تہذیب ج ۹ ص:۲۲۱)

(۲۰۴) ﴿يحيٰى بن ابى الهيثم﴾

العطار كوفى ثقة من الخامسة خرج له البخارى فى الادب ۔(مناوی ج ۲ ص ۱۸۴)روى عن ابيه و محمد و يوسف ابنى عبد الله بن سلام و عنه ابن المبارک و ابن عيينة و وكيع و غيرهم قال ابن معين ثقة و قال ابوحاتم ليس به بأس ذكره ابن حبان فى الثقات ۔(تہذیب ج ۱۱ ص ۲۵۶)

(۲۰۵) ﴿يوسف بن عبد الله بن سلام﴾

المدنى ابو يعقوب صحابى صغير و زعم العجلى انه تابعى ۔(مناوی ج ۲ ص ۱۸۴) روى عن النبى

صلی اللہ علیہ وسلم و عن ابیہ و عثمان و علی و ابی الدرداء و عنہ ابنہ محمد و عون بن عبد اللہ و ابن المنکدر ذکرہ ابن سعد فی الطبقۃ الخامسۃ و قال کان ثقۃ و لہ احادیث و قال العجلی کوفی تابعی ثقۃ ذکرہ جماعۃ ممن الف فی الصحابۃ ۔(تہذیب ج۱۱ص۳۶۵)

(۶۰۶) ﴿عمرۃؒ﴾

و ھی فی الرواۃ ستۃ و المراد بھا عمرۃ بنت عبد الرحمن بن سعد ابن زرارۃ کانت فی حجر عائشۃ ام المومنین وروت عنھا کثیرا (مواہب ص۲۵۹)روت عن عائشۃ وحبیبۃ بنت سھل وام حبیبۃ حمنۃ بنت جحش و عنھا ابنھا ابوالرجال و اخوھا محمد الانصاری و ابن اخیھا یحیٰی بن عبد اللہ قال ابن المدینی عمرۃ احد الثقات العلماء بعائشۃ الاثبات فیھا وذکرھا ابن حبان فی الثقات و کتب عمر بن عبد العزیز ابی ابن حزم ان یکتب لہ احادیث عمرۃ ۔(تہذیب ج۱۲ص۴۶۶)

(۶۰۷) ﴿عبد اللہ بن یزید المقریؒ﴾

المخزومی المدنی الاعور مولی الاسود ابن سفیان من شیوخ مالک ثقۃ من السادسۃ خرج لہ الجماعۃ ۔(مناوی ج۲ص۱۸۷)روی عن کھمس ابن الحسن و ابی حنیفۃ و ابن عون و عنہ البخاری و علی بن المدینی و ابی خیثمہ قال ابوحاتم صدوق قال النسائی ثقۃ ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال ابن قانع مکی ثقۃ ۔(تہذیب ج۶ص۷۵)

(۶۰۸) ﴿لیث بن سعدؒ﴾

الفھمی مولاھم عالم اھل مصر قال الذھبی و ثقوہ و کان نظیر مالک فی العلم و قیل کان دخلہ فی السنۃ ثمانین الف دینارفما وجبت علیہ زکاۃ قط مات یوم نصف شعبان سنۃ خمس و سبعین و مائۃ عن احدیٰ و ثمانین سنۃ (مناوی ج۲ص۱۸۷)روی عن نافع و ابن ابی ملکیۃ والزھری قال ابوزرعۃ صدوق و قال ابن خراش صدوق صحیح الحدیث و قال ابن حبان فی الثقات کان من سادات اھل زمانھا فقھاً وورعا و علما و فضلاً و سخاء ۔(تہذیب ج۸ص۴۶۲)

(۲۰۹) خارجه بن زیدؒ

بن ثابت الفقيه ابن زيد اخذ عن ابيه و اسامة بن زيد و عنه الزهري وغيره مات سنة تسع و تسعين وهو احد الفقهاء السبعة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۸۷)ادرک عثمان و روى عن ابيه و عمه يزيد و اسامة بن زيد و سهيل بن سعد وغيرهم وعنه ابنه سليمان و ابوالزناد والزهري قال ابوالزناد هو احد الفقهاء السبعة و قال العجلي مدني تابعي ثقة قال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث ذكره ابن حبان في الثقات۔(تہذیب ج۳ص۷۵)

(۲۱۰) زیاد بن ابی زیادؒ

ميسره مولى بني مخزوم مدني نزل دمشق كان قانتاً متألها من الطبقة الخامسة خرج له مسلم والنسائي۔(مناوی ج۲ص۱۸۹) روى عن مولاه و انس و محمد بن كعب القرظي و عنه عبد الله بن سعيد و اسامة بن زيد و موسى بن عقبة قال النسائي ثقة ذكره ابن حبان في الثقات و قال كان زاهداً عابدا و يقال انه كان من الابدال مات سنة خمس و ثلاثين و مائة۔(تہذیب ج۳ص۳۶۷)

(۲۱۱) محمد بن کعب القرظیؒ

تابعي جليل ثقة حجة قال ابوداؤد سمع من علي و ابن مسعود رضي الله عنهما ۔(مناوی ج۲ص ۱۸۹) روى عن عباس بن عبد المطلب و علي بن ابي طالب و ابن مسعود و ابي هريرة روى عنه اخوه عثمان والحكم بن عيينة و ابوالمقدام قال ابن سعد كان ثقة عالما كثير الحديث ورعا و قال العجلي مدني تابعي ثقة رجل صالح عالم بالقرآن و قال ابن حبان كان من افاضل اهل المدينة علما و فقها مات ۱۰۸ھ۔(تہذیب ج۹ص۳۷۳)

(۲۱۲) عمرو بن العاصؓ

بن وائل السهمي هاجر في صفر سنة ثمان وامر على غزوة ذات السلاسل عاش تسعين سنة ومات ليلة الفطر سنة ثلاث واربعين (مناوی ج۲ص۱۸۹)روى عن النبي صلى الله عليه و سلم و عائشة و عنه ابنه عبد الله و قيس بن ابي حازم وعروة بن الزبير و يقال استعمله النبي صلى الله عليه

وسلم علی عمان و کان احد امراء الاجناد فی فتوح الشام والفتح مصر فی عهد عمر بن الخطاب و عمل علیها له و لعثمان ثم عمل علیها زمن معاویة منذ غلب علیها معاویة الٰی ان مات عمرو و خلف اموالا عظیمة الی الغایة ۔(تہذیب ج۸ص۵۰)

(۲۱۳) ﴿سلم العلوی﴾

نسبة لقبیلة بنی علی بن ثوبان هو ابن قیس ضعیف من الرابعة خرج له الشارح فی تاریخه و تکلم فیه شعبة و وثقه یحیی۔(مناوی ج۲ص۱۹۳)

روی عن انس والحسن البصری و عنه جریر بن حازم و مهدی بن میمون و حماد بن زید قال النسائی لیس بالقوی و قال ابن شاهین فی الثقات ذکر لیحیٰ بن معین قول شعبة فقال لیس به بأس حدید البصر کان یری الهلال قبل الناس ۔(تہذیب ج۴ص۱۱۸)

(۲۱۴) ﴿ابی عبداللّٰه الجدلیؒ﴾

نسبة لجدیلة قبیلة رمی بالتشیع من کبار الثالثة خرج له دن ۔(مناوی ج۲ص۱۹۴)اسمه عبد بن عبد و قیل عبد الرحمن بن عبد روی عن خزیمة بن ثابت و سلمان الفارسی و معاویة و عنه ابواسحق السبیعی و ابراهیم النخعی قال العجلی بصری تابعی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات قیل لاحمد بن حنبل ابو عبداللّٰه الجدلی معروف قال نعم و وثقه۔(تہذیب ج۱۲ص۱۶۵)

(۲۱۵) ﴿فضیل بن عیاضؒ﴾

شیخ الشافعی وهو التمیمی الخراسانی الزاهد مات فی محرم سنة سبع و ثمانین و مائة و جاوز الثمانین مناقبه شهر من ان تذکر خرج له الجماعة ۔ (مناوی ج۲ص۱۹۶)روی عن الاعمش و منصور و هشام بن حسان و عنه الثوری و هو من شیوخه و ابن عیینة و هو من اقرانه و ابن المبارک قال النسائی ثقة مامون و قال ابن سعد کان ثقة نبیلا فاضلا عابدا و رعا کثیر الحدیث و عن ابن المبارک ما بقی علی ظهر الارض عندی افضل من فضیل و قال العجلی کوفی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات۔ (تہذیب ج۸ص۲۶۴)

(۲۱۶) ﴿عبد اللہ بن عمرانؒ﴾

ابو القاسم المخزومی العابد الزاهد القرشی المکی صدوق روی عن فضیل و ابراهیم بن سعد وعنه المصنف وكذا ابن صاعد و القضا یری و غیرهما و وهم العصام قال ابو حاتم صدوق مات سنة خمس و اربعین و مائتین ـ(مناوی ج۲ص۲۰۸)ذکره ابن حبان فی الثقات و قال یخطئی و یخالف ـ(تہذیب ج۵ص۲۹۹)

(۲۱۷) ﴿ابراهیم بن سعدؒ﴾

الزهری ابو اسحاق اخذ عن ابیه والزهری و طائفة و عنه ابن مهدی واحمد و خلق مات سنة ثلاث و ثمانین ومائة ـ(مناوی ج۲ص۲۰۸) قال احمد ثقة و قال ایضا احادیثه مستقیمة و قال ابن ابی مریم عن ابن معین ثقة حجة ـ(تہذیب ج۱ص۱۰۵)

(۲۱۸) ﴿عبید اللهؒ﴾

یحتمل انه عبید الله بن عیاض فانه یروی عن ابن عباس وغیره و عنه الزهری وغیره و یحتمل عبید الله بن ابی رافع کاتب علی فانه یروی عن علی و ابن عباس وعنه الزهری و طائفة وكلاهما ثقة خرج له الجماعة ـ(مناوی ج۲ص۲۰۹) ذکره ابن حبان فی الثقات ، روی البخاری فی الصحیح فی الجهاد والتوحید قصة قتل خبیب و ذکره العجلی فی الثقات و قال مالک تابعی ثقة ـ(تہذیب ج۷ص۳۹)

(۲۱۹) ﴿هارون بن موسیٰؒ﴾

بن ابی علقمة المدنی ای علقمة الفروی عن مالک و عنه ابنه نسبة لفروة جده قال الذهبی صدوق مات سنة اثنین و خمسین ومائتین خرج له النسائی (مناوی ج۲ص۲۱۴)قال ابو حاتم شیخ و قال النسائی لاباس به ذکره ابن حبان فی الثقات و قال الدار قطنی هو و ابوه ثقتان (تہذیب ج۱۱ص۱۳)

(۲۲۰) ﴿ابیؒ﴾

موسیٰ مجهول من التاسعة خرج له المصنف فقط ـ(مناوی ج۲ص۲۱۴)روی عن مالک و هشام

بن سعد و عنه ابنه هارون ۔(تہذیب ج۱۰ص۳۲۳)

(۲۲۱) ﴿هشام بن سعدؒ﴾

المدینی ابی العباس او ابی سعید قال ابوحاتم لایحتج به و قال احمد لم یکن بالحافظ مات سنة ست و مائتین خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۲۱۴)روی عن زید بن اسلم و نافع مولی ابن عمر و ابی الزبیر و عنه اللیث والثوری و وکیع قال العجلی جائز الحدیث حسن الحدیث قال النسائی ضعیف و قال مرة لیس بالقوی و قال ابن سعد کان کثیر الحدیث یستضعف و کان متشیعاً ۔(تہذیب ج۱۱ص۳۷)

(۲۲۲) ﴿عبد الله بن ابی عتبةؒ﴾

الفقیه الاعمی اخذ عن عائشة و ابی هریرة و الکبار و عنه الزهری و ابوالزناد و ابن کیسان و خلق و هو معلم عمر بن عبدالعزیز کان من بحار العلم مات سنة ثمان و تسعین خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۲۱۷)

ذکره ابن حبان فی الثقات له فی الکتب حدیثان احدهما عند (خ) فی الحج بعد یاجوج وماجوج والآخر عندهم فی الحیاء قلت و قال ابوبکر البزار ثقة مشهور ۔(تہذیب ج۵ص۲۷۲)

(۲۲۳) ﴿موسٰی بن عبد اللهؒ﴾

بن یزید الخطمی نسبة لخطم کرجم قبیلة اخذ عن ابیه و ابی حمید و عنه الاعمش و مسعر قال الذهبی وغیره ثقة و قد خفی امره علی العصام فقال لم اجد من ترجمته ۔(مناوی ج۲ص۲۱۷) قال ابن معین و العجلی و الدار قطنی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات ۔(تہذیب ج۱۰ص۳۱۵)

(۲۲۴) ﴿ورقاء بن عمرؒ﴾

الیشکری ابو بشر الکوفی نزیل المدائن قال الذهبی صدوق صالح و قال غیره فیه لین من السابعة خرج الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۲۲۱) روی عن ابی اسحٰق السبیعی و زید بن اسلم و ابن المنکدر و عنه شعبة و ابن المبارک و معاذ بن معاذ قال ابوداؤد عن احمد ثقة صاحب سنة قیل له

کان مرجئاً قال لا ادری و قال وکیع ورقاء ثقة ۔(تہذیب ج۱۱ص۱۰۱)

(۲۲۵) ﴿ابی جمیلة﴾

میسرة بن یعقوب الطهوی نسبة لطهیة من تمیم تابعی خرج له ابوداؤد والنسائی ۔(مناوی ج۲ص۲۲۱) صاحب رأیة علی روی عن علی و عثمان و الحسن بن علی و عنه ابنه عبد اللّٰه و عطاء بن السائب و عبد الاعلیٰ ذکره ابن حبان فی الثقات۔ (تہذیب ج۱۰ص۳۴۵)

(۲۲۶) ﴿ابن ابی لیلیٰ﴾

عبدالرحمن الانصاری المدنی ثم الکوفی ۔(مناوی ج۲ص۲۲۲)ولد لست بقین من خلافة عمر روی عن ابیه و عمر و عثمان و علی و حذیفة و غیرهم و عنه ابنه عیسیٰ والشعبی و ثابت البنانی قال العجلی کوفی تابعی قال عطاء بن ابی السائب عن عبد الرحمن ادرک عشرین و مائة من الانصار صحابة وبعض اهل العلم یدخل بینه و بین عمر البراء بن عازب۔(تہذیب ج۶ص۲۶۲)

(۲۲۷) ﴿عبدالقدوس بن محمد﴾

العطار البصری من الحادیة عشر خرج له البخاری ۔(مناوی ج۲ص۲۲۳)روی عن ابیه و عمه صالح و عبد اللّٰه بن داؤد و عنه البخاری و الترمذی والنسائی و ابن ماجة و احمد بن منصور الرمادی قال النسائی ثقة قلت و ذکره ابن حبان فی الثقات و قال مسلمة لاباس به و فی الزهرة روی عنه البخاری اربعة احادیث۔(تہذیب ج۶ص۳۳۶)

(۲۲۸) ﴿آدم بن ابی یاس﴾

الخراسانی الأصل نشأ ببغداد ثقة عابد من التاسعة خرج له البخاری والنسائی وابن ماجة ۔(مناوی ج۲ص۲۲۵) نشأ ببغداد وارتحل فی الحدیث فاستوطن عسقلان الیٰ ان مات روی عن ابن ابی ذئب و شعبة و ورقاء و جماعة و عنه البخاری والدارمی و ابو حاتم قال النسائی لاباس به و قال ابو حاتم ثقة مامون متعبد من خیار عباد اللّٰه و قال احمد کان من الستة او السبعة الذین یضبطون الحدیث عند شعبة ۔(تہذیب ج۱ص۱۷۱)

(۶۲۹) ﴿خالد بن عمیرؒ﴾

مصغراً العدوی البصری مخضرم و وهم ذاکره فی الصحب خرج له البخاری والنسائی و ابن ماجة۔(مناوی ج۲ص۲۳۳)

روی عن عتبة بن غزوان و عنه حمید بن هلال و ابونعامة العدوی ذکره ابن حبان فی الثقات قلت و ممن ذکره فی الصحابة ابوعمر بن عبد البر و ابن قانع و ابوموسیٰ فی الذیل و قال قال عبدان لا ادری اله رویة ام لا ۔(تہذیب ج۳ص۹۶)

(۶۳۰) ﴿شویس ابو الرقادؒ﴾

مصغرا العدوی البصری من الثالثة ۔(مناوی ج۲ص۲۳۳)شویس بن حیاش و قیل جیاش روی عن عمرو و عتبة بن غزوان و عنه عاصم الاحول و ابونعامة عمرو بن عیسیٰ العدوی و جعفر بن کیسان ذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۴ص۳۲۶)

(۶۳۱) ﴿روح بن اسلمؒ﴾

ابوحاتم البصری قال الذھبی ضعیف من التاسعة (مناوی ج۲ص۲۳۶)روی عن ابی طلحة الراسبی و وھیب بن خالد و ھمام بن یحییٰ و الحمادین و عنه ابوخیثمة و بندار و عبداللّٰہ بن عبد الرحمٰن الدارمی سئل ابن معین عنه فقال لیس بذاک لم یکن من اھل الکذب و قال البخاری یتکلمون فیه و قال الدارقطنی ضعیف ذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۳ص۲۵۱)

(۶۳۲) ﴿مسلم بن جندبؒ﴾

الھذلی المدنی القاضی ثقة مات سنة ستین ومائة خرج له البخاری۔(مناوی ج۲ص۳۲۸)روی عن الزبیر بن العوام و حکیم بن حزام و ابی ھریرة و ابن عمر و روی عنه ابنه عبد اللّٰہ و زید بن اسلم و یحییٰ بن کثیر ذکره ابن حبان فی الثقات و قال مات سنة ست و مائة و قال العجلی تابعی و قال ابن مجاھد کان من فصحاء الناس و کان معلم عمر بن عبد العزیز و کان عمر یثنی علیه و علی فصاحته بالقرآن۔(تہذیب ص۱۱۲)

(۲۳۳) ﴿روح بن عبادۃ﴾

القیسی ابو محمد الحافظ البصری له تالیف مات سنة خمس و مائتین خرج له البخاری فی تاریخه ۔(مناوی ج۲ ص۲۴۹) روی عن ایمن بن نابل و مالک والاوزاعی و ابن جریج و عنه ابوخیثمه و احمد بن حنبل و ابوقدامة السرخسی قال یعقوب بن شیبة و سمعت علی بن عبد اللّٰه یقول من المحدثین قوم لم یزالوا فی الحدیث و لم یشغلوا عنه نشأوا فطلبوا ثم صنفوا ثم حدثوا منهم روح بن عبادة قال الخطیب کان کثیر الحدیث و صنف الکتب فی السنن و الاحکام و جمع التفسیر و کان ثقة ۔(تہذیب ج۳ ص۲۵۲)

(۲۳۴) ﴿زکریا بن اسحق﴾

المکی ثقة رمی بالقدر من السادسة خرج له الستة ۔(مناوی ج۲ ص۲۴۹)روی عن عمرو بن دینار و ابی الزبیر و ابراهیم بن میسرة و عنه ازهر بن قاسم و روح بن عبادة و ابن المبارک و عبد الرزاق ، قال احمد و ابن معین ثقة قال ابوزرعة و ابوحاتم و النسائی لاباس به ذکره ابن حبان فی الثقات قلت قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث ۔(تہذیب ج۳ ص۲۸۳)

(۲۳۵) ﴿عمرو بن دینار﴾

المکی ابو محمد الامام اعجمی ثقة ثبت مات سنة ست و عشرین و مائة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ ص۲۴۹)روی عن ابن عباس و ابن الزبیر و ابن عمر و ابی هریرة و عنه قتادة و مات قبله و ایوب و ابن جریج و جعفر الصادق قال النسائی ثقة ثبت و قال ابوزرعة و ابوحاتم ثقة قال ابن عیینة کان ثقة ثبتا کثیر الحدیث صدوقا عالما و کان مفتی اهل مکة فی زمانه ذکره ابن حبان فی الثقات ۔ (تہذیب ج۸ ص۲۶)

(۲۳۶) ﴿عامر بن سعد﴾

ابن ابی وقاص الزهری المدنی ثقة تابعی کبیر مات سنة ثلاث او اربع و مائة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ ص۲۵۰)

روی عن ابیہ و عثمان و العباس بن عبد المطلب و ابی ایوب الانصاری و روی عنہ ابنہ داؤد و ابنا اخوتہ اسماعیل بن محمد واشعث بن اسحق قال العجلی مدنی تابعی ثقۃ و ذکرہ البخاری فیمن قال لاطلاق قبل النکاح عامر بن سعد۔(تہذیب ج۵ص۵۶)

(۲۳۷) ﴿جریرؒ﴾

بن حازم الازدی حضر جنازۃ ابی الطفیل بمکۃ و سمع رجاء العطاردی والحسن و عنہ ابنہ و ابن مہدی ثقۃ لکنہ اختلط فحجب اولادہ مات سنۃ سبعین و مائۃ ۔(مناوی ج۲ص۲۵۰) قال العجلی بصری ثقۃ و قال النسائی لیس بہ باس و قال ابوحاتم صدوق صالح و ذکرہ ابن المدینی فی الطبقۃ الخامسۃ من اصحاب نافع۔(تہذیب ج۲ص۶۱)

(۲۳۸) ﴿حسین بن مہدیؒ﴾

البصری الاھلی مات سنۃ تسع و اربعین و مائتین قال ابوحاتم صدوق خرج لہ ابن ماجۃ ۔(مناوی ج۲ص۲۵۰) روی عن عبد الرزاق و حجاج بن نصیر و الفریابی و مسدد و عنہ الترمذی و ابن ابی عاصم و ابن ماجۃ قال ابوحاتم صدوق و ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال ابن ابی عاصم مات ۲۴۷ھ (تہذیب ج۲ص۳۲۰)

(۲۳۹) ﴿یعقوب بن ابراھیمؒ﴾

الدورقی ثقۃ حجۃ من العاشرۃ خرج لہ الجماعۃ ۔(مناوی ج۲ص۲۵۱) رای اللیث و روی عن الدراوردی و ابن ابی حازم و ابی معاویۃ روی عن الجماعۃ و ابوزرعۃ و ابوحاتم قال ابوحاتم صدوق و قال النسائی ثقۃ ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال الخطیب کان ثقۃ متقنا صنف المسند و قال مسلمۃ کان کثیر الحدیث ثقۃ مات ۲۵۲ھ۔(تہذیب ج۱۱ص۳۳۲)

(۲۴۰) ﴿اسماعیل بن علیۃ﴾

ثقۃ حافظ من الثانیۃ خرج لہ الجماعۃ و علیۃ اسم امہ و ابوہ ابراھیم و کان یکرہ ان یقال لہ ابن علیۃ متفق علی توثیقہ و جلالتہ قال شعبۃ ابن علیۃ سید المحدثین و ریحان الفقہاء ۔(مناوی ج۲ص

۲۵۱) روی عن عبد العزیز و حمید الطویل و عاصم الاحول و عنه شعبة و ابن جریج و هما من شیوخه و حماد بن زید و بقیه و هما من اقرانه و ابراهیم بن طهمان و هو اکبر منه قال النسائی ثقة ثبت و عن یحیی بن معن کان ثقة مامونا صدوقا مسلما ورعا تقیا ۔ (تہذیب ج۹ ص۴۴۱)

(۲۴۱) ﴿الحسنؒ﴾

لعله البصری ۔ (مناوی ج۲ ص۲۵۱)

(۲۴۲) ﴿دغفل بن حنظلةؒ﴾

السدوسی النسابة مخضرم نزل البصرة ۔ (مناوی ج۲ ص۲۵۱) روی عنه الحسن و سعید ابنا ابی الحسن و ابن سیرین قال حرب قلت لاحمد له صحبة فقال ما اعرفه و قال ابن حبان ادرک النبی صلی اللّٰہ علیه و سلم و فی الفهرست اسمه حجر و لقبه دغفل قال ابو القاسم بن عساکر بلغنی ان دغفلا غرق فی یوم دولاب من فارس فی قتال الخوارج و قال الترمذی لانعرف له سماعا من النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم و کان فی زمن النبیّ رجلاً ۔ (تہذیب ج۳ ص۱۸۲)

(۲۴۳) ﴿حمید بن مسعدةؒ﴾

البصری الباهلی صدوق مات سنة اربع و اربعین و مائتین خرج له الجماعة الاالبخاری ای ومسعدة قیل لم توجد ترجمته ۔ (مناوی ج۲ ص۲۵۷)

روی عن حماد بن زید و بشر بن المفضل و ابن علیة قال ابو حاتم کان صدوقا و قال النسائی فی اسماء شیوخه ثقة ۔ (تہذیب ج۳ ص۴۳)

(۲۴۴) ﴿سُلَیم بن اخضرؒ﴾

البصری اخذ عنه سلیمان التیمی و ابن عون و عنه احمد ابن عبدة وغیره قال ابو حاتم اعلم الناس بحدیث ابن عون ثقة حافظ خرج له مسلم و ابوداؤد والنسائی ۔ (مناوی ج۲ ص۲۵۷)

قال ابن معین و ابوزرعة والنسائی ثقة قلت ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابو القاسم الطبری بصری ثقة ۔ (تہذیب ج۴ ص۱۶۳)

(۲۴۵) ﴿عبد اللہ ابن عونؒ﴾

البصری ثقة ثبت من اقران ایوب علما و عملا وھو مولی عبد اللہ بن مغفل المزنی احد الاعلام قال ھشام ابن حسان لم ترعینای مثله و قال قرۃ کنا نعجب من ابن سیرین فانساناہ ابن عون و قال الاوزاعی اذا مات سفیان و ابن عون استوی الناس مات سنة احدی و خمسین و مائة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ ص۲۵۷)

(۲۴۶) ﴿ابراھیمؒ﴾

کان ینبغی بیانه اذ ابراھیم سبعة فی ھذا الکتاب (مناوی ج۲ ص۲۵۷)

(۲۴۷) ﴿ابن الھادؒ﴾

یزید بن عبد اللہ بن اسامة بن الھاد اللیثی المدنی ثقة مکثر شیخ مالک مات سنة تسع و ثلاثین و مائة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ ص۲۵۸)روی عن ثعلبة بن ابی مالک القرظی و له رویة و عمیر مولی آبی اللحم وله صحبة و الصحیح ان بینھما محمد ابن الیتمی و عبد اللہ بن دینار و ابی حازم و عنه شیخه یحیٰی بن سعید الانصاری و ابراھیم بن سعد و مالک قال ابن معین و النسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال العجلی مدنی ثقة ۔(تہذیب ج۱۱ ص۲۹۷)

(۲۴۸) ﴿موسٰی بن سرجسؒ﴾

مستور من السادسة خرج له الجماعة الستة ۔(مناوی ج۲ ص۲۵۸)روی عن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق و اسماعیل بن ابی حکیم و عنه یزید بن عبد اللہ بن الھاد و یزید بن ابی حبیب له عندھم عن القاسم عن عائشة فی ذکر سکرات الموت و قال الترمذی حدیث غریب ۔(تہذیب ج۱۰ ص۳۰۷)

(۲۴۹) ﴿مبشر بن اسماعیلؒ﴾

الحلبی الکلبی صدوق من التاسعة ۔(مناوی ج۲ ص۲۵۹)روی عن جریز بن عثمان و حسان بن نوح و الاوزاعی و عنه ابراھیم بن موسٰی الرازی و احمد بن حنبل و محمد بن مھران قال

النسائی لیس به بأس و قال ابن سعد کان ثقة مامونا و مات بحلب سنة مائتین و ذکره ابن حبان فی الثقات و قال الذهبی تکلم فیه بلاحجة ۔(تہذیب ج۱۰ص۴۹)

(۲۵۰) العلاء بن اللجلاج

ثقة من الرابعة ۔(مناوی ج۲ص۲۵۹) روی عن ابیه و ابن عمرو عنه ابنه عبد الرحمن و حفص بن عمر قال العجلی شامی تابعی ثقة روی له الترمذی حدیثا واحدا عن عائشة فی شدة الموت قلت و ذکره ابن حبان فی الثقات ۔(تہذیب ج۸ص۱۷۰)

(۲۵۱) عبد الرحمن ابن ابی بکر

هو ابن الملیکی ۔(مناوی ج۲ص۲۶۰)

(۲۵۲) عباس العنبری

ثقة حافظ من الحادیة عشر قدم بغداد و جالس احمد نسبة لبنی العنبر طائفة من تمیم خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۲۶۱)

(۲۵۳) سوار بن عبد اللّٰه

ابن سوار العنبری القاضی اخذ عن عبدالوارث و معمر و عنه ابوداؤد والنسائی و المصنف و ابو حبیب و ابن صاعد ثقة مات سنة خمس واربعین و مائتین(مناوی ج۲ص۲۶۱) قال احمد مابلغنی عنه الاخیر وقال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات قال العباس السراج کان فقیها قاضیا ادیبا شاعرا ۔(تہذیب ج۴ص۲۶۳)

(۲۵۴) موسیٰ بن ابی عائشة الحمدانی

مولاهم ابوالحسن الکوفی ثقة عابد من الخامسة مرسل خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۲۶۱) روی عن عبد اللّٰه بن شداد و عمرو بن شعیب و عنه شعبة و اسرائیل والسفیانان ذکره ابن حبان فی الثقات و قال یعقوب بن سفیان کوفی ثقة ۔(تہذیب ج۱۰ص۳۱۴)

(۶۵۵) ﴿مرحوم بن عبد العزیز العطار﴾

الاموی البصری ثقة عابد متأله اواه مات سنة ثمان و ثمانین و مائة خرج له الستة ۔(مناوی ج۳ص ۲۶۱) روی عن ابیه و عمه عبد الحمید و ثابت البنانی و عنه ابنه عبس والثوری و هو من شیوخه و سوار بن عبد اللّٰہ العنبری قال احمد و ابن معین و النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات و قال البزار مشهور ثقة کان احد العباد۔(تہذیب ج۱۰ص۷۷)

(۶۵۶) ﴿یزید بن بابنوس﴾

بصری قال الدار قطنی لابأس به خرج له البخاری فی الادب و الجماعة ۔ (مناوی ج۳ص ۲۶۱) مقبول من الثالثة علی مانقله میرک عن التقریب (جمع ج۲ص۲۶۱) روی عن عائشة و عنه ابو عمران الجونی قال البخاری کان ممن قتل علیا و قال ابن عدی احادیثه مشاهیر و قال الدارقطنی لاباس به ذکره ابن حبان فی الثقات و قال ابو حاتم مجهول۔(تہذیب ج۱۱ص۲۷۶)

(۶۵۷) ﴿محمد بن حاتم﴾

المؤدب ببغداد روی عن هشیم و طبقته و عنه النسائی والمصنف و خلق ثقة مات سنة ست و اربعین و مائتین ۔(مناوی ج۳ص ۲۶۳) قال ابو حاتم صدوق و قال النسائی والدارقطنی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات ۔(تہذیب ج۹ص۸۸)

(۶۵۸) ﴿عامر بن صالح﴾

بن رستم المری ابوبکر ابن ابی عامر البصری الخزاز قال ابو حاتم لیس بقوی و افرط ابن حبان فنسبه للوضع و قیل هو عامر بن صالح ابن عبد اللّٰہ بن عروة بن الزبیر اذ هو الراوی عن هشام و عنه احمد و یعقوب الدورقی قال احمد ثقة لم یکن یکذب و قال ابن معین کذاب فقیل له احمد یحدث عنه قال ماله جنّ و قال الدار قطنی متروک ۔(مناوی ج۳ص۲۶۳)

(۶۵۹) ﴿سلمة بن نبیط﴾

مصغرا الاشجعی ابوفراس الکوفی اختلط من الخامسة خرج له ابو داؤد و النسائی و ابن ماجة ۔

(مناوی ج۲ ص۲۶۳) روی عن ابیه و قیل عن رجل عن ابیه و الزبیر بن عدی و الضحاک بن مزاحم و عنه الثوری و ابن المبارک ووکیع الخریبی قال ابن معین و العجلی و النسائی ثقة قال ابوحاکم صالح مابه بأس و ذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۲ ص۱۳۹)

(۲۶۰) ﴿نعیم بن ابی ہندؒ﴾

النعمان بن اشیم الاشجعی ثقة ناصبی من الرابعة خرج له الستة۔(مناوی ج۲ ص۲۶۴)

روی عن ابیه و له صحبة و نبیط بن شریط و ربعی بن حراش و عنه ابن عمه ابومالک سعید بن طارق الاشجعی و سلیمان التیمی قال ابوحاتم صالح الحدیث صدوق قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات مات سنه عشر ومائه (تہذیب ج۱۰ ص۴۶۷)

(۲۶۱) ﴿نبیط بن شریطؓ﴾

الاشجعی الکوفی صحابی صغیر یکنی ابا سلمة و فی التقریب ابا فراس ثقة یقال اختلط من الخامسة مات سنة عشر و مائة۔(جمع ج۲ ص۲۶۴)

روی عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم و عن سالم بن عبید و انس بن مالک و عنه ابنه سلمة و نعیم بن ابی الهند و ابومالک الاشجعی

قال عثمان الدارمی سألت ابن معین عن نبیط بن شریط فقال هو ابوسلمة ثقة و کذا قال ابن ابی حاتم قال ابن معین فیه ثقة لانه لیس عنده الا مجرد الروایة فبنی علی التابعی. واللّٰہ اعلم۔(تہذیب ج۱۰ ص۴۲۳)

(۲۶۲) ﴿سالم بن عبیدؓ﴾

الاشجعی صحابی ثقة من اهل الصفة خرج له الاربعة ومسلم (مناوی ج۲ ص۲۶۵) یعد فی الکوفیین روی عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فی تشمیت العاطس و عن عمر بن الخطاب

و روی عنه خالد بن عرفجة و هلال بن یساف و نبیط بن شریط و فی اسناد حدیثه اختلاف (تہذیب ج۳ ص۴۳۸)

(۲۶۳) ﴿عبد اللہ بن الزبیرؒ﴾

قال ابو حاتم مجهول و قال المزنی روی له الترمذی حدیثاً واحدا یعنی هذا و قال بعضهم شیخ بصری مقبول من الثامنة ۔(مناوی ج۲ص۲۷۹)

(۲۶۴) ﴿ابو الخطاب زیاد بن یحییٰؒ﴾

البصری الکری نسبة الی بنی نکر قوم من عبد قیس ثقةحافظ روی عن ابن عیینة والمعتمر و عنه الجماعة مات سنة اربع وخمسین ومائتین ۔(مناوی ج۲ص۲۸۰) قال ابو حاتم والنسائی ثقة و ذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۳ص۳۳۵)

(۲۶۵) ﴿عبد ربه بن بارق الحنفیؒ﴾

الکوسج الکوفی اصله من الیمامة صدوق یخطی قال احمد لاباس به و قال یحیی لیس بشئی و هو من الثامنة ۔(مناوی ج۲ص۲۸۱)

(۲۶۶) ﴿جدی ابا امی سماک بن الولیدؒ﴾

ابوزمیل مصغرا الحنفی نزیل الکوفة قال ابو حاتم صدوق لاباس به من الثالثة خرج له الجماعة۔ (مناوی ج۲ص۲۸۱) روی عن ابن عباس و ابن عمرو عروة بن الزبیر و عنه ابنه زمیل و شعبة و مسعر و عکرمة بن عمار قال احمد و ابن معین و العجلی ثقة

و قال ابو حاتم صدوق لاباس به ذکره ابن حبان فی الثقات قلت و قال ابن عبد البر اجمعوا علی انه ثقة ۔(تہذیب ج۳ص۲۰۲)

(۲۶۷) ﴿حسین بن محمدؒ﴾

البصری ثقة مات سنة سبع و اربعین و مائتین خرج له النسائی (مناوی ج۲ص۲۸۲)قلم بغداد روی عن یزید بن زریع و نفیل بن سلیمان و خالد بن الحارث و عنه الترمذی و النسائی و ابوبکر البزار قال ابو حاتم صدوق و قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات(تہذیب ج۲ص۳۱۵)

(۲۶۸) ﴿عمرو بن الحارثؓ﴾

صحابی المصطلقی خرج له الجماعة ۔ روی عن النبی صلی الله علیه و سلم و عن ابیه الحارث وله صحبة و عن ابن مسعود و عنه مولاه دینار و ابو وائل و ابو اسحٰق السبیعی قال ابن ابی داؤد کان الحارث ابن ابی الضرار صهر عبد الله بن الحارث الراوی عن زینب غیر صاحب الترجمة لان فی کثیر من الروایات عن عمرو بن الحارث ابن اخی زینب و زینب ثقفیة فیکون هو ثقفیا قال اللهم الا ان یقال ابن اخیها للام او الرضاعة ۔ (تہذیب ج۸ ص۱۳)

(۲۶۹) ﴿یحیٰی بن کثیر العنبریؒ﴾

ابو غسان مولاهم البصری ثقة من التاسعة خرج له الجماعة مات سنة ست و مائتین ۔ (مناوی ج۲ ص۲۸۵) روی عن عثمان بن سعد الکاتب و معاذ و عمرو بن العلاء و عنه ابنه الحسن و عمرو بن علی و ابو موسیٰ و بندار قال ابو حاتم صالح الحدیث و قال النسائی لیس به باس ذکره ابن حبان فی الثقات ۔ (تہذیب ج۱۱ ص۲۳۳)

(۲۷۰) ﴿ابی البختریؒ﴾

نسبة الی البختر کجعفر حسن المشی ۔ (مناوی ج۲ ص۲۸۵) وهو سعید بن فیروز ۔ (جمع ج۲ ص۲۸۵) روی عن ابیه و ابن عباس و ابن عمرو سلمان و ابن مسعود و عنه عمرو بن مرة و عطاء بن السائب و سلمة بن کهیل قال ابو زرعة ثقة و قال ابو حاتم ثقة صدوق و قال العجلی تابعی ثقة فیه تشیع ذکره ابن حبان فی الثقات ۔ (تہذیب ج۴ ص۶۵)

(۲۷۱) ﴿حسن بن علی الخلالؒ﴾

ثقة حافظ له تصانیف من الحادیة عشر خرج له البخاری و مسلم و ابو داؤد ۔ (مناوی ج۲ ص۲۸۸) الهذلی نزیل مکة روی عن عبد الله بن نمیر و ابی اسامة و یحیٰی بن آدم روی عنه الجماعة سوی النسائی و ابراهیم الحربی قال یعقوب بن شیبة کان ثقة ثبتا قال الخطیب ابو بکر کان ثقة حافظا و ساق باسناده الیه انه قال القرآن کلام الله غیر مخلوق مانعرف غیر هذا مات ۲۴۲ھ ۔

تہذیب ج ۲ ص ۲۶۲)

(۲۷۲) ﴿بشر بن عمرؓ﴾

بن الحکم الزہرانی الازدی البصری ثقة من التاسعة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج ۲ ص ۲۸۸)
روی عن شعبة و مالک و ھمام و عنه اسحٰق بن راھویه والحسن الخلال و الفلاس قال ابوحاتم
صدوق و قال العجلی بصری ثقة و قال الحاکم ثقة مامون توفی (۲۰۷)۔(تہذیب ج ۱ ص ۳۹۰)

(۲۷۳) ﴿مالک بن اوس بن الحدثانؓ﴾

النضری ابوسعید المدنی قیل رای ابا بکر و سمع عمر و عثمان و عن الزہری خرج له الجماعة
اتفقوا علی توثیقه ۔(مناوی ج ۲ ص ۲۸۸)مختلف فی صحبته روی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم
مرسلاً ذکرہ ابن سعد فی طبقة من ادرک النبی صلی اللہ علیه وسلم و راٰہ و لم یحفظ عنه شیئا
قال ابن خراش ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات ذکرہ ابن عبد البر وقال انه روی عن العشرة توفی
(۹۲ھ)(تہذیب ج ۱۰ ص ۹)

(۲۷۴) ﴿عاصم بن بهدلةؒ﴾

کبھدلة المقری المشهور مولٰی بنی اسد و ثق و قال الدار قطنی وغیرہ فی حفظه شیء و
حدیثه فی الصحیحین ۔(مناوی ج ۲ ص ۲۸۹)وھو ابن ابی النجود الاسدی روی عن زربن حبیش
و ابی عبد الرحمٰن السلمی و عنه الاعمش ومنصورو شعبة والسفیانان ...قال ابن معین ثقة
لاباس به و قال حماد بن سلمة خلط عاصم فی آخر عمرہ ذکرہ ابن حبان فی الثقات (مات ۱۲۸ھ)
(تہذیب ج ۵ ص ۳۵)

(۲۷۵) ﴿ابی حصینؒ﴾

احمد بن عبد اللہ بن یونس التمیمی الکوفی ثقة من العاشرة ۔(مناوی ج ۲ ص ۲۹۲)و قد ینسب الی
جدہ روی عن الثوری و ابن عیینة و زائدة روی عنه البخاری و مسلم و ابوداؤد و ابوزرعة و
ابوحاتم قال ابو حاتم کان ثقة متقنا و قال النسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات مات (۲۲۷ھ)۔(

تہذیب ج۱ ص۴۴)

(۲۷۶) ﴿خلف بن خلیفۃؒ﴾

بن صاعد الاشجعی مولاهم الکوفی نزل واسط ثم بغداد صدوق اختلط آخرا وزعم انه رای عمرو بن حریث الصحابی و انکر علیه(مناوی ج۲ ص۲۹۳)روی عن ابیه و ابی مالک الاشجعی و حمید بن عطاء وعنه سریج بن نعمان و سعدویة و قتیبة قال ابن سعد کان ثقة و قال العجلی ثقة قال النسائی لیس به باس۔(تہذیب ج۲ ص۱۳۲)

(۲۷۷) ﴿ابی مالک الاشجعیؒ﴾

روی له الجماعة ۔(مناوی ج۲ ص۲۹۳)هو سعد بن طارق روی عن ابیه و انس و عبد الله بن ابی اوفی و عنه خلف بن خلیفة و شعبة والثوری قال احمد و ابن معین و العجلی ثقة و قال ابو حاتم صالح الحدیث یکتب حدیثه و قال النسائی لیس به باس ذکره ابن حبان فی الثقات ۔(تہذیب ج۳ ص۴۱۰)

(۲۷۸) ﴿ابیه طارق بن اشیمؒ﴾

خرج له البخاری و مسلم و غیرهما ۔(مناوی ج۲ ص۲۹۳)روی عن النبی صلی الله علیه وسلم و عن الخلفاء الاربعة و عنه ابنه ابومالک قلت قال مسلم لم یرو عنه غیر ابنه و قال الخطیب فی کتاب القنوت فی صحبة طارق نظر۔ (تہذیب ج۵ ص۳)

(۲۷۹) ﴿عبد الواحد بن زیادؒ﴾

العبدی مولاهم البصری قال النسائی لاباس به و قال غیره ثقة فی حدیثه عن الاعمش وحده مات ست و سبعین ومائة خرج له الجماعة۔(مناوی ج۲ ص۲۹۴)

احد الاعلام روی عن ابی اسحق الشیبانی و عاصم الاحول والاعمش وعنه ابن مهدی و عفان وعارم ... قال ابوزرعة و ابوحاتم ثقة و قال النسائی لیس به باس قال العقیلی رافضی خبیث قال احمد مات(۱۷۷ھ)۔(تہذیب ج۶ ص۳۸۵)

(۲۸۰) ﴿عاصم بن کلیب﴾

ابن شهاب الجرمی الکوفی صدوق رمی بالارجاء و قال ابن المدینی لایحتج بما انفرد به و قال ابوحاتم صالح و قال ابوداؤد كان افضل اهل الكوفة ومن العباد مات سنة سبع و ثلاثين و مائة خرج له الجماعة ـ(مناوی ج۲ص۲۹۲)روی عن ابیه وابی بردة و علقمة بن وائل قال ابن سعد كان ثقة يحتج به و ليس بكثير الحديث ذكره ابن حبان فی الثقات ـ(تہذیب ج۵ص۴۹)

(۲۸۱) ﴿ابن ابی عدی﴾

محمد بن ابراهيم بن ابی عدی و قد ينسب لجده ابوعمرو البصری ثقة من التاسعة ـ(مناوی ج۲ص۲۹۶) روی عن سليمان التيمی و حميد الطويل و ابن عون و داؤد و عنه احمد بن حنبل و يحيى بن معين و ابوموسى و بندار قال ابوحاتم و النسائی ثقة و قال ابن سعد كان ثقة مات بالبصرة سنة اربع و تسعين و مائة ذكره ابن حبان فی الثقات ـ(تہذیب ج۹ص۱۳)

(۲۸۲) ﴿عوف بن ابی جميلة﴾

الاعرابی العبدی البصری ثقة ثبت رمی بالقدر و بالتشيع خرج له الستة ـ(مناوی ج۲ص۲۹۶)روی عن ابی رجاء العطاردی وابی عثمان النهدی و ابی العالية و عنه شعبة و الثوری و ابن المبارک قال ابوحاتم صدوق صالح و قال النسائی ثقة ثبت قال ابن سعد ثقة ـ(تہذیب ج۸ص۱۴۸)

(۲۸۳) ﴿يزيد الفارسی﴾

بن هرمز المدنی الليثی مولاهم او مولی ابن عثمان او غيره تابعی خرج له مسلم و ابوداؤد والنسائی و قال الذهبی كان رأس الموالی يوم الحرة و هو والد عبد الله الفقيه بقی الی سنة مائة ـ (مناوی ج۲ص۲۹۶)

روی عن ابی هريرة و ابن عباس و عنه الزهری و سعيد المقبری و قيس بن سعد قال ابن معين و ابوزرعة ثقة قال العجلی مدنی تابعی ثقة ذكره ابن حبان فی الثقات ـ

(تہذیب ج۱۱ص۳۲۳)

(۲۸۴) ﴿ابن اخی ابن شهاب الزهری﴾

هو محمد بن مسلم و ابن اخیه محمد بن عبد الله بن مسلم ۔(جمع ج۲ص۲۹۸) روی عن ابیه و عمه صالح بن عبد الله روی عنه محمد بن اسحق و عبد العزیز بن محمد قال ابوطالب عن احمد لا بأس به و قال مرة صالح الحدیث قال الدوری عن ابن معین ابن اخی الزهری احب الی من ابن اسحق الزهری ۔(تهذیب ج۹ص۲۷۸) و کان من اکابر الائمة و سادات الأمة ۔ (مواهب ص۳۰۳)

(۲۸۵) ﴿معلّی بن اسد﴾

ابو الهیثم العمی البصری ثقة ثبت ذو صلاح و دین قال ابوحاتم لم یخطئ الافی حدیث واحد من کبار العاشرة مات سنة ثمان عشرة و مائة خرج له الشیخان و النسائی و ابن ماجة و المصنف۔ (مناوی ج۲ص۲۹۸) روی عن وهیب بن خالد و عبد الواحد بن زیاد و زریع روی عنه حجاج بن الشاعر و عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال العجلی شیخ بصری ثقة کیس و کان معلما و قال مسعود بن الحکم ثقة مامون ذکره ابن حبان فی الثقات ۔(تهذیب ج۱۰ص۲۱۳)

(۲۸۶) ﴿عبد العزیز بن المختار﴾

البصری الدباغ روی عن ثابت و منصور و عنه مسدد و ابو الربیع الزهرانی ثقة مکثر خرج له الجماعة جمیعًا ۔(مناوی ج۲ص۲۹۸) روی عن الثابت البنانی و عاصم الاحول و هشام بن عروة و عنه احمد بن اسحق الحضرمی و معلی بن اسد قال ابن معین ثقة و قال ابوزرعة لابأس به و قال ابوحاتم صالح الحدیث و وثقه العجلی ذکره ابن حبان فی الثقات ۔

(تهذیب ج۶ص۳۶۱)